اللّٰھم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنون نسخہ متبرکہ میلاد نبی صلعم مسمی بہ تاریخی

چراغ حسن

سنہ ۱۲۹۲ ہجری

من تصنیف منیف جناب نواب باقر علی خان صاحب تخلص شفقی

در مطبع گلزار محمدی لاہور مطبوع شد

بعونہ تعالیٰ

مولد شریف چراغ دین

درین ایام فرخندہ فرجام نسخہ متبرکہ میلاد شریف

من تصنیفات

عاشق رسول الثقلین نواب باقر علیخان صاحب متخلص بشفیع جنکی تصنیفات

کثیر ہیں ساکن محلہ پیر بخارا باہتمام احقر العباد محمد وزیر بعد اخذ تالیف

حسب فرمایش

جناب نواب امین الدین حیدر خان صاحب صاحبزادہ مصنف مسبوق الذکر

در مطبع نامی گلزار محمدی لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیجیے حمد خدا کو ابتدا · نعمتیں کی ہین عطا لا انتہا
شان و قدرت کو عجب جلوا دیا · پہلے اپنے نور کو پیدا کیا
ایک خالق اور اک مخلوق تھا · گرچہ عاشق تھا تو خود معشوق تھا
بزم خلوت مین نپایا دخل غیر · برسون ہی کی عالم وحدت کی سیر
بعد اوسکے گو بہت کثرت ہوئی · آشکارا حجت وحدت ہوئی
جس ثنا سے پاک سے کھل جاے راز · ہی سزاوار خدائے بے نیاز
کون یان اوسکے سوا معبود ہی · وہ ازل سے تا ابد موجود ہی
سارے اسباب جہان پیدا کئے · سب زمین و آسمان پیدا کئے
آفتاب و ماہ پیدا جب ہوئے · یک بیک سامان روز و شب ہوئے
گر زمین کو خاکسارون سے ہی زیب · آسمانون کو ستارون سے ہی زیب
روح تن کو نعمت کبرے ہوئی · تن سے جان کو راحت عظمی ہوئی
ہے برائی سالک راہ وصال · دولت جاوید قرب ذو الجلال
جسکو اس دنیا مین تیری لو نہین · کھینچ کیا اوس دل کو شمع بزم دین

اگرچہ بیان ہی کہ وجود و کہ عدم
لم یزل قیوم ہے حی القدیر

جز ترے کوئی نہیں خلاق ہے
دوست دشمن کا تو ہی رزاق ہے

گل کو گلشن قطرہ کو دریا کیا
جو کیا تو نے وہ سب اچھا کیا

انت تواب و غفار رحیم
ربنا اہدنا الصراط المستقیم

در نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے خالق کا جو نور پاک ہے
بادشاہ کشور لولاک ہے

زیر پا جس کے ملک کا فرش ہے
نور رب کرسی نشین عرش ہے

سب سے افضل اور اکرم ہے وہی
باعث ایجاد عالم ہے وہی

فیض کیا کیا سرور عالم کے ہیں
حضرت آدم اونہیں کے دم سے ہیں

واہ کیا کیا رحمت معبود ہے
یہ محمد اور خدا محمود ہے

مصطفیٰ ہیں سرور والا جناب
رحمۃ للعالمین پایا خطاب

شاہد و داعی بشیر اور نذیر
کہہ بشیر نیک خو کا ہے نذیر

نون و یاسین اور مزمل خطاب
احمد و طٰہٰ شہ گردون جناب

نور و نعمت آیت رحمت رشید
شمس و نجم و رحمت رب مجید

کافی و حاشر او نہیں کہتے ہیں سب
فاتح و خاتم مقفّی ہے لقب

عاقب و ماحی مذکر اور سراج
ملت اسلام کو بخشا رواج

گروہ ہے خورشید دین گردون مقام
اوس کے بارہ برج ہیں بارہ امام

جز ادب ہدیہ نہ بیجا چاہیے
تحفۂ تسلیم بھیجا چاہیے

مقدمہ

سامعین کو پیام خامہ ہے
نور خالق کا ولادت نامہ ہے

جانیے راحت ہر اک تکلیف کو
سنیے دل سے باعث تصنیف کو

ایک دن اک یار صادق نے کہا
خاصۂ ذی شان خالق نے لکھا

مسند کونین سے خیر الامم
کیجیے حال ولادت کو رقم

یون نہ کھونا زندگانی چاہیے
بعد مردن کچھ نشانی چاہیے

ہم ناحق ہے معین ہوگا الاہ
چاہیے ہر مسافر زاد راہ

گو ہر اک تشویش سے فرصت نہ تھی
التماس ایک مثنوی منظور کی

اونکے گر اوصاف سے واقف نہو
اسم پاک اونکا تسلی سے سنو

عاشق خیر البشر احمد علی
میرزائی جوش سید احمد علی

جا بجا مشہور ہی اونکا خطاب
نہی مرزا کہتے ہین سب شیخ و شاب

عشق اہل بیت مین ناجی ہوئے
فضل رب سے زائر و حاجی ہوئے

اونکی جو تاکید پر تاکید تھے
ہر جو انکے واسطے تائید تھے

جو حدیثون کے موافق حال تھا
مختصر کرکے اوسے موزون کیا

جو روایت حسب مطلب مل گئی
ہر محل ہے اوس سے کیفیت بنی

لکھ کوئی بے جوہر ہے محتاج عرض
تھی نہ مضمون خیالی سے غرض

امر خط سے ہو بری راہ صواب
انکے وصف نور خالق ہو مثاب

گو سخن کی قدر کچھ باقی نہین
ہے مگر تحفہ برائے مومنین

اور کچھ نیت نہین غیر ثواب
تا ہو آسان مشکل روز حساب

الغرض موزون کئے اشعار چند
جو ہر ایک ہین در شہوار چند

گرچہ ظاہر مین ولادت نامہ ہے
پر حقیقت مین شفاعت نامہ ہے

بندش مضمون نہین گو خوب سے
نامہ اعمال مین محبوب ہے

کیون نہو ای شام سے صبح یقین
مثنوی ہی مطلع خورشید دین

روشن اپنا نام ہے اس نام سے
ہے امید اجر ذو الاکرام سے

گو یہ دل طالب نہین تعریف کا
ہان مگر خواہان ہے اس تکلیف کا

تاکے حظ باغ سخن کی سیر سے
شاد فرمائین دعا سے خیر سے

تا سرا کیہ آفات محشر سے بچے
ذاکر خیر البشر شر سے بچے

ملتجی ہون مین برائے مغفرت
چاہئے سب کو دعائے مغفرت

کسی جا پر ہوئی ہو کچھ خطا
ہے کریم النفس کو لازم عطا

ر روائی چاہیے ای پاک دین
سہو و نسیان سے بشر خالی نہین

ب بھی یہ مصنف کب ہی خوب
انک ذالاکرام ستار العیوب

ار ہے عزیز شرف گر ہو قبول
نذر ہین باغ سخن کے چند پھول

الطریق تمہید

منون پر فضل داور آج ہے
روز میلاد پیمبر آج ہے

ح ہو حال ولادت کو سنو
وصف سلطان رسالت کو سنو

اد و خوش ہو جشن کا سامان کرو
بزم رشک روضۂ رضوان کرو

عظیم مولود مین جو آئیگا
اجر مین خلد برین کو پائیگا

و اگر ذکر ولادت سنکے شاد
حشر کے دن خوش رکھی رب العباد

فل مولود تحریر یان کیجیے
گلشن فردوس کو وان لیجیے

ہون پہنو یان کی زمین مثل فلک
بہر استقبال حاضر ہین ملک

تا ہی اس جا جو کوئی نیک خو
سب فرشتے اوٹھتے ہین تعظیم کو

جاوینگے جب سامنے اللہ کے
آئیگی آواز اوسدن عرش سے

حاضرین محفل مولود آمین
ہین کشادہ سب در مقصود آمین

صاف اور آراستہ رستے ہوئے
داخل فردوس ہون ہنستے ہوئے

یاد آئی ایک عجب حال نقل
کہتے ہین یون صاحبان فہم و عقل

جب فروغ شمع دل افروز تہا
بولہب بھی شاد خوش و فیروز تہا

اس خبر کو لائی تہی وان جو ثویبت
ہو گئے خوش آزاد کی تہی وہ کنیز

جب قضا کی اوس نے باصد اضطراب
دیکہا اتب عباس نے یا ہین خواب

اوس سے پوچھا رہتا ہی تو کسطرح
کہ بزمین ہو یا بصد عیش و فرح

بولا بیحد ہون گرفتار عذاب
بت پرستی نے کیا کیسا خراب

عالم برزخ نہین محشر سے کم
قبر کیسی لہ ستے ہین دوزخ مین ہم

ہوتاہی جب روز میلاد رسول ۔ پاتا ہو آرام کچھ بو لہب ملول
ای مسلمانو مقام غور ہے ۔ جو کہ مشرک بانی بیداد جور ہے
اوسپہ مہر خالق اکرم ہوئی ۔ شاد ہونے سے اذیت کم ہوئی
تم تو سب ہو جان نثار مصطفےٰ ۔ قائل رب دوست دار انبیا
پاؤگے جنت مین اعلے مرتبہ ۔ اور سب سے بہتر ہوگا مرتبہ
امتین جو جو تہین باین سلف ۔ امت احمد سے اونسے فوق و شرف
دیکھو سیر گلشن عنبر سرشت ۔ راتدن مشتاق ہین اوسکو بہشت
پھر ذاکر مرحبا کا شور ہے ۔ ہر طرف صلے علی کا شور ہے

روایت از لیث بن سعد ی کوب

لیس کا ہے قول ای نیکو اساس ۔ مین گیا ابن ابی سفیان کے پاس
کعب احبار اوس جگہ موجود تھا ۔ استفادے کے لیے مینے کہا
ہی تمہاری بھی کتابون مین بیان ۔ کو سئے میلاد محمدؐ کا نشان
جو جو آثار ولادت یہان ہوئے ۔ اون کتابون مین بھی ہین اوسکے پتے
وہ جو توریت اور انجیل آئی ہی ۔ اوسمین انکی بھی فضیلت پائی ہے
دیکھا اوسنے ابن سفیان کی طرف ۔ تا نہ آزردہ کہین ہو ناشگفت
اتفاقاً وہ بھی بولا کر بیان ۔ تا ہو کچھ تیری زبانی بھی عیان
تو نے جو دیکھا ہو یا ہو جو سنا ۔ ای ابو اسحق وہ مجھکو سنا
بولا وہ افلاک سے آئے ہین جو ۔ وہ کتابین سب پڑھین ہفتاد و دو
جو صحف آئی برائے دانیال ۔ دیکھی ہین مین نے وہ سب بی قیل و قال
اون مین ہی مذکور میلاد نبی ۔ اور ذکر حال اولاد نبی
کس سے پوشیدہ ہے سب مین دھوم ہی ۔ نام اونکا جابجا مرقوم ہی
اور پہلو نکے سوا اسے نیک نام ۔ مثل حق کرتے تھے ایسے احترام
کم نہین تھے وا احمد کی شرف ۔ اونکے بہتون کے ہین شہرے ہر طرف

[illegible]

بہر مریم اور بہر آمنہ
بھیجے پردے گلشن فردوس کے
آمنہ جسدن ہوئی تھین حاملہ
آسمان سے دی منادی نے ندا
جو ہے عصمت اور جلالت کا صدف
فیض ابر رحمت معبود سے
ہے رسالت کا جو در بے بہا
حاملان عرش اور قدسی تمام
باغ عالم مین اشارت کا شجر
جب ولادت کی ہوئی شب آشکار
سب وہ ہین یاقوت و مروارید کے
کہتے ہین آپس مین سب غلمان و حور
جز خوشی غم نے نیا یار استہ
باغ جنت جب مزین ہو چکا
راتدن آباد ہو آبادرہ
جو نیمبر ہے ترے احباب کا
مثل گل خندان ہوا باغ بہشت
بس یون ہی سامان رہیگا تا بحشر
سب زمینین اور دریا خوش ہوے
ہر طرف آئے نظر آثار نیک
مثل حاکم وہ نکو انجام ہے
کہتے ہین اوسکے دنون مین سات لاکھ
ہو بزرگی کیا نہ اوس کی خاتمہ

جانب حق سے تھا کیا کیا مرتبہ
اور ملک آئے حفاظت کے لئے
نیکیون کا اپنی پایا تھا صلہ
مژدہ ہوا اے ساکن ارض و سما
جو ہے عفت اور شرافت کا صدف
ہے مشرف گوہر مقصود سے
اوس صدف مین اونسی پایا ہے قرار
اس بشارت سے ہوئے تھے شادکام
پہلے گل لایا ہوا پھر بار در
قصر جنت مین بنے ستر ہزار
ہو گئے حورون مین سامان عید کے
ہین ولادت کے قصور بے قصور
سب بہشتون کو کیا آراستہ
تب منادی نے یہہ دی اوسکو ندا
حکم رب سے شاد ہوا اور شاد رہ
آج پیدا باغ عالم مین ہوا
خوش تھے غلمان شاد حور خوش سرشت
ہر ملک خندان رہیگا تا بحشر
شہر و دہ اور باغ و صحرا خوش ہوے
ماہیان بحر سے مچھلی ہے ایک
ہے بڑی سب سے ہتوتا نام ہے
کیجیے گو وصف خوش اوقات لاکھ
قدرت رب سے ہی کیا کیا لازمہ

گائین اوس کی پشت پر ستر ہزار
ہی وہ ہر اک گاے دنیا سے بڑے
سینگ ہین ہر گاے کی ستر ہزار
گوخرابان گائے ہین ستر ہزار
یہہ بشارت جب تو سائے سنی
گر اوسے ساکن بکرتا ذو الجلال
سب کی سب ہوتی تہ و بالا زمین
تا ثریا اور تا تحت الثرا
ہر طرف کیا اہتمام عیش تہا
تہے خوش و خرم یہان بہے جو پہاڑ
تہین صدائین کلمہ توحید کی
بڑہ گیا کیا کیا شکوہ بو قبیس
باغ عالم مین جو بان اشجار رہے
تہا تنفر بکر اور تلبیس سے
طاعت رب مین جوان و پیر تہے
تہی زمین و آسمان کے درمیان
آتی تہی ہر سمت بوی مشک و عود
تہا نہ اونسی کوئی آئیس مین شبیہ
روح آدم نے بشارت جب سنی
غم گہٹا ہر ایک بڑہ کر مرتبہ
یکبیک طاری ہوئی حالت نئی
حوض کوثر خلد مین مضطر ہوا
تہی اوسے بحر کرم کی جستجو

راہ چلتی ہین سدا لیل و نہار
پشت ماہی پر فراغت سے کہڑے
اور زمرد سے ہوئے مین آشکار
کچہہ خبر اوس کو نہین ہے زینہار
خوش ہوئی ایسی اوسے جنبش ہوئی
ہوتا سب اہل زمین کا غیر حال
جلنے ہر وحش و طیور و آدمین
ہر مکان ہر قصر تہا عشرت سرا
لا مکان بہی اک مقام عیش تہا
مژدہ دیتے تہے پہاڑون کو پہاڑ
جس نے یہہ مژدہ سنا بس عید کی
معدن عشرت تہا کوہ بو قبیس
سب وہ محو طاعت غفار رہے
کام تہا تہلیل اور تقدیس سے
ہر طرف تہا کو نعرہ تکبیر تہے
فرحت و عیش و بشاشت کے نشان
نور کی برپا کیے ستر عمود
تہہم جانفزا تہے باشکل وجیہہ
خوش ہوئی اور جشن کی تدبیر کی
تہا مضاعف جشن ستر مرتبہ
موت کی تلخی کنارہ کر گئی
جوش آیا آب ... یا ہر عوا
بازہ بیر تہا بڑہ گئی تہی آبرو

گوہر و یاقوت کے ستر ہزار — قفر باہر آ گئے تھے بیشمار

تھے جو ہر دم تکرار و تند و بیر مین — سب شیاطین بند ہو گئے زنجیر مین

مضطرب تھے راحت و آرام بن — قید رکھا قلعے مین چالیس دن

پھر عجب صدمے سے بھی چالیس روز — غرق دریا مین رہے چالیس روز

ہو گئے پہلے سے بہی صدمے دو چند — تہی وہان فریاد واویلا بلند

کم نہ تہر آسمانی ہوتے تھے — آخرش پانی پانی ہوتے تھے

کیا لگی تہی کفر کے مٹ جانے مین — سرنگون بت ہو گئے بتخانے مین

قوم حضرت بہی بشارت پاتی تھے — کعبے سے بھی نکلتے ہین آواز آتی تھے

کیون دگرگون غم سے ہو حال قریش — ہو خبر سے اک گواہی آل قریش

آیا ہی امروز تم سب کی طرف — حکمران ہو گا کشور عز و شرف

دے گا وہ مژدہ تو ابو لسے تمہین — اور ڈرائیگا عذابو نسے تمہین

بہر مومن ہی شہنشاہ بشیر — کافرون کے حق مین سلطان نذیر

ہو گی اوس سے سود مندی بزرگ — اوس سے ہی اکرام و اجلال سترگ

ہی ترو تازہ نہایت باغ دین — لایا پہل نخل مراد مومنین

ہی ہمیشہ تاج بخش افسران — نور یزدان خاتم پیغمبران

کر چکا راز و لادت جب عیان — اسطرح بولا وہ کعب خوش بیان

دو جہان حضرت کے ہین زیر قلم — یون کتابو مین ہماری ہی رقم

عترت اوسکی بہترین خلق ہے — دشمن اوسکا کمترین خلق ہے

ہون گے اوس عترت مین سب شاہ زمان — دم سے اونکے بہر مردم ہی امان

گر جہان مین ہو گا اونسے ایک بہی — قہر حق نازل نہ یہان ہو گا کبھی

بہی ہلاکت اور طوفانسے نجات — اونکے دم سے ہو گی قائم کائنات

ابن سفیان نے کیا اوسدم سوال — ای ابو اسحق ای شیرین مقال

کونسی ہے سب مدحت نور خدا — کون سے پہلا عترت نور خدا

بولا بعد و عنصر جاہ فاطمہ
نور سفیان نے یہہ جب کلمے سنے
تنگ تھا صحبت میں اوسکے ساتھ سے
گو اوسے آزردہ پایا کعب نے
ایک دن ہوگا عجب ظلم شدید
کیا عجب گر ہوں دل مومن ملول
گو ہر اک اون میں تعین خلق ہے
بولا حاکم گو یہی کیا ہی نشان
اوسنے یہہ [illegible] کہہ تین باتیں ہاں
جب ہوئین تین باتیں یہہ اوسکے سامنے
[illegible] سنا ہی کچھ جیکے کہنا تھا جو
سنکے یہہ ہم سب ہوئے برخاستہ
[illegible] ادراک پاک مصطفے

ہیں وہ دو نور نگاہ فاطمہ
نور شرو ہوکر لگا لب کاٹنے
دم بدم ملتا تھا داڑھی ہاتھ سے
اس طرح اوسدم سنایا کعب نے
دونوں فرزند نبی ہونگے شہید
ہیں وہ دونوں راحت جان بتول
قاتل اونکا بدتر از خلق ہے
[illegible] کم اس راز کو بھی کر عیان
بعد [illegible] وہ مردی از قریش
تب کہا سب سے امیر شام نے
جاؤ اب گھر میری محفل سے اوٹھو
پائی [illegible] آراستہ
شہرہ آفاق میں صل علے

حدیث رسول مقبول خلقت نور میں قبل آدم سے

یوں ابوذر کی زبانی سے سنا
ہم علی اک نور سے پیدا ہوئے
اس طرح سے ہی بعد گر ہم ربط ہو
ہمکو خالق نے دئے کیا کیا شرف
تھی رسائی درگہہ علام تک
واہ کیا آغاز کیا انجام تھا
بعد اوسکے خلقت آدم ہوئی
نور تھا بدولت دہ مظہر مبین
[illegible] آدم رونق باغ بہشت

ایکدن فرمارہے تھے مصطفے
اور خدائے پاک کے شیدا ہوئے
ہم میں اون میں کیوں تھا ہم ربط
جلوہ گر تھے عرش کی داہنی طرف
تھا نہ آدم کا جہان میں نام تک
تھا وہ تسبیح خدا سے کام تک
اپنے پایت حضرت آدم کی
پشت آدم ہوگئی مسکن [illegible]
[illegible] اونکی صلب میں [illegible]

نوح جب کشتی مین بیٹھے باکر و فر
آگ مین جب تھے خلیل با خدا
تھی ہے نے کیا کیا عزت و تکریم کی
تھا نہایت فضل رب ذو الاکرام
سوتی عبد المطلب ہم آئے جب
نور کا رتبہ دو عالم لکھا قسیم
صلب عبد اللہ مین میرا نور تھا
شاد و خوش کیا کیا ابو طالب ہوئے
کسکو دنیا مین ہی تاب ہمسری
رب عزت نے یہ عزت دی مجھے
دی امامت اس علی پاک کو
کیا بیدا اور سے طاقت پائی ہے
رب یکتا نے ہمارے واسطے
واہ کیا کیا رحمت معبود ہے
کیون نہو ہمنام داور کا تسلے
ختم ہے گو یان رسالت لاکلام
بھیجا حیدر کو ولایت کے لئے
یون نہ پایا سن ایزد باری کرے
ہو ہون مین بیجا سب آگاہ ہون
نور رب مایہ ہی بھر کائنات
جب ہوا منظور رب بیمان
پہلی نور احمدی پیدا کیا
نور حضرت سے ہی ہین انبیا

ہم تھے اونکی پشت مین تب جلوہ گر
پشت مین اونکی ہمارا نور تھا
سیر دیکھی باغ ابراہیم کے
ہوتی تھے اصلاب پاکیزہ مقام
مور دقسمت ہوا وہ نور رب
ہو گیا حکم الٰہی سے دو نیم
پشت عمران مین علی کا نور تھا
مدعی مغلوب وہ غالب ہوئے
دی مجھے اللہ نے پیغمبری
یمن و برکت اور فصاحت دیکھی
اور فصاحت صاحب ادراک کو
اونکے حصے مین شجاعت آئی ہے
نام اپنے نام سے مشتق کئے
مین محمد ہون خدا محمود ہے
نام ہے حیدر سے برادر کا علی
اوسنے اعادہ امامت لاکلام
ہو امانت اور وصایت کے لئے
حکم حق ہو جو اوسے جاری کرے
محو شکر رحمت اللہ ہون
یاد تمہی سے اپنی خوش ہو جن صفات
سب ہے ظاہر ہو کمال بی زوال
بعد موصوف ذات کو جھلوا دیا
مین اودھین کی [illegible]

ہے جو بعد انبیا اون کا ظہور
ہے یہہ اوس میں حکمت رب غفور

ناسخ ہر ملت اسلاف ہون
اون کے ہر اک سی سوا اوصاف بین

ہوتی گر پہلی سے حضرت زیب صدر
سب نبیوں کی نکرتا کوئی قدر

کیونکہ بعد اونکی بطرز ہمسری
کوئی بہی پاتا نہ پھر پیغمبری

پڑہیئے اسدم بادل حاضر درود
چاہئے ہے نذر کے خاطر درود

ترجمہ قولہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بوئے رحمت سے گل ایمان جنو
یعنی تفسیر کلام رب سنو

آیہ رحمت ہے جو قرآن میں
ہے بلا شک مصطفےٰ کی شان میں

اسطرح فرماتا ہے رب ودود
بہیجتے ہین ہم پیمبر پر درود

موجب فرمان رب کائنات
سب فرشتے بہی ہین مشغول صلات

تم بہی ہو نائب رب ودود
اے گروہ مومنین بہیجو درود

باطنی الفت کو یون ظاہر کرو
تحفہ تسلیم کو حاضر کرو

انّ جو با معنے تحقیق ہے
شک نہین جائز بجز تصدیق ہے

کیا عجب رتبہ ملائک کا بڑہا
اسلیئے منصوب قرآن مین پڑہا

انّ کا جو اسم ہے با کرّ و فر
عطف ہو اس کا اوسی اللہ پر

ہے خبر فعل مضارع اس لیئے
فائدہ سے پہر دوام لو یعنے دیئے

ہے تقضیون مدا ابرار کا
فائدہ حاصل ہے استمرار کا

گرچہ مطلب سب عیان ہے صاف صاف
پر کیا ہے نحویون نے اختلاف

چاہیئے تا سید امر نیک کی
ہے خبر دونو کی وہ یا ایک کی

کہتے ہین یعنے نحاۃ خوش سیر
ہے وہ اللہ یا ملائک کی خبر

گرچہ لازم ہوتی ہے با صد نیاز
جمع ما بین حقیقت اور مجاز

فکر لاحق ہو نہ ہمکو کس طرح
سن بگوش دل اسے ای خوش صفات
جو یہان غیر دعا نے احتمال ہے
ہان مگر لازم ہی یہہ ای خوش سیر
بعد اوسکے کر لے قصہ مختصر
یعنے ہونا اوسکے تجوز ایسے کام
ہو اسے اندازہ یہ راوی کا قول
تا کہ ہو محذور سے حاصل نجات
بعد ازان جسکی طرف منسوب ہو
حسب استعمال جارون ہین روا
کہتے ہین بعضے اسنے سمجھو غلط
رغبت دل جانب معطوف ہے
کیون پریشان ہے تفکر کے سبب
یعنے رحمت ہی حسب شان رب
ناگوارا ہے جو انکی قال و قیل
جب تغایر موجب معمول ہون
دونون ہین سے ای خریداران دین
یعنے زید ضارب جب و ... د ہو
ای کسی کا زید ضارب ہے اگر
ایسے باتو نسے ہے حسب رہنا بجا
جا سے عمر یا حذا نے التسنی
ایسے امور مین مہارت ہے جسے
ہو تغیر ہے نہ خبر اوسکے کوئی

ہے لغت سے آشکار اس طرح
ہو نہ پہر دعا لغت صلات
سو مجاز اوس کا استعمال ہے
تو عموم مشترک کے طور پہ
حمل کیجیے اعتنا بالشان نیز
رکہنا تیمار اور کرنا اہتمام
صاحب تفسیر بیضاوی کا قول
ہو نہ جا بیجا گفتگو بہر نجات
لیکن اوسی معنی کو جو مطلوب ہو
رحم و استغفار و تسبیح و دعا
سے ہے خبر پہر ملائک وہ فقط
اور اللہ کے خبر محذوف ہے
حذف جائز ہے تغایر کے سبب
غیر کو زیبا ہے رحمت کی طلب
عالمون کی اس طرح پہر دین
دو خبر کی مختلف مدلول ہون
حذف کرنا ایک کا جائز نہین
بعد اوسکے ہی نقل عمر کو
شرح ہے جو کہنے والا ہے سفر
نحو یہ ہو گا نہ یون کہنا بجا
لام الف ہی پہر عہد خارجی
جسنی و ذکر سے ہی کہتا ہے اسے
جسکے خاطر ہو وجود خارجی

ہے اشارہ لام سے اوسکی طرف ۔ ہر طرح سے خاص ہے جو و اشرف
کس طرح ہلین عترت ذیشان مراد ۔ ہے محمد النبی سے یاں مراد
بعد ازاں ہے جملہ انشائیہ ۔ خبریہ جان ہے جب اک انشائیہ
یاد رکھ تو آیت صلوا علیہ ۔ دی خدا نے دولت صلوا علیہ
اوس خبر سے جسکی ہی واقف کیا ۔ مومنین کی واسطے فرمان دیا
ہے محمد نام سب ہے دو دو ۔ تحفہ تسلیم اور بھیجو درود
تاکیہ باتوں سے نہ غفلت چاہیے ۔ یعنے استدعا کہ رحمت چاہیے
ہے جو منظور خدا مانگو دعا ۔ تعقیدیہ فرمایا با لفظ علی
اسم سب پاک ہے جو السلام ۔ اوس سے ہی ہے تسلیم مشتق الکلام
ہے ذیشان از دی ہیں عیب سے ۔ ہے سلامت نقص سے اور عیب سے
ہو عیاں تاکید کا از بس نشان ۔ ہے موکد لفظ تسلیما عیان
ہیں [illegible] واقف مطلب نجات ۔ کہتے ہیں مفعول مطلق سب نجات
[illegible] اور ملائک خوش صفات ۔ بھیجتے ہیں اور بھیجینگے صلات
ہیں جو مومن عاشق رب ودود ۔ بھیجیں اونپر دل سے تسلیم و درود

ساقی نامہ

ساغر عرفان پلا دے ساقیا ۔ نور خالق کو دکھا دے ساقیا
اور بخشیں مژدہ کی فرش کو ۔ بھیجدے کرسی نشین عرش کو
دستہ رضوان ہے میخانہ مرا ۔ عرش تک پہونچا ہے افسانہ میرا
ساغر انجام نیک انجام دے ۔ پھر بلبل بادۂ گل فام دے
ساقی دیمار ہے [illegible] نما ۔ آب و آتش کو کیا ہے اک جا
اگر سنا ہے نغمہ الصبوح ۔ ہر سحر رندوں کو بخشی تم نے روح
اک جرعہ ہیں اگر ہیں لطف سو ۔ بادۂ کہنہ ہیں کیفیت سے نو
مے سے خانہ زندگی پیش کو ہے شکر ۔ اگر گیا لطف و عینیہ آب خضر تک

کیا عجب جمشید ہو گر سیر و شکار
ہو بلا سمق آفتاب دست ماہ رو

شاہی مجھے کشور ایمان کی لے
دل اگر ممنون احسان ہو ترا

جاتری خالی ہے بزم پاک میں
اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا لَنَا

نشاۂ ملک بقا ہو دمبدم
لا دے مجھکو خم وحدت سی شراب

بادۂ الفت سے بھر جام نجات
گر طبع کو اوس سے حاصل ہو ایاغ

گر ہو عالم میں دل بربادی مردکا
دی وہی آب حرام ای خوش مال

وہ معطر چاہیی مجھکو شراب
بزم عشرت میں کوئی دل ہو نہ تنگ

ساغر انور اگر ہے آفتاب
ساقیا گرتا نے خم شام ہے

گو بظاہر رند ہوں بیہوش ہوں
ساغر بلور کو بھر دیجیے

جو کہ لیلائے شب میلا دہے
جلوہ فرما گر خدا کا نور ہو

ہو خمار صدمہ و اندوہ دور
تجہ سے گر فریاد کو ہاتھ آئی جام

افلی بعل کر ... رند ... سیر ...

ہر طرف ساغر ... ... ہوش
تا ذات محمد صلی اللہ سے آبرو

جام الفت ساقی کوثر کا دے
رہ نمائے لذت ایمان ہو میرا

دیر سے بیٹھا ہوا ہوں تاک میں
ضَاقَ وَقْتُ الْعُمْرِ فِی دَارِ الْفَنَا

چاہیے میرے لیے جام قدم
تا ہو مشترک کا جگر غم سے کباب

طالب یک جرعہ ہو خضر حیات
شب کو ہو مہتاب کار شمع چراغ

درد ہو اوسکا معالج درد کا
جو کہ شرع نور حق میں ہو حلال

گلشن عالم میں پانی ہو گلاب
بادۂ گلرنگ سی خم جائے رنگ

ہو صبوحی نور صبح انتخاب
تو شفق بھی بادۂ گلفام ہے

عین بیہوشی میں با صد ہوش ہوں
یعنی آب خشک کو تر کیجیے

تا نے مجنون کو اوس کی یاد ہے
تو دل بیہوش فخر طور ہو

بزم کو آب طرب سے ہو سرور
تا قیامت لی نہ خسرو شیرین کا نام

ہو ... میں رات دن جایا کرے

اسی طرح ہو دور اب آتشین
سیر و شو گرم ہو بازار دین

پھر صبوحی سے تو جام آفتاب
تا کہ بزم نور سے ہوں فیض یاب

جسمیں سے دیکھا ہو ثریا تاک میں
بادۂ انگور کے ہوں تاک میں

اے محبو پاس ایمان چاہیے
بزم میں آنیکا سامان چاہیے

دل سے یا ان حاضر رہو مطلب یہی
محفل مولود نور رب یہی

حدیث جابر رسالت مآب خلقت نور میں پہلے حضرت آدم سے

لکھتے ہیں یوں عالم دین مبین
ہے یہ ارشاد امیر المومنین

حق تعالی نے شرف کیا کیا دیا
پہلے نور مصطفی پیدا کیا

تھے نہ یاں جہان آب و زمین
آسمان و کرسی و عرش برین

کچھ نہ یاں موجود تھا غیر عدم
جنت و دوزخ نہ تھی لوح و قلم

چاہیے نور محمد پر درود
تھا نہ دنیا میں فرشتوں کا وجود

رتبہ نور خدا کیا کیا ہوئے
آدم و حوا نہ تھے پیدا ہوئے

ہے احادیث نبی سے آشکار
کہتے گر قبل آدم کا شمار

سال ہوں چوبیس الف او چار لاکھ
شک نہیں گو دل کرے انکار لاکھ

راست گو کہتے ہیں سب کوئی نہ تھا
غیر خدا اور نور رب کوئی نہ تھا

الغرض جب نور حق پیدا ہوا
خالق مختار کا شیدا ہوا

ہر گھڑی حمد و ثنا سے کام تھا
محو طاعت عاشق علام تھا

بندگی پر ایسا آمادہ ہوا
سامنے داور کے استادہ ہوا

جب عبادت میں برس گذری ہزار
بڑھ گیا اوس نور کا فخر و وقار

پاس طہارت علی کو اس قدر
دم بدم فرمائی رحمت کی نظر

طاعت معشوق جب عاشق نے کی
عزت مخلوق تب خالق نے کی

بار ہا پیغام رب آیا کیا
اس طرح اللہ فرمایا کیا

کون ایسا خاصہ معبود تھا
بس ترا ہونا ہمیں مقصود تھا

روایت جلاء العیون

چوبیس ہزار سال

بندۂ ذیشان و اکرم ہے تو ہی — باعث ایجاد عالم ہے تو ہی

پائینگے سب جسے راہ نیک کو — [illegible]

جو ترا دنیا مین ہوگا دوستدار — دوست رکھیگا اوسے پروردگار

جو ترا پیرو نہین گمراہ ہے — تیرا دشمن دشمن اللہ ہے

وہ تجلی اور نہ کوہ طور تھا — آپ تھا رب تجلی یا نور تھا

قرب خالق سے یہہ پایا ارتفاع — دفعۃً ہر تقا نور سے ہو شعاع

سب جہان سے کر لیا تھا انتخاب — نور سے پیدا کئے بارہ حجاب

حکم آیا جلوہ یون دکھلایئے — پردۂ قدرت مین پہلے آئیے

حسب فرمان طی ہجر کی راہ حجاب — مشتغل ذات رب سے ہوا تب باریاب

پاکے شان رب اعلی تجلی — ورد تسبیح تھا سبحان العلی

سال جب گذرے وہان بارہ ہزار — [illegible]

ہر طرح ظاہر ہوئے شان ورود — پردۂ عظمت مین فرمایا ورود

جا بجا تائید اور امداد تھے — عالم سر خفی کے یاد تھے

ہو چکی جب وان برس گیارہ ہزار — پردۂ عزت مین تب پایا قرار

ایک مدت تک عبادت مین رہا — ذکر پاک رب عزت مین رہا

رشتہ تحمید مین تھا منسلک — ورد تھا تسبیح سبحان الملک

دس ہزار او سجا ہوئی جس وقت سال — پردۂ ہیبت کا تب آیا خیال

جب وہان لایا وہ تشریف شریف — تھا محقق لطف دیان لطیف

تھا زبان حال سے ہر دم مقر — تو غنی و پاک ہے لا تفتقر

نو ہزار اوسکو برس جسدم ہوئے — تب یہہ فضل خالق اکرم ہوئے

حکم آیا منتظر اے خوش خطاب — ہے بزرگی و تکبر کا حجاب

رتبۂ صنع مکاشفات رب کو دیکھ — شان اسمائی صفات رب کو دیکھ

رتبۂ وحدت عجب کثرت مین ہے — سارا عالم قبضۂ قدرت مین ہے

بموجب فرمان ہوا حاصل کمال
ہاتھہ آیا پردۂ جاہ و جلال

نور رب پاک باشان عظیم
پڑھتا تھا تسبیح سبحان الکریم

کہتا ہے خود راوی ذیشان بحلف
گذری اوسجا سال اوسکو آٹھہ الف

پردۂ رحمت مین آیا بعد ازان
حمد رب پاک سے تھا تر زبان

بیچ مین خود رحمت داور تھی گرد
تھا اوسے سبحان رب العرش ورد

فضل یزدان راس و چپ او دیل و خلف
ساری گذری اوسجگہہ برسات الف

نور پر تھا لطف داور بیحساب
رہنے کو پایا نبوت کا حجاب

نام مولا اسم مالک ورد تھا
ہر گھڑی سبحان ربک ورد تھا

نور کا بڑھتا گیا عز و وقار
ذکر رب مین سال گذرے شش ہزار

طاعت رب سے شرف حاصل کیا
آیا مین حجاب کبریا

بموجب فرمان رب ہو کر مقیم
ورد کی تسبیح سبحان العظیم

رشتۂ الفت نہ ہا ہو قطع و خلف
یاد حق مین سال گذرے پنج الف

پھر ہوا وہ نور باصد مکرمت
جلوہ فرمائے حجاب منزلت

درگہہ معبود مین بیخوف و بیم
ورد تھی تسبیح سبحان العلیم

چار الف اوسجا ہوئی جسدم برس
غیر یاد رب نکوئی کی ہوس

پردۂ رفعت مین فرمایا جلوس
ایک عرصے تک وہین بھایا جلوس

دخل ظلمت تھا نہ نور رب کی گرد
تھا وہان سبحان من ذی الملک ورد

اوج پایا عزت و تبجیل سے
کام تھا تسبیح اور تہلیل سے

سال راحت سے ہوئی جب شش ہزار
آیا باہر واسطے نور کردگار

جانب رب سے ہوا اوسدم خطاب
منتظر اب ہے سعادت کا حجاب

جب یہہ حکم خالق یکتا ہوا
جلوہ گر نور خدا اوسجا ہوا

رہنے پرد تہہ سو اٹھ بینے لگا
تسبیح سبحان من پڑھنے لگا

سال بالخوبی ہوئے جب دو ہزار
واسطے نکلا نور باصد افتخار

عرض کی اے مالک روز حساب
جائے مجھکو شفاعت کا حجاب

ملتجی جب بدم حضور رب ہوا
ناگہاں آواز آئی اے حبیب
جائیے واں جلوہ فرما ہو جیے
سب کو کافی ہے حمایت آپ کی
ظلمت عصیان لئی ہی راہ عدم
نجم قسمت اوج پر جو ستار ھا
یاد رب مین سال جب گذرے ہزار
ہو منور راز خفی ہو منجلی
قدرت رب کی عجب جلوے دئے
گوش دل سے سن اسی باصد رجوع
ہو سعادت سی قرین مرد سعید
اک انابت اک امانت بحر ہے
بحر تقوے و عمل بحر رضا
اک خشیت اک تواضع کا ہی بحر
بحر صدق و بحر جود و بحر حلم
تا زیادہ ہو مصفا پر ضیا
اسطرح الطاف پر الطاف ہون
ہو چکا ہر بحر مین جب غوطہ زن
بحر آخر سے وہ باہر آیا جب
ای حبیب کردگار دو جہان
بہترین افضلان و اکملان
ساری مخلوقات سی اول ہی تو
رو مین تجسے صد ہماہی جان گزا

وحی سے ممتاز نور رب ہوا
منتسی ہو پردہ شفاعت کا قریب
نیر برج تجلا ہو سے جیے
منتظر خود ہی شفاعت آپ کی
نور نے رکھا شفاعت مین قدم
سبحہ سبحانہ پر ستار ھا
تب ہوئے اسرار کیا کیا آشکار
اسطرح ارشاد کرتے ہین علی
بیس دریا نور سے پیدا کئے
ایک اون سب مین سی ہی بحر خشوع
آبروی دین ہی دریائے مزید
اک ہدایت اک صیانت بحر ہے
بعد ازان بحر وفا بحر حیا
ایک اون سب مین توقع کا ہی بحر
بحر عزت بحر صبر و بحر علم
بیسون دریا مین اوسے غوطہ دیا
مجتمع اوس مین یہہ سب اوصاف ہون
آبرو پائی بصد وجہ حسن
خالق مختار نے فرمایا تب
ای محمد بہترین بندگان
بہترین انبیا و مرسلان
آخر پیغمبران افضل ہی تو
ہی شفیع عاصیان روز جزا

نور سن سنکے خطاب بے نیاز — ہو گیا تھا سجدوں سے کیا کیا سرفراز

سر اوٹھایا سجدۂ داور سے جب — نور نے ایجاد کیا یا فیض رب

تھی تجلی واں زیادہ طور سے — نور کی قطرے گرے اوس نور سے

یو چہار اوسی فی جو اون سکا شمار — قول حضرت سے ہوا ہے آشکار

سب وہ کہتے ہیں چوبیس الف اور ایک لاکھ — منکشف ہر اک سے ہے سر نیک لاکھ

انبیا اون قطروں سے پیدا ہوئے — مورد احسان رب کیا کیا ہوئے

بیچ میں تھا نور پاک مصطفےٰ — گرد قطرے نور کی با صد ضیا

نور حضرت تھا نہ کعبہ تھا صاف — اور سب قطرے تھے سرگرم طواف

دمبدم حمد خدا کا تھا خیال — پڑھتے تھے تسبیح رب ذو الجلال

یک بیک جب اسطرح ساماں ہوا — جانب اللہ سے آئی ندا

کون ہوں میں جانتے بھی ہو مجھے — عارفو پہچانتے بھی ہو مجھی

گرچہ سب خاموش تھی سنکر خطاب — نور حضرت نی دیا جھٹلے جواب

بیگماں تو وہ خدا ہے پاک ہے — جسکی بابت صاحب لولاک ہے

جز ترے کوئی نہیں معبود ہے — دو جہاں میں ایک تو مقصود ہے

تو رہا ہر حال میں بری از شریک — تو ہے واحد کون ہے تیرا شریک

وہ ملک ہے تو کیا سب سے سلوک — تابع فرمان ہیں تیرے سب ملوک

کلمہ احمد ہوا جب ختم تمام — بس یہ آواز آئی اوس دم لا کلام

تو ہے مقبول خدا ہے بے ہمال — تو حبیب رب ہے نور باکمال

اسے محمد بہترین کائنات — بادشاہ محسنین و محسنات

اے رسول حق شفیع المذنبین — شمع بزم اصطفا مصباح دین

اے نبی محترم خیر الوریٰ — تیری امت امتوں میں ہے سوا

قصہ کوتہ بعد این گفت و شنید — جوہرے زان نور حضرت آفرید

خالی حکمت سے نہیں فعل حکیم — قدرت رب سے ہوا جوہر دو نیم

ایک مدت تھا چھپا باصد عز و جاہ — آخر اس ہیبت کی نظر سے کی نگاہ
آب شیریں نا گہاں پیدا ہوا — جب کہ پانی تب سے جہاں پیدا ہوا
الغرض باقی جو تھا [illegible] گہر — اور جو شفقت کی نظر سے کی نظر
بعد اس کے کہ ہوئی [illegible] گیا کیا — بس اسی سے عرش کو پیدا کیا
آبرو کیونکر نہ [illegible] پائے آب — عرش کو قایم کیا بالائے آب
کرسی انور کو پھر جلوا دیا — نور عرش پاک سے پیدا کیا
نور کرسی سے عجب عزت ہوئی — اوسکے دیئے لوح کی خلقت ہوئی
اور نور لوح سے باصد کرم — رب یکتا نے کیا پیدا قلم
جب قلم کی خلقت کامل ہوئی — وحی اسکے واسطے نازل ہوئی
ہوش مند وحدت کی وہ تھی لکھ — پہلے ہر شے [illegible] مری تو حمید لکھ
جب کلام حضرت باری سنا — [illegible] نازی [illegible] بدہوش تھا
[illegible] سال [illegible] میں جب گذرے ہزار — عرض کی اوسدم کہ اے پروردگار
ہو کی ادنی مدحت اعلی لکھوں — [illegible] ارشاد حق میں کیا لکھوں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حکم آیا تیرے حق میں نیک ہے — لکھ خداوند دو عالم ایک ہے
اور محمد سرور ذیجاہ ہے — [illegible] خالق رسول اللہ ہے
جب سنا نام خدائے بے نیاز — سجدہ رب سے ہوا تب سرفراز
اعظم و غفار تھا ورد زبان — واحد و [illegible] تھا ورد زبان
جب وہ اوٹھا سجدہ معبود سے — دونوں کلمے جب شہادت کے لکھے
پھر کہا اوسنے یہ وقت عرض ہے — اے میرے مالک محمد کون ہے
کون ایسا سرگروہ ناس ہے — نام اوسکا نام رب کے پاس ہے
پاس کو وہ رتبہ آیا ہاتھ ہے — یاد اوسکی ذکر حق کے ساتھ ہے

سبحان اللہ والحمد للہ [illegible] سبحان اللہ العظیم [illegible]

آرزو پوری خوشی حاصل ہوئی ۔۔۔ یک بیک وحی خدا نازل ہوئی
گر نہوتا سرورِ عالی ہمم ۔۔۔ تو بھی یان پیدا نہوتا ای قلم
عرش کو جلوا دیا اوسکے لئے ۔۔۔ خلق کو پیدا کیا اوسکے لئے
ہی برائے دوستان شاہ بشیر ۔۔۔ اور عدو نکے واسطے ہر دم نذیر
بہر ظلمت نور بخشندہ چراغ ۔۔۔ اور شفیع خلق سے عالی دماغ
نائبِ حق صاحب تکریم سے ۔۔۔ دوست میرا واجب التعظیم ہے
نام حضرت سے حلاوت جب ہوئے ۔۔۔ عرض کی کیا کیا نہ فرحت اب ہوئے
السلام ای شاہ ذیشان السلام ۔۔۔ السلام ای نور یزدان السلام
گرچہ یادِ حق مین تھے عالی جناب ۔۔۔ رحمت و شفقت سے فرمایا جواب

عَلَیْکَ السَّلَامُ مِنِّی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مستحب اوسدن سے ہی کرنا سلام ۔۔۔ اور جواب اوسکا ہی واجب لاکلام
پھر ہوا حکم خدا پھر قلم ۔۔۔ چاہئے ہر دم سر تسلیم خم
لکھہ اوسے ہونا جو ہی شام و سحر ۔۔۔ لکھہ مرا امر قضا امر قدر
آج ہی سب پی تاثل ہو رقم ۔۔۔ تا قیامت جو کرین ایجاد ہم
الغرض مرقوم اور مسطور تہا ۔۔۔ جو خدائے پاک کو منظور تھا
ہر طرف کو عیش کا سامان ہوا ۔۔۔ خالق مختار کا فرمان ہوا
رحم کے سامان ہویدا ہون ابھی ۔۔۔ یان فرشتے چند پیدا ہون ابھی
جلوۂ قدرت نظر آنے لگے ۔۔۔ کچھہ ملک با کر و فر آنے لگے
الغرض اون سب کو جب پیدا کیا ۔۔۔ ربِ واحد نے یہہ تب عہدا دیا
مصطفٰے پر اور اونکی آل پر ۔۔۔ بخطر بھیجو درود آٹھون پہر
اور ہین جو شیعیان مصطفٰے ۔۔۔ عاشقان خاندان مصطفٰے
اونکے خاطر ہو دعائے مغفرت ۔۔۔ پیش حق ہین مستحق مرحمت
تا قیامت اس سے تم غافل نہو ۔۔۔ اپنے خالق کی حفاظت مین رہو

السلام علیک یا رسول اللہ

ہی یہہ قول راوی نیکو سرشت
نور حضرت سے کیا پیدا بہشت

باعث رحمت یہہ کیفیت ہوئے
چار وصف یعنے عطا زینت ہوئے

یعنے تعظیم و جلالت کو دیا
پہر امانت اور سخاوت کو دیا

سر سبز آراستہ جنت کئے
دوستون اور اہل طاعت کی لیے

کہتے ہین اوٹھا جو پانی سے دہوان
ہوگئے طیار ساتون آسمان

مجتمع تہا جسقدر پانی یہ کف
اپنی قدرت سے اوسی بخشا شرف

منقلب وہ صورت زیبا ہوئی
یعنے اوس سے سب زمین پیدا ہوئی

تا نہ کشتی نہ تہرے آب پر
اوس زمین کو فوق تہا سیماب پر

باعث جنبش تہا رعشہ بی شمار
یعنے دریا مین نہ ممکن تہا قرار

اسلیے پیدا کیے خالق نے کوہ
تا زمین کو تہام لین با صد شکوہ

پہر خدا نے اک ملک پیدا کیا
سب زمین کو دوش پر اوسنے لیا

یک بیک ظاہر ہوا سنگ عظیم
اوس فرشتے کو کیا اوس پر مقیم

پہر کیا گاو زمین کو جلوہ گر
اور رکہا سنگ اوسکی پشت پر

بعد ازان پیدا ہوئی مچہلی جو ہین
اوس پہ استادہ ہوئی گاو زمین

جوش مین ہر بحر رحمت بیحساب
حوت سے پانی جگہہ بالاے آب

پانی بالاے ہوا ہے برقرار
اور ہوا بالاے ظلمت آشکار

تحت ظلمت قدرت اللہ ہے
کون اوس سے غیر حق آگاہ ہے

دفعتہ پہر اسطرح قدغن کیا
عرش کو دو نور سے روشن کیا

اک ہے نور فضل دیگر نور عدل
تا ہے یکسر اسے مذکور عدل

کیا عجب زینت یہ گر زینت ہوئی
چار شی کی فضل سے خلقت ہوئی

ایک ہے گر عقل ثانی حلم ہے
پہر سخاوت اور تہا دم علم ہے

ہے یہہ قول عاشق رب کریم
عقل سے پیدا کیے ہین جود و بیم

قادر و مختار ہے ذو الکبریا
علم سے پیدا کی خوشنودی رضا

حلم سے گر ہے مودت کا وجود
خاصۂ یزدان ہے شاہ کائنات
مثل احمد انکی بھی توقیر کی
پیش رب دو جہان عزت جو ایک
امت احمد سے ہیں جو مومنین
دست قدرت سے جو طینت پیدا کیا
نور احمد سے کئے پھر جلوہ گر
نور کا دریا جب آیا موج پر
آسمان خود بخود نظارہ ہوا
اور روشن ایجاد دنیا میں ہوئے
منتظم پھر جہان پیدا کئے
بعد ازان نور شریف مصطفی
سال گذرے جبکہ ستر ہزار
سال او سچا بھی ہوئے ستر ہزار
پھر ہوا سدرہ میں جنت کا سفر
پایا فضل رب سے کیا کیا بعد ازان
بعد اوسکے موجب حکم ودود
نور پاک شاہ منتقل الاہ
آسمان اولین پر آیا جب
ہر ارادہ یہ نہ عرصہ سا کیجے
حکم رب آیا سے روح الامین
سدرہ سے طے کرکے سمت فرش کو
جب سنی ابلیس ملعون نے خبر

اور سخاوت سے محبت کا وجود
اونکی طینت میں ہیں سارے صفات
طینت آل نبی تخمیر کے
چار دہ معصوم کے طینت ہر ایک
ونکی روحیں بعد ازان ایجاد کین
پیا اونکو عاشق شیدا کیا
آفتاب و ماہتاب اسی خوشی سے
اور انجم کو پایا اوج پر
کوئی ثابت کوئی سیارہ ہوا
نیک سیرت فکر عقبی میں ہوئے
سب ملائک ناگہان پیدا کئے
جلوہ گر دیکھا تو عرش علی
آیا جنت میں وہ نور کردگار
سیر ان فردوس کی دیکھی بہار
عیش و راحت میں وہ تھا دار السلام
سب برس گذرے وہاں ستر ہزار
آسمان سے آسمان پر تھا ورود
منتقل ہوتا رہا با عز و جاہ
خالق مختار نے فرمایا تب
حضرت آدم کو پیدا کیجے
ہو روانہ آج تو سوئے زمین
جسم آدم کے لیے کچھ خاک لا
تب ہوئی سبقت اوسے نظر

حضرت جبریل سے پہلی کہا
اور زمیں سے اس طرح اوسنے کہا

یہ ارادہ ہے خدائے پاک کا
کر کے پیدا ایک پتلا خاک کا

قوم انسان کو ...
پہر جلانے حشر کو بائیں نار

تو نہ ... انکو ...
اپنی مٹی سے نہ مٹی دیجیو

جب ... آئیں ... خاک
اس طرح کچھ ہو کے تو اندوہناک

مانگتی تھی ان رب تعالی سے پناہ
تا نہ میری خاک ہو جاے تباہ

پھر ... جنت ...
آتش دوزخ ہو جس سے بہرہ ور

... جبریل ...
اوس زمیں نے تب بصد آہ و فغان

... تب ... لیب
اور نہ اپنی خاک نے لینے دیا

... فریاد سنکر جبرئیل
اور کیا معروض امر رب جلیل

غم سے ... حال زمیں ایسا تباہ
چاہتی ہے درگہ رب سے پناہ

کچھ وہاں تھا نہ کچھ اوس سے لیا
رحم اوسکے حال پر میں نے کیا

... عزرائیل ... فرمان رب
جائیں میکائیل و اسرافیل اب

جا ... خدا راہی ہوئے
موجب حکم خدا راہی ہوئے

... لگے
تا نے زوج آئیں دونوں پھرے

... ان دونو کی قال و قیل کو
بھیجا نے تاخیر عزرائیل کو

... رہی نالے بلند
پر نہ اونکو رحم ہوا تھا پسند

... عزرائیل خوشخواہ زمین
بے سبب ہوتی ہو کیوں ...

مانگتا ہوں میں بھی اوس رب سے پناہ
جسکا یاں محکوم ہوں شام و پگاہ

... طاعت باعث عیش و فرح
حکم حاکم کو نہ مانوں کس طرح

... کچھ کی نہ پرواے زمین
لی وہ مٹی تھی جو بالاے زمین

کام رکھا غسل کے آئین سے
مجتمع کچھ خاک کی پائیں سے

اور کچھ قبضے میں کی سرخ و سیاہ
لی سفید او ... کچھ با صد ...

جابجا سے جھکہ لی ایک مشت
کیون نظر آمین نہ سامان مختلف
الغرض جب خاک عزرائیل لائے
کیا زمین کے حال پر آیا نہ رحم
جب سنا اوس صاحب تبجیل نے
کب زمین کی معذرت مرغوب تھی
جب مطیع حکم یون پایا اوسے
ہے ارادہ ای سعید و خوش صفات
اونمین کچھ ہون انبیائے مرسلین
کچھ تو ہون خاصان رب کائنات
اسطرح محکوم یزدان ہو تو ہی
پھر ہوا حکم خدا جبرئیل کو
جسکے باعث سے ہوئی پوری امید
طینت پاک رسول اللہ صلعم سے
اصل ہے ہر ایک خوش اوقات کی
سنکے حکم رب ہوے اوسدم روان
وہ ملائک لیکے جو ہمراہ تھے
جو کہ تھے درگاہ رب مین باریاب
اور تھا تسبیح خوان جنکا لقب
الغرض یکبارگی پہونچے وہان
اسطرح مرقوم ہے ای خوش تپاک
تھی مدد کو رغبت رائے منیر
ایک بانی تھا اگر تسلیم کا

کچھ زمین سے خاک لی نرم و درشت
ہین اسی سے رنگ انسان مختلف
یہہ صدا آئی کہ کیونکر لیکے آئے
اون فرشتون کی طرح کھایا نہ رحم
عرض کی اوسوقت عزرائیل نے
رحم سے تیری اطاعت خوب تھی
وحی سے ممتاز فرمایا اوسے
ہون بشر ایسے میان کائنات
اور کچھ ہون اوصیائے پاک دین
اور کچھ ہون اشقیائے بد صفات
اونکے خاطر قابض جان ہو تو ہی
جلد لا اوس خاک کو ای نیکخو
فضل رب سے ہے جو نورانی سفید
نام جسکا احمد ذیجاہ ہے
اصل ہے لاریب مخلوقات کی
حضرت جبرئیل ما کرو بیان
جو مقرب اور بہت ذیجاہ تھے
صادقین مشہور تھا جسکا خطاب
ساتھ تھی جبرئیل کے باصد ادب
ہے ضریح پاک حضرت کی جہان
لی وہان سے ایک مٹھی خاک پاک
سات پانی مین لیا اوسکو خمیر
دوسرا تھا نگہبان تعظیم کا

آب رحمت آپ تکو ہی نگہبان　　آپ خوشنودی رب دو جہان
اے محبان رسول دوسرا　　آپ تکریم اور آپ عفو تھا
سر حضرت کا ہدایت سے بنا　　سینہ پر نور شفقت سے بنا
ہاتھ ہر اک گر سخاوت سے بنا　　فرج اطہر اونکا عفت سے بنا
گر شرف سے پاؤں وہ پیدا کئے　　مرتبے درجہ علا کیا کیا کئے
گو نہیں آساں بیاں روئے خوش　　تھے نفسہائے محمد بوئے خوش
اسطرح جس وقت طینت بن چکی　　طینت آدم میں پھر مخلوط کی
جب جسد آدم کا بالکل بن چکا　　تب فرشتوں کو ہوئی وحی خدا
پھر گل میں درئے امداد ہم　　اک بشر کو کرتے ہیں ایجاد ہم
سب اطاعت پر زمیں چالاک چست　　روح پھونکیں جب اوسے کرکے درست
اوسگھڑی سارے ملک باصد نیاز　　سجدۂ تعظیم سے ہوں سرفراز
جب یہ رتبے خاص یزداں کے ہوئے　　مشورے تعمیل فرماں کے ہوئے
جسم آدم کر چکے طیار جب　　لائے اوسکو گلشن جنت میں تب
شان آدم کے مقر تھے سب ملک　　حکم رب کے منتظر تھے سب ملک
یعنی جب اوس سمت سے ماموروں　　سجدہ کرکے خرم و مسرور ہوں
جان آدم کو ہوا حکم خدا　　جسم اطہر کو کیا تجھکو عطا
روح نے دیکھا مکان تنگ جب　　جانے سے واں آیا عار و ننگ تب
تنگی اوسکی مانع و حائل ہوئی　　مضطرب ہو کر نہ وہ داخل ہوئی
خوف رب سے غم یہ غم سہنے لگی　　یوں زبان حال سے کہنے لگی
اس مقام تنگ سے انکار سے　　پھر مسکن جائے استغفار سے
حکم رب آیا کراہیت سے جا　　اور باہر تو کراہیت سے آ

ذکر دخول روح آدم در جسم

روح جب آنکھوں میں پہنچی بیخطا　　ہو گیا نور بصر عین عطا

نقص حق صنعت کو دکھلانے لگا — جسم آدم کو نظر آنے لگا
ہو گیا پیش نگہ اوج فلک — سنتی تھی آواز تسبیح ملک
آئی جب دم روح تا بینی دماغ — تھا معطر باعث خوشبوئی باغ
جب یہی اللہ نے عطسہ کیا — اونکو تب اللہ نے گویا کیا
تو بتا مقام شکر کہیے جیکا ہو یا — وہ تھا الحمد للہ تب کہا
جب تکلم سے ملا تھا احترام — کلمہ اول یہی تھا لا کلام
اوسکو ہی رب صمد نے وحی کی — اپنے جانب سے تو یہ رحم دی
اوس دعا کے بعد یوں مژدہ دیا — تجھکو رحمت کے لیئے پیدا کیا
یاد رکھ تو جو میرا ارشاد ہے — مستحق اوسکا مع اولاد ہے
بعد عطسہ جو کرے شکر خدا — ہم کریں تب بیگمان رحمت عطا
بس اسی باعث سے یاں مشہور ہے — اور تا ہمین گفت مذکور ہے
چاہیئے ہر وقت پاس [illegible] — رحمتہ عطسہ کنندہ کہیں
جانب اللہ سے رحمت ہوئی — [illegible] اوسکے دعا سنت ہوئی
یہ سنا عطسہ کی دعا انسان کو — [illegible] بہت شیطان کو
دیکھا آدم نے جو سوئے آسمان — اوسکی قدرت کے نظر آئے نشان
شش جہت میں فضل رب کی [illegible] — [illegible] ہم
حق کو سوجھی سالک اوسکی راہ کے — کون ہے معبود حسن اللہ کے
ہے محمد بندہ رب اور رسول — کیا شگفتہ باغ ایمان کا ہے پھول
اہلبیت اوسکے جو باقی ضرہ ہیں — نام اونکے بھی وہان تحریر ہیں
روح آدم جبکہ پہونچی [illegible] — چاہا اوٹھ بیٹھوں مگر اوٹھنا تھا شاق
ہوئی کیونکر طاقت استعداد کی — روح اقدس تا قدم پہنچی نہ تھی
ہے یہ ثابت رب کے قال و قیل سے — خلقت انسان ہوئی تعجیل سے

بیان روح حضرت آدم [illegible]

قدرت رب دو عالم ہی عیان
حضرت صادق سے کرتے ہین بیان

روح آدم سو برس تک سر مین تھی
سو برس تک سینۂ اطہر مین تھی

کیا کہون کن کن مکانونمین رہی
سو برس تک اونکی رانونمین رہی

سو برس تک پایا زانو مین مقام
سو برس قدمونمین رہنے سے تہا کام

سجدے سے ہمت جب وہ آمادہ ہوئی
تب بخوبی اونکے استادہ ہوئی

تھا عروج خاصۂ رب ودود
سب ملائک کو ہوا حکم سجود

جب یہ ساماں پھر آن ذی رتبہ تھا
ظہر کا تھا وقت روز جمعہ تہا

یون ملک باصد ادب سجدین تھے
تا بوقت عصر سب سجدہ مین تھے

پشت اقدس سے سنی ایسی صدا
بولتے ہین جیسے مرغ خوش ندا

جب نہ ظاہر اوسکی کیفیت ہوئی
حضرت آدم کو تعجب جب ہوئی

عرض کی ای خالق جن و بشر
کون ہی خاصہ الٰہی پشت پر

کس حضور قلب سے باصد صفا
مشتغل ہے تسبیح اور تقدیس کا

یون سروش غیب سے آئی ندا
ہی یہ تسبیح محمد کی صدا

ہی وہ سردار سپاہ ظاہرین
ہی نبی اولین و آخرین

ہی سعادت اوس نکو اطوار کی
جسکو الفت ہی شہ ابرار کی

اوسکو روز حشر جنت سے ہی کام
جسکو عترت کی اطاعت سے ہی کام

جس مخالف کو ہی عصیان کا مرض
اوس لعین کو ہی شقاوت کا مرض

پیش خالق عہد و پیمان چاہیے
مرتے مرتے پاس ایمان چاہیے

با حفاظت اسکو رکھنے دیکھو
بی محل بیجا نہ ضایع کیجیو

عورتین ہون جو عفیفہ طیبہ
صادقہ اور مرضیہ ذی مرتبہ

باعث راحت اونہین کو جانیو
قابل صحبت اونہین کو جانیو

منجلی ہو تم یہ اسرار خفی
جو رحم ہون پاک و طیب ہی صفی

ہی اونہین کو سنو سنوا ابن فہد کو
شاد رکھیو خاطر مسرور کو

جو ہوں یا ہیں جہاں مردان پاک
لائق اسکے ہیں وہی ای خوش تپاک

صلب پاکیزہ ہیں جو ابرار کے
مستحق ہیں نور خوش کردار کے

عرض کی آدم نے ای پروردگار
بڑھ گیا اسکے سبب سے اقتدار

ہی لطافت بخش یہہ نور لطیف
باعث عزت ہے سولود شریف

اوج سے اسکے ہوا اوج کمال
ہے بدولت اسکے یہہ حسن وجمال

ذکر خلقت حضرت حوّا علیہ السّلام

جو کہ آدم سے تھی طینت زائدہ
کم نہ تھا اوسکے سبب سے فائدہ

منکشف یوں راز نہاں ہو گیا
خلقت حوّا کا سامان ہو گیا

خواب کو آدم پہ مستولی کیا
پھر حوّا خلعت ہستی دیا

استراحت سے ہوے بیدار جب
پائے رحمت کے در چند آثار تب

اوٹھتی اوٹھتی اسطرح آیا نظر
ایک عورت ہی سرہانے جلوہ گر

پوچھا آدم نے بتاؤ کون ہو
حال کچھ اپنا سناؤ کون ہو

بولے افضل خالق علام ہے
ای نکو انجام حوّا نام ہے

حق تعالے نی کرم کیا کیا کیا
مجھکو تیرے واسطے پیدا کیا

بولے کیوں بہتر نہو صحبت تری
شک نہیں کیا نیک ہی خلقت تری

جب کہا یوں آدم ذیجاہ نے
اسطرح تب وحی کی اللہ نے

تو مرا بندہ یہہ ہی میری کنیز
غیر سے ہمجنس ہوتا ہی عزیز

تمکو اوس گھر کے لئے پیدا کیا
نام ہی جسکا بہشت پر ضیا

چاہیے پاکیزگی کا میری پاس
ہو سدا ورد زبان حمد وسپاس

دلسے طاعت خالق یکتا کی کر
خواستگاری حضرت حوّا کی کر

مہر اوسکا دیکے دلکو شاد رکھ
اوسکے دم سے اپنا گھر آباد رکھ

پوچھے اوسدم آدم ذوالاقتدار
مہر کیا ہی اوس کا ای پروردگار

مہر حوّا کا جو پوچھا مسئلہ
حق تعالے نے کہا دس مرتبہ

بھیج ای آدم محمد پر درود — اور اوسکی آل امجد پر درود
عرض کی اسمین نہ حجت چاہیے — اسطرح یاد اشش نعمت چاہیے
کیا تمری رحمت ہی باہوش وحواس — زندگی بھر کیجیے شکر وسپاس
مہر دینے پر جو وہ راضی ہوا — خالق مختار خود قاضی ہوا
دی اجازت صاحب تحصیل نے — عقد دونونکا پڑہا جبریل نے
یک بیک کیا کیا ہوا فضل الاہ — سب مقرب اور ملائک تھے گواہ
مقصد آدم جو یان پورا ہوا — ساکنان چرخ مین شور اہوا
قدسیو گلگشت جنت کو چلو — نور خالق کی زیارت کو چلو
کہکے یہہ راہی ہوئے سوئے بہشت — پاس آدم کے گئے نیکو سرشت
جب زیارت پر وہ آمادہ ہوئے — پشت کی جانب کو استادہ ہوئے
بولے اوسدم آدم عالیتبار — کیا سبب ہی اسکا ای پروردگار
مجتمع ہو کر ملک آتے ہین جب — پشت کی جانب کھڑے ہوتے ہین سب
وحی آئی اسطرح ای ذیشرف — اس سبب سے سب کھڑے ہین اوسطرف
رتبہ بخشا صلب مخزن طور کو — منتقل ہمنے کیا ہے نور کو
عرض کی آدم نے ای رب علا — پیش رو نور محمد کی ہو جا
کیلیئے ہم مضطرب خاطر رہین — سب فرشتے سامنے حاضر رہین
نور رب آیا سہر اوج پر — دیکھا آدم کی جبین پر جلوہ گر
جمع تھے جو نور حضرت کے لئے — سامنے آئے زیارت کے لئے
سب ملائک تھے صفین باندہے ہوئے — نور کے مدنظر جلوے ہوئے
پھر یہہ آدم نے کہا ای بے نیاز — نور رب سے گو جبین ہی سرفراز
او جھل آنکھونسے رہی ہے دلکو شاق — ہو زیارت کا مجھے بھی اشتیاق
ایسی جا پر چاہیئے اسکا مقام — جلوہ گر ہو میرے آگے صبح وشام
اب نہین ذلی ناتنا ہی کیا کردن — مین بھی تیرے نور کو دیکھا کردن

بابا آدم کو جو مشتاق جناب
کی دعا رب صمد نے مستجاب

نور احمد [illegible] ذوالاکرام
بابا انگشت شہادت میں مقام

دفعتاً انگشت وسطیٰ میں ہو جلی
آکے وان قائم ہوا نور علی

بابا جب خنصر میں نور فاطمہ
ہوئی حوا سے ظہور فاطمہ

[illegible] سے بابا بنصر میں حسن
زینت خنصر ہوا نور حسن

[illegible] انگشت [illegible]
جلوہ گر اوس جا ہوا نور حسین

[illegible]
دست آدم مطلع انوار تھا

نور [illegible] سے جلا [illegible]
رات دن صبح و مسا ساطع رہا

عکس جو [illegible]
سب زمین و آسمان پر نور تھے

[illegible]
عرش و کرسی پر فروغ نور تھا

تھے منور [illegible]
شان و قدرت کے [illegible]

ذات [illegible] کہاں [illegible]
کس جگہ اوس نور کا جلوا نہ تھا

[illegible] مشتاق جنت طور تھا
پاس آدم کے وہ دائم نور تھا

[illegible]
[illegible] کے شاد ان کے تھے [illegible] خوش نصیب

[illegible]
پہلے صحبت سے [illegible]

[illegible]
گوہر [illegible] کرم دنیا کے تھے

[illegible]
[illegible] امانت اور میثاق خدا

[illegible] کا
[illegible] ابن کا

ذکر انتقال نور [illegible] شیث [illegible] آدم [illegible] بیان کرتے ہیں

حضرت آدم کا ملا جب [illegible]
حضرت حوا ہوئیں تب حاملہ

[illegible] کہ پیدا شیث ہو
باغ عالم میں ہویدا شیث ہو

[illegible] حوا کی مثل اک حور تھی
نور خالق سے جبین پر نور تھی

[illegible] آباد کو
جبرئیل آئے مبارکباد کو

عرض کی ہین دینے آیا ہون نوید
باغ عالم مین پہلا نخل امید

بولے تب بابی بشارت شیث کی
پھر ہوئی اکدن ولادت شیث کی

تھا جبین مین نور احمد مشتعل
مہر و مہ افلاک پر تھے منفعل

فضل رب سے شاد سب کی دل ہوئے
یک بیک روح الامین نازل ہوئے

پاس حکم خالق یکتا کیا
بابین اور فرزند مین پردا کیا

مختفی یون شیث ذیشان ہو گئے
کہتے ہین آنکھون سے پنہان ہو گئے

رفتہ رفتہ جسگھڑی بالغ ہوئے
ہر کمال و فضل سے فارغ ہوئے

باپ نے بیٹے کو فرمایا طلب
سامنے حاضر ہوئے باصد ادب

بولے آدم ای جگر بند صفی
بعد مدت ہو چلی سر خفی

اکدن تم سے جدائی ہونی ہے
قید دنیا سے رہائی ہونی ہے

ہے قرین اب اختتام زندگی
ہوئی لبریز جام زندگی

ہے ارادہ کیون توقف کیجیے
آج تم سے عہد و پیمان لیجیے

بعد ازان سوئے فلک جب کی نگاہ
انکی مطلب سے ہوا واقف اللہ

ناگہان فرمان رب نافذ ہوا
ای فرشتو تم ٹھہر جاؤ ذرا

ہے یہہ موقع عہد کی تصریح کا
شور و غل موقوف ہو تسبیح کا

تا ہر اک تقریر آدم کو سنے
عہد پر تاثیر آدم کو سنے

اس طرح سے جب ہوا فرمان رب
سب متامل ہو گئے خاموش سب

تھی کسی دل کو نہ اصلا فکر بیچ
تھے نہ مرغان جنان تک نغمہ سنج

جب کھڑے تھے حاجب نیکو سرشت
بند تھی آواز دریاے بہشت

تھم گئے دریا گھٹا موجون کا زور
نہر جاری مین نہ تھا پانی کا شور

پر سمیٹے حضرت جبرئیل تھے
اور جب میکائل و اسرافیل تھے

ہو گئیں غرفون مین حوریں جلوہ گر
تھے کھڑے غلمان اوٹھائے اپنا سر

تھا خیال آدم عالی مقام
ہو گیا ہر ایک مشتاق کلام

محو دل کیسے صاحبان ہوش سے
ہوچکا جب ہر طرف کو انتظام
یعنی ای شیرین سخن رطب اللسان
منتظر سب صاحب اخلاق ہین
عرض آدم نے کیا ای بے نیاز
تھا مشیت کا جو تیری اقتضا
خوش رکھا ہر وقت خوش اوقات سے
[illegible]
بیگمان تو نے سبھے سونپا وہ نور
تیری قدرت سے وہ رتبے پائے مین
سرفراز اوس سے جبین شیث ہو
ہو ارادہ کوئی حجت رہ نجائے
دیکے مجھکو ایسا نور پُر ضیا
مین بھی اقرار اوس طرح لون شیث سے
جب کلام حضرت آدم سنا
آشکار ارازِ پنہان کیجئے
بات یہ منظور ہو جب شیث کو
ہو نہ ضایع حرمت نورِ اِلٰہ
پھر ہوا حکم خدا جبریل کو
جب بتاکید اس طرح فرمان ہوا
تاکہ ہو بہر زمین اوج فلک
جب چلے روح الامین با صد وقار
رعب کو تھا مجزا فضلے ساتھ مین

اور فرشتے سب ہمہ تن گوش تھے
پھر آدم تب ہوا حکم کلام
جو بیان کرنا ہی تجھکو کر بیان
ہم تری تقریر کے مشتاق ہین
تو نے فرمایا ہی مجھکو سرفراز
تو نے مجھکو اوس طرح پیدا کیا
روشنی بخش قمر ہون رات کو
لی عطا دنکو ضیا خورشید کی
جس سے ہی کیا کیا کرامت کا ظہور
معجزے شام و سحر دکھلائے ہین
عشق اوسکا دلنشین شیث ہے
مرتے مرتے دل مین حسرت رہ نجا
عہد و پیمان جس طرح تو نے لیا
بعد مرد ن مطمئن ہون شیث سے
عالم بالا سے تب آئی ندا
ہی مناسب عہد و پیمان لیجیے
کیجیے اپنا وصی تب شیث کو
حور و غلمان سب ملائک ہون گواہ
جائے لیکر ساتھ میکائیل کو
ہر طرف کو کوچ کا سامان ہوا
ہوگئی طیار سب فوج ملک
تھے جلو مین سب ملک ستر ہزار
نور کے سبھے لئے تھے ہاتھ مین

گویا تھے تلواروں کو تولے ہوئے
تھی جلو میں بیرقیں کھولے ہوئے

ہاتھ میں جبریل کے تھا اک قلم
اور حریر پر ضیا مہر رقم

خدمت آدم میں آئے سب گھڑی
بولے خالق کی عنایت ہے بڑی

منتظر جنت ہے اے عالی مقام
جانب اللہ سے پہونچی سلام

لیجئے کاغذ کو اے عالی ہمم
عہد نامہ لکھنے حاضر ہے قلم

ہو محق لطف الٰہی کے لئے
سب ملائک ہیں گواہی کے لئے

الغرض نامہ کیا تحریر جب
ثبت کی روح الامین نے مہر تب

پھر کہا اے شیث ذیشان لیجئے
پاس اپنے اسکو رہنے دیجئے

اس طرح معروض خدمت جب کیا
عہد نامہ شیث ذیشان نے لیا

ہو رقم جب واں پر آئے تھے ملک
سرخ دو جامے بھی لائے تھے ملک

عرض کی مہر خدا اذ نرات سے
روضۂ رضوان کی یہ سوغات ہے

جانتا ہے رب عزت آپکو
لیجئے بھیجا ہے خلعت آپکو

کہکے یہ پہنادیا سب شیث کو
پایا سب نے شاد و خوش تب شیث کو

سرخ اور گلنار سب پوشاک تھی
مطلع انوار سب پوشاک تھی

سارا جامہ قدرت غفار تھا
جب کہا طیار ہو طیار تھا

ذکر عقد شیث با محادا بیضا

تھا حسین شیث میں نور الاہ
جلوہ فرما اتنی شام و پگاہ

آئی جنت سے جو بیضا حور یہ
مہ جبین و نازنین ذی مرتبہ

حضرت جبریل سے کر کے صلاح
شیث نے اوس سے کیا اپنا نکاح

الغرض خلوت میں جب صحبت ہوئے
حاملہ تب صاحب عفت ہوئے

دل کے آئینے نے یون پائی جلا
نور رب پاک بیضا کو ملا

حکم رب سے دی منادی نے ندا
نور احمد تجھکو اے بیضا ملا

جب خدا کا فضل ہو گیا خوف و باک
ہو مبارک دولت اولاد پاک

جب اوس مہ جبین پیدا ہوا / دیکھکر اوس نور کو شیدا ہوا
جب خداے پاک نے بالغ کیا / عہد و پیمان شیث نے اوس سے لیا
حسب آئین نور پاک مصطفے / منتقل پھر صلب قینان مین ہوا
اوسنے مہلائیل سے پایا وہ نور / اوسنے پھر یارد کے پاس آیا وہ نور
اوسنے پھر اخنوخ با تقدیس نے / یعنے پایا حضرت ادریس نے
اوسے متوشلخ نے پایا نور رب / پایا پھر لامک نے باشان عجب
اوسنے پایا نوح نے نور خدا / اوسنے پایا سام نے با صد صفا
اور ارفخشد نے پایا سام سے / اوسنے پایا شالخ ذیجاہ نے
اوسنے عابر اوسنے فالغ کو ملا / پھر ہوا وہ نور ارغو کو عطا
یا تھا عابر ہود پیغمبر کا نام / یا تھے ارغو ہو فرخندہ مقام
پھر ملا شاروغ اور ناخور کو / بعد ازان تارخ نے پایا نور کو
سو سے ابراہیم آیا جب وہ نور / صلب اسمعیل مین پایا ظہور
پایا اسمعیل سے قیذار نے / اور پایا حمل نے قیذار سے
اوسنے نابت کو کیا حق نے عطا / بعد ازان اوسنے سلامان کو ملا
پھر ہمیسع کو ملا با صد وقار / پھر اود نے پایا نور کردگار
اد کو پھر اوسنے بخشا اقتدار / صلب عدنان سے ہوا پھر آشکار
پھر معد کے صلب مین پایا قرار / پھر ہوا وہ زینت پشت نزار
وہان سے آیا جانب صلب مضر / پایا پھر الیاس نے با صد ہنر
ہین یہ وہ جنکو نسیم عالی ہمم / جنکو تھا حد سے سوا پاس حرم
سمجھے بیت اللہ کو جائے امان / سب سے پہلے بھیجی قربانی وہان
پشت سے سنتی تھے حضرت کی صدا / آتی تھی شاہ رسالت کی صدا
یاد رب پاک مین پایا کبھی / کلمہ لبیک فرمایا کبھی
تھا قریب مدرکہ گا ہے وہ نور / گہ خزیمہ پاس عز پایا ظہور
آیا گہ صلب کنانہ کی طرف / گہ نضر کے واسطے بخشا شرف

گاہ آیا مالک ذیشان کے پاس — گاہ عبد بندۂ یزدان کے پاس
گاہ فہر شاہ ہر غالب امتیاز — گہہ لوی اوس سے ہوئے تھے سرفراز
صلب کعب و صلب مرہ کی پسند — گہہ گیا سوئے کلاب ارجمند
آیا گہہ سوئے قصی قلب صاف — گاہ آیا جانب عبد المناف
نیک طینت عاشق اللہ تھے — سب قریشوں میں بہت ذیجاہ تھے
دین برحق سے ہمیشہ کام تھا — کہتے ہیں اُنکا مغیرہ نام تھا
کیون نکرتے اونکی عزت شیخ و شاب — حامل دین محمد تھے جناب
زید بھی تھا اُنکے والد کا جو نام — اور مجمع کہتے تھے سب خاص و عام
جو کہ کاہن اور منجم تھے تمام — دیکھکر اونکو یہہ کرتے تھے کلام
ایکدن یون فضل داور ہوئیگا — نسل سے انکی پیمبر ہوئیگا

بیان سطیح کاہن کہ از قبیلہ بنی ذیب بود

کاہنوں میں ایک کاہن تھا سطیح — مخبر احوال باطن تھا سطیح
اوسکے آگے اور سب تھے زیردست — اوسکا کہنا مانتے تھے بت پرست
اپنے فن میں تھا نہایت نامور — اوسنے بھی دی تھی پیمبر کی خبر
گرچہ انسان تھا یہ ہیئت تھی عجیب — قول راوی ہے کہ خلقت تھی عجیب
جب ہوا پیدا اسیل العرم مین — تذکرے رہتے تھے ہر ایک بزم مین
کام بستر سے اوسے تھا رات دن — کہتا ہے راوی نہایت تھا مسن
قرن گذرے تیس سے بھی جب سوا — تب ہوا ایک اجل سے سامنا
اس طرح پر صاحبان فہم و عقل — دلبر عباس سے کرتے ہیں نقل
راست گو نے سنا کب ہے غلط — گوشت سے پیدا ہوا تھا وہ فقط
حق میں نرمی کے سوا سختی نہ تھی — جز سر و گردن کہیں ہڈی نہ تھی
دیکھو شان خالق علام کو — تھی نہ کوئی رگ نہ پٹھا نام کو
ہر جگہ دستخوان تھا سر و گردن — پاؤں سے تا جبین گردن تھا نرم

یون لپیٹا اوسکے تن کو بار ہا — جس طرح کوئی لپیٹے بوریا
ہلنے پھرنیکی اوسے طاقت نہ تھی — جز زبان کے جسم کی حرکت نہ تھی
پوچھتے گر حال آیندہ بشر — قبل بارہ سال سے دیتا خبر
پاس اپنے گر اوسے بلواتے تھے — لوگ اوسکو اس طرح لیجاتے تھے
پہلے تو اوسکو لپیٹا بخیط سر — بعد اوسکے کیسکے باندہا اوس پر
یا بنایا چوب خرما سے پلنگ — لیچلے اوسکو لٹا کر بے درنگ
گر مہم در پیش پاتے تھے قریش — اوسکو مکے مین بلاتے تھے قریش
تا رہے باقی نہ کوئی شک و ریب — سب کرین دریافت اوس سے حال غیب
جب ہوئی وان شہرت عبد المناف — اور دیکھی شوکت عبد المناف
کوئی خوش تھا اور کسی کو تھا ہراس — آئے اہل مکہ اوس کاہن کے پاس
یکزبان ہوکر کہا از فرط شوق — کھینچ لایا ہے تمہارا اشتیاق
آئے ہین ہم سب زیارت کے لیے — حاضر خدمت ہین ہم خدمت کے لیے
فرد ہو لاریب خلق و عالم مین — شہرۂ آفاق ہو تم علم مین
تجھسے ہر غائب کا ملتا ہے پتا — کیا ہمارے عہد مین ہوگا بتا
منکشف راز نہان کیا ہوینگا — بعد ہم سبکے یہان کیا ہوئیگا
سن چکا اونسے سخن کو جب سطیح — اس طرح اُن سب سے بولا تب سطیح
گرچہ ہو قوم عرب مین ذی شرف — جہل مین مشہور ہو تم ہر طرف
فکر عقبیٰ کی نجز دنیا نہین — تمکو عقل و علم سے بہرہ نہین
بعد تم لوگونکے ہوگا اک گروہ — طالب علم و عمل با صد شکوہ
بتکدے تا بت نہ چھوڑیگا ضرور — سب بتون کو توڑ کے توڑیگا ضرور
جو سلاطین عجم گمراہ مین — بت پرست و دشمن اللہ مین
اوسکے باعث سے وہ سب ہونگے ہلاک — ملک ہر اک کا قریب ہوگا پاک
سب یہہ بولے کیون ابھی خاموش ہو — کس جماعت سے وہ ہوگا سچ کہو
بولا کاہن خانۂ حق کی قسم — ہوگا تم سب مین سے وہ عالی ہمم

سب موحد ہونگے اوسکی فوج مین
ہوتی بھی ہوگا نہ ہمراہ مین

خالق عالم کو واحد جانیگا
قول مشرک کو نہ اصلا مانیگا

طاعت شیطان سے رکھیگا احتراز
ساجد اللہ ہونگے سرفراز

ناصرون کو اپنے سمجھیگا عزیز
ہوگی اوس سے باطل و حق مین تمیز

اہل مکہ نے لکھا اسے ذی شعور
پائیگا کس نسل طاہر سے ظہور

شان رب سے کہدیا کاہن نے صاف
جو ہے نسل طیب عبد مناف

جب وطن پہونچا کہا مکہ کا شہر
پاک و طیب مولد یکتائے دہر

ہوگا سرور اوسکا جو نیکو شعار
خوف کیا اوسکو وہ ہوگا رستگار

بیان عقد عبد المناف با عاتکہ و ولادت ہاشم و چند فضائل الیشان

الغرض ای اہل دین با صد صلاح
عاتکہ سے جب ہوا اونکا نکاح

شاد و خوش تھے اقربا سب ہمدگر
فضل خالق سے ہوا آباد گھر

پائے جسد ہم بلبل و گل ایک جا
بارور نخل تمنا تب ہوا

[illegible] بطن طیب مین ہو نور
ہوگا اوسکا صلب ہاشم مین ظہور

نو مہینے خیر سے گذرے کہین
جلوہ گر ہو مہر سے مہ جبین

عاتکہ سے الغرض پیدا ہوئے
دیکھکر چھوٹے بڑے شیدا ہوئے

گود مان کی جسگھڑی آباد کی
دھوم تھی ہر سو مبارکباد کی

عورتین ہر وقت گھیرے رہتی تھین
دمبدم لیکر بلائین کہتی تھین

آئینہ تک اوسکے رخ سے ماند ہے
ماہ بلکہ چودھوین کا چاند ہے

جب ہوئے سن مین سوا اتنے بڑے
باعث فضل خدا اتنے بڑے

رخ پہ دو گیسو بصد تجمل سے تھے
مثل گیسو ہائے اسمٰعیل تھے

اوس سے ساطع تھا جو نور احمدی
کہتے تھے سب ہے یہ شان ایزدی

کس جگہ اذکا نہ وان مذکور تھا
تا فلک عکس رخ پرنور تھا

کرتے تھے جب جانب مسجد گذر
ہوتی تھی ہر ایک کی خیرہ نظر

یاد آجاتے تھے شعلے طور کے ۔ تا فلک جاتے تھے لکّے نور کے
سرد آہین دشمن رب بھرتے تھے ۔ اہل مکہ سب تعجب کرتے تھے
حاسدون کے دل حسد سے تھے بھرے ۔ کاہنون مین ہمہ گر تھے شور سے
سب بیان کرتے تھے اوصاف نبی ۔ علم و فضل و عدل انصاف نبی
کاہنون مین جو نہ در پر آتے تھے ۔ مضطرب ہو کر وہ باہر آتے تھے
جو قبائل تھے عرب کے جابجا ۔ آئے مکے مین بڑا مجمع ہوا
دھیان تھا کیا گھر مین خلوت کیجیے ۔ چلکے ہاشم کی زیارت کیجیے
بت رہ اسلام کے جویا ہوئے ۔ قدرت اللہ سے گویا ہوئے
تھا پسند انکو جو حضرت کا بیان ۔ کرتے تھے اونکی فضیلت کا بیان
کردہ گذرے جانب سنگ و کلوخ ۔ دی ندا اسرایک نے باصد رسوخ
مژدۂ اکرام و عزت ہو جیو ۔ تمکو اے ہاشم بشارت ہو جیو
ہر زیادہ دمبدم فضل الٰہ ۔ تیری ذریت سے ہین طالع رسا
ہوگا اوس سے اک پسر خیر البشر ۔ ہے اوسے کا نور تجھسے جلوہ گر
خاصۂ رب بہترین سروران ۔ ہے محمد خاصۂ پیغمبران
جانب ظلمت اگر جاتے تھے وہ ۔ روشنی چلون طرف پاتے تھے وہ
ایکدن عبد المناف خوش صفات ۔ کہتے تھے ہاشم سے ہنگام وفات
اے پسر ہم تمسے رخصت ہوتے ہین ۔ راہئے گلزار جنت ہوتے ہین
باپ کو ممنون احسان کیجیے ۔ اس طرح پر عہد و پیمان کیجیے
جو زنان مسلمہ ہون صالحہ ۔ عقد سے تیرے وہ پائین مرتبہ
جو رحم ہون پاک و طیب اے پسر ۔ اوسمین ہو نور الٰہی جلوہ گر
حکم اونکا گوش دل سے سن لیا ۔ باپ سے اقرار ہاشم نے کیا
آئے اکثر بادشاہون کے پیام ۔ اور تھے بعد پیغام [illegible] سلام
مال و زر بیجا بہت باصد صلاح ۔ تا کرین ہم اونکی دختر سے نکاح

کہتے ہیں سب ہاشم ذیشان غیور
آتے تھے ہر روز کعبے میں حضور

باحضور قلب کرکے دلکو صاف
کرتے تھے وان سات دن دنکا طواف

تھے نہ غافل رتبہائے کعبہ سے
تھے لپٹتے پردہائے کعبہ سے

جو کوئی بہر ملاقات آتا تھا
اونکی صحبت میں وہ راحت پاتا تھا

بارہا ہو کونکی دعوت کرتے تھے
میہمانونکی ضیافت کرتے تھے

گر کوئی آیا برہنہ اونکے پاس
بے تامل اوسکو پہنایا لباس

گرسنہ کو گر کہلاتے تھے طعام
تشنہ لب کو دیتے تھے پانی کا جام

قرضداروں کا ادا کرتے تھے قرض
جانتے تھے دعوت درویش فرض

استقدر تھی بخشش و شفقت پسند
ہاتھ دہو اور دیہ در کرتے بند

یون کرم کا عقدہ تازہ کھلا
تھا سخی کا سب پہ دروازہ کھلا

کون ایسا تھا جو وان آتا نہ تھا
ہر کوئی محروم پھر جاتا نہ تھا

گر ولیمہ کا وہ سامان کرتے تھے
تب کشادہ خوان احسان کرتے تھے

سیر ہوکے کہاتے تھے سب خاص و عام
اور بچ رہتا تھا کہانیسے طعام

تھا یہ آئین موجب حکم حضور
جو بچے کہائیں اوسے وحش و طیور

بادشاہ اہل مکہ تھے جناب
تابع فرمان تھے سارے شیخ و شباب

راحتیں اوسنے میان پاس تئیں
کنجیاں کعبے کی اونکے پاس تھیں

ہر طرح سبکی خبر وہ لیتے تھے
آب زمزم حاجیون کو دیتے تھے

سب یہ اونکی نیکیون کا تھا صلا
عمدہ کعبے کی حجابت کا ملا

الغرض کعبے کے جتنے کام تھے
مہتمم اونکے یہ نیک انجام تھے

جو نشان فخر رکھتے تھے نزار
پاس اونکے وہ علم تھا برقرار

پاس اسمٰعیل کے تھی جو کمان
زیب دوش اونکی لئی تھی بیگمان

پھر ابراہیم پیراہن جو تھا
بعد اونکے انکو ورثے میں ملا

ہاشم ذیشان تھی نور العین شیث
پہونچی ورثے میں انہیں نعلین شیث

پھر قدرت ہو نشان داوری
خلق کی حاجت روائی کرتے تھے
چاند ذیحج کا جو ہوتا تھا طلوع
اونکے باعث سبکے رہتی تہنی تھے
کہتے تھے ای مردمان ارض پاک
فکر راحت اپنی خاطر چاہیئے
تم وہ ہو جنکو خدانے دی امان
گرد بیت اللہ رکھتے ہو مکان
گر یہان آئے کوئی پیر وجوان
موسم حج ہو سو حاجی آئینگے
ہین وہ مہمان خداوند غفور
کعبہ انکا تمہین نعمت ہر ایک
جب مکان دور سے آئین وہ یہان
جب قریب آئین وہ راہ دور سے
تم اگر اونکی نہ یان کام آئینگے
آئے ہین اس شکل سے سب دیکھو
ایسی حالت پر ہمین لازم ہو رحم
ہین محق تعظیم اور تکریم کے
اونکے پاس جا جہان دیکھو
الغرض ہاشم کی سن سبکے کلام
جو قریشون مین غنی تھے اور کریم
خادم ہر کرم چالاک وچست
مستعد سے جو ہر سو رہتے تھے

ہاتھ آئی نوح کی انگشتری
رات دن مشکل کشائی کرتی تھی
کرتے تھی پند و نصایح تب شروع
جمع کرکے سبکو خطبہ پڑھتے تھے
ایکدن تم سبکو یان ہونا ہو خاک
زادرہ پھر مسافر چاہیے
چاہیئے ہر دل کو رکھو شادمان
کہتے پایا رتبہ ہمسائگان
جانو تم سب لوگ اپنا میہمان
مومن ودیندار حاجی آئینگے
اونکی کرنا ہو خاطر مہمان ضرور
اس کرامت کے لئے مخصوص ہو
چاہیے تم سبکو پاس میہمان
تم نہو غافل ہر اک رنجور سے
اس طرح اسحاوہ راحت پائینگے
گرد آلودہ حزین ژولیدہ مو
اونکی غربت پر ہمین لازم ہو رحم
لطف ورحمت ہدیہ تسلیم کے
تم گرامی ہو خدا کے روبرو
ہوتا تھا باین ملکہ انتظام
کرتے تھے حاضر زر ومال عظیم
حوضہائے پوست کرتی تھی درست
آب زمزم سے وہ مملو رہتے تھے

تا نہ مرجے پیاس سے حاجی کہین
اسطرح اون سب کی دعوت ہوتی تہی
تہی یہہ سامان عہد خوش اوقات مین
اک برس کعبے مین حسب اتفاق
ناگہان ایام حج آئے قریب
ہاشم ذیشان نے خود سامان کیا
ساربان جب لی گیا بہر شام
قیمت اونکی اس طرح تقسیم کی
مطمئن فاقون مین خلقت ہوگئی
تہا جو نجاشی حبش کا بادشاہ
اور قیصر بادشاہ روم تہا
بہیجی اون دونون کو جب انکی خبر
اپنی عز و جاہ کی پروانہ کے
دختر ون سے اونکی فرمائین جو عقد
کاہنون اور عالمون سے تہا سنا
کی نظا سر اسمین تہی دولت حصول
الغرض آپس مین کر کے مشورے
دولت اولاد کو خالق نے دی
اک اسد فرزند تہا اور اک عمر
یون لکہا ہے دختر ین بھی چار تہین
ایک سے تہا اک خلا دہ نیک خو
تہا جبین پاک ہاشم مین وہ نور
کہتے تہے ہاشم تجہ کو ہے جب

جا بجا سیراب راحت سے رہین
روز ہفتم سے ضیافت ہوتی تہی
کہانا جاتا تہا منا عرفات مین
قحط سے تہی زندگی ہر اک کو شاق
مفلسی سے حال تہا سبکا عجیب
بیچے کا اونٹون کے فرمان دیا
بہر خرج حاجیان بہیجے تمام
اپنی خاطر قوت یکشب بہی نہ لی
ہمت ہاشم کی شہرت ہوگئی
ملک گیر و صاحب فوج و سپاہ
ایک حاکم سب جہان محکوم تہا
چاہی رسم و راہ بہیجے نامہ بر
اس سوا کچہہ اور استدعا نکی
نور رب ذوالمنن ہو مہر نقد
صلب ہاشم میں ہے نور مصطفیٰ
کی نہ ہاشم نے کوئی نسبت قبول
ایک دختر کی نجیب قوم سے
پر تمنائی دلی پوری نہ کی
اک صفی لخت جگر تہا اک نضر
صاحب عفت نکو اطوار تہین
اور صعوب و رقیہ ماہر
اور صلبون مین نہ فرمایا ظہور
گو کہ فرزند خالق نے عطا

کیا مشیت اور کیا اسرار ہے / کیا کہون کیا مرضیِ غفار ہے
کس سبب سے دل حزین ہوتا نہین / منتقل نور جبین ہوتا نہین
ایک شب کو کر کے کعبے کا طواف / کی دعا اس طور سے باقلب صاف
یا الٰہی ہو عطا ایسا پسر / جس مین ہو نور پیمبر جلوہ گر
کہہ کے یہ تا دیر وہ روتے رہے / رنج و غم مین جان کو کھوتے رہے

ذکر خواب ہاشم

یک بیک فضل خدا کیا ہو گئے / سو گئے باب اجابت وا ہوئے
خواب مین آواز ہاتف کی سنی / کہہ رہا ہی جانب رب سے کوئی
فکر کیا ہی غم نہ اتنا کیجیے / خواستگاری بہر سلمیٰ کیجیے
ادستعد رمنفتون داور کون ہے / عورتون مین اوس سے بہتر کون ہے
پاک و پاکیزہ گناہون سے بری / ہو چکے اوس مہ جبین کے مشتری
اوس سے پیدا ہوگا اک نور نظر / جس سے ہو نور الٰہی جلوہ گر
حامی خرد و کلان کا جد وہ ہی / سید پیغمبران کا جد وہ ہی
عالم رویا سے اوٹھی جب جناب / اپنے بھائی سے کہا احوال خواب
مطلب نے تب جواب اونکو دیا / نام جسکا آپ نے اسدم لیا
ہی عزیزان بنی نجار سے / پاک باطن رحمت غفار سے
عفت و عصمت مین وہ مشہور ہے / ثانی بلقیس فخر حور ہے
جانب رب سے نجابت پائی ہے / قوم نے اوسکی شرافت پائی ہے
یہ نسب مین اوس سے بھی افضل ہین آپ / حسن مین اور شان مین اول ہین آپ
آرزو بھی اسکی ہی شاہ روم کو / اوسکی دختر آپ سے منسوب ہو
گر یہ نسبت آپکو منظور ہے / کیا یہان سے شہر یثرب دور ہے
منکشف حال طبیعت کیجیے / مجھکو جانے کی اجازت دیجیے
اوسکے استقبال کو آگے بڑھون / مین تمہارے واسطے خطبہ پڑھون
بولے ہاشم اے غیور ابن غیور / صاحب حاجت کا جانا ہے ضرور

ہو ارادہ ہر طرح ہو فائدا
ساتھ لیکر تحفہ نکوانجام کو
آشکارا شان باری اٹھئے
کر چکی جب مشورہ باہمدگر
سارے فرزندان غم خوش سیر
مطلب سب بندۂ اللہ تھے
تھا محق رحمت رب قافلہ
جو مدینی میں بنائے تھی مکان
انکا جب نور جبین ساطع ہوا
کون آیا حجت دین مبین
نکلے باہر یک بیک گھبرا کے سب
پوچھا آیا ہے کہان سے قافلہ
گوہر اک ہے صاحب حسن وجمال
پر جو ذیشان مطلع انوار ہے
تم حسینون مین زیادہ ہے حسین
ہے یقینی با شرف اہل کمال
کیا جبین کو نور خالق نے دیا
کہکے یہہ ہر ایک حیرت مین رہا
اے جوان ہم اہل بیت اللہ ہین
ہم ہین فرزند لوی کے نامدار
جو جوان ہے حامل نور مبین
ہے برادر ہاشم عبد المناف
چاہئے زن خاص باری کے لئے

اک سفر مین دہر سے مطلب ہوئے وا
جا کے ان مین بہر تجارت شام کو
عرض رہ مین خواستگاری کیجئے
ہو گیا طیار سامان سفر
ساتھ ہاشم کی چلی باکرّ و فر
مطلب بھی بھائی کے ہمراہ تھے
داخل یثرب ہوا جب قافلہ
سب بنی نجار رہتے تھے وہان
بولے سب خورشید کیا طالع ہوا
نور سے کوئی مکان خالی نہین
آگئے نزد ہاشم عالی نسب
ہے نہایت عز و شان سے قافلہ
تا نے خورشید اور ماہ کمال
کیا تمہارا کاروان سالار ہے
آجتک ایسا جوان دیکھا نہین
کس ترقی پر ہے خورشید جمال
یک بیک سارا جہان روشن کیا
مطلب نے در جواب اونکے کہا
ماہ و خورشید سپہر جاہ ہین
حسن کا دولہا مطلب عالی تبار
آفتاب اوج حشمت مہ جبین
فرد مابین عرب بے اختلاف
آئے ہین ہم خواستگاری کے لئے

جو یہان ہین بادشہ اطراف کے
بات یہہ منظور ہاشم کو نہین
مکے سی تشریف اقدس لائی ہین
اوس جماعت مین پدر سلمی کا تہا
شکل ہاشم دیکہکر عاشق ہوا
مطلب سے کی یہہ اوسنی قیل وقال
عزت و فخر و فتوت مین ہو فرد
باکرم ہو ہاتہہ آیا ہے شرف
مطلبہ ایسے جس کریمہ کا پڑھا
مالک اپنی نفس کی ہو ذی وقار
قوم کی ہین جو اکابر عورتین
ساتہ اونکی کل سے اہم مرد سخی
کرنہ رہنے مین تکلف کیجیے
ہمسی مشمول عنایت ہوگی تم
شوق مین اوسکے نہ گہر آئی قرار
پہر طالب یون کرم فرمایئے
مطلب بولے کہ ہاشم نام ہی
طالب [illegible] ذیشان ہو وہی
ذی شرف ذی مرتبہ ذیجاہ ہے
والد سلمی نی خوش ہوکر کہا
کیون نہ چہاہ ایسی نسبت ہی پسند
اوس طرف [illegible] طبیعت ہو سوا
ایسی [illegible] اوسہا دیکا نہ

چاہیے مین اپنی دختر دین اسے
غیر سلمی کی تہین رغبت کہین
اوسکی خواہش مین یہان تک آئی ہین
مطلب نی جو کہا وہ سب سنا
دل سے محو قدرت خالق ہوا
تم ہو بیشک صاحب جاہ و جلال
ہمت و جود و سخاوت مین ہو فرد
تمسے ہون کی تذکرے ہین ہر طرف
دختر اس احقر کی ہی وہ مہ لقا
بالغہ ہی خود اوسے ہی اختیار
پائی ہین خالق سے برتر ہمتین
ہو نہی قعقاع کے جانب گیے
شوق سے اس جا توقف کیجیے
فیض پایان کرامت ہو گیے تم
وان کی جانی مین ہی تمکو اختیار
کون تم دونون مین ہی بتلا دیے
مہر طلعت صاحب اکرام ہی
صاحب نور درخشان ہی وہی
شمع دین مصباح بیت اللہ ہی
جبہہ ہی فضل خدا مہر خدا
اسکے باعث سے ہوا رتبہ بلند
اونکی رغبت سی بہی رغبت ہی سوا
جاونگا اوس پاس مین تم سبکی ساتہ

روز اس احقر کی دعوت کیجئی
میرے گہر کو رشک جنت کیجئی

کہکے یہہ ہمراہ اپنے لایا اونہین
خاطرین کین پاس ٹہلایا اونہین

بی تامل حکم مطبخ مین دیا
خادمون نی نحر اونٹون کو کیا

جب مرتب خوان نعمت کی ہوئی
دہوم سی سامان ضیافت کی ہوئی

اونکی شوکت کی تہی ہرجا خبری
ساکن یثرب زیارت کو گئے

دیکہنی آیا قبیلہ اوس کا
اور مجمع قوم خزرج کا ہوا

نور ہاشم راہبون نی دیکہا جب
ہوگیا تیرہ جہان نظرون مین سب

وصف نور شاہ خوش اوقات مین
اس طرح سی تہا پڑہا توریت مین

جب رئیس مکہ مین آئے وہ نور
ہو یقینی ہے پیمبر کا ظہور

غم ہوا اوسکی علامت دیکہکر
روئی شکل مہر طلعت دیکہکر

تب کیا ہر اک یہودی نے سوال
کیون ہو گریان کیا ہوئی وجہ ملال

بولی راہب کچہ نہ پوچہو کیا کہین
کیون نہ رو وین ایسی صدمی جب سہین

پایا ہی جو حضرت ہاشم نے نور
ہوگا ایسے شخص کا اوس سے ظہور

نی یہودی نے نصاری سے ڈرے
سب جہان مین خوب خونریزی کری

ہونگے انصار و مہاجر اسکے ساتہ
ہر جگہ فتح و ظفر آنے کی ہاتہ

جب وہ گویا بادل بریان ہوئے
سب یہودی ہی بہت گریان ہوئے

اس طرح بغض و حسد کی جگہ
کینہ ہاشم کو دل مین دی جگہ

قصد تہا کیون ہو ظہور مصطفی
لیجئے اطفای نور مصطفی

الغرض روز دگر جب دم ہوا
جلوہ گر تب نیر اعظم ہوا

لیلی شب جو نا امید تہا
داغ مجنون کی طرح خورشید تہا

حفظ خالق حامی مخلوقون کا تہا
عاشقونکو دہیان معشوقون کا تہا

مضطرب دل ہجر سلمی مین رہا
صبح کی ہوتی ہی ہاشم نے کہا

جو مرے اصحاب اور انصار ہین
جان نثار و اشجع و جرار ہین

جلد چلنے کے لیئے طیار ہون | جب مسلح ہو چکین اسوار ہون
حافظ لشکر خردمندی ہوئی | سب جوانون مین کمربندی ہوئی
تھا وحید عصر ہر اک صف شکن | جامہای فاخرہ تھی زیب تن
خود سر تھے ہمسر تاج شرف | دبدبہ اور رعب چھایا ہر طرف
فتح کو تاکید تھی امداد کی | ہر جوان پہنی زرہ فولاد کی
واہ کیا اجلال کیا اقبال تھا | رستم دستان بسان زال تھا
حامل رایت کے دیکھو اوج کو | سب مین رفعت دی نشان فوج کو
غل ہوا ابر کرم کا ہے علم | سپہ سالار ذیحشم کا ہے علم
فوج مین ہاشم ذیقدر ہے | جلوہ گر یا بین انجم بدر ہے
گفتگو یون اپنے ہمجولیون مین ہے | شمع نور پاک پروانون مین ہے
دھوم وحشت دلوہ اور دھڑکن مین ہے | آفتاب اوج دین ذرون مین ہے
اس تزک سے جب عرب راہی ہوئے | جانب بازار سب راہی ہوئے
کس قدر مسعود و مبارک تھا وہ یوم | والد سلمی بھی تھا ہمراہ قوم
بغض و کینہ سے اوٹھاتی تھے نہ ہاتھ | اک جماعت تھی یہودون کی بھی ساتھ
رہتی تھے جس جا بنی قینقاع سب | اوس طرف جاتی تھے وہ عالی نسب
پہونچی جب بازار مین باعز و شان | جمع بھر سیر تھے خرد و کلان
ہوتی جون جون آمد لشکر کی دھوم | بڑھتا جاتا اور خلقت کا ہجوم
دیکھا ہاشم کا جو ہین نور جمال | پایا تب نوع دگر اون سبکا حال
جو وہان تھا ایسے بس کھو گیا | جس نے دیکھا اوسکو سکتا ہو گیا
خوف کھایا نام سے ہر ایک نے | ہاتھ اوٹھایا کام سے ہر ایک نے
اون کی آنکی جو خبرین پائی تھین | عورتین تک دیکھنی کو آئی تھین
اک طرف یہودیون کا تھا گروہ | اونمین سلمی بھی تھی باشان و شکوہ
دیکھکر رعب و جلال ہاشمی | تھی کھڑی محو جمال ہاشمی

سچ کہا ہی دل سے دل کو راہ ہی
ناگہان آیا وہان اوسکا پدر
تیری خاطر ایک مژدہ لائے ہین
اس طرح کا امر ہی اے رشک حور
جای فرحت اور محل عشرت کا ہی
بولی سلمی کیا بشارت ہی جناب
یہ جو ماہ برج رفعت آیا ہے
کہتا ہی وہ مجہکو فرزندی مین لو
لوگ اوسکو کان عفت کہتی ہین
کچہہ جواب اُسکا نہ سلمی نی دیا
گو نہ وان انکار او ر اقرار تہا
یون ہوا ثابت نہ فحواے کلام
ہو رہی تہے وان تو نسبت کے سخن
یان اوترنے کی لئے سامان کیا
ہر محل موقع سے باسعے تمام
تابع فرمان تہے کیا کیا منتظم
قول تہا ہر خادم درگاہ کا
ناقہ وہ حاضر کیا سنکے صدا
کام پر ہر ایک آمادہ ہوا
دور سرخی تہا زمین سے تا فلک
شان خالق نے عطا جلوے کئے
آگے خیمہ مین کیا جدم مقام
سوچ تہی کس درجہ سے پائی مین

مہر کا ممنون احسان ماہ ہے
اور کہا اے بخت دل نور نظر
ہم تجہی دینے بشارت آئے ہین
ہر دل ہو مورث عیش و سرور
باعث شادی سبب بہجت کا ہی
اوسکے والد نی کیا اوسدم خطاب
آفتاب اوج عزت آیا ہے
جو مراد دل ہماری ہے وہ دو
منبع جود و سخاوت کہتے ہین
باعث شرم و حیا سر خم کیا
مدعاے دل مگر اظہار تہا
راضی و خوشنود ہی وہ لالہ فام
اقربا مین اوس قرابت کی سخن
ہاشم ذیجاہ نی فرمان دیا
خیمہ برپا ہو کرینگے ہم مقام
آئے سب فراش دوڑے مہتمم
سرخ خیمہ لائیے نوشاہ کا
جسپہ تہا ابریشمی خیمہ لدا
خیمہ اک جانب کو استادہ ہوا
جسکے پرتو سے شفق ہے آجتک
دور مین برپا سراپردے کئے
مجتمع تہے گرد بازاری تمام
پوچہتے تہے کہ ان مین کیون آئی ہین

جب ہوئی ساری حقیقت منکشف
چل گئے نار حسد سے ناخلف

جنکو تھا منظور رہیسے ہو نکاح
انکا آنا اونکو تھا غیر صلاح

منفرد تھی حسن و خوبی مین وہ ماہ
تھی تمنا ہو ہمین سے رسم و راہ

عفت و عصمت مین تھی یکتائی دہر
طالب و خواہان بدل تھی اہل شہر

مشورے تھے بات ایسی کیجئے
ہاشم و خدیجہ کو زک دیجئے

دیکھکر وہ نور حیران ہو گئے
سب یہودی دشمن جان ہو گئے

بھکانا شیطان کا سلمیٰ کو

چاہا شیطان نے نہ عرصا کیجیے
چل کے وان سلمیٰ کو اغوا کیجیے

تھے یہودان مین کون اوسکا نظیر
آیا وان یکبار بنکر مرد پیر

کہہ دیا سلمیٰ سے کیا با صد ادب
مجھکو صادق جانتے ہین سب عرب

ہون نہ قریب مرگ ہی خوف الاہ
یار ہاشم ہون تمہارا خیر خواہ

اسلئے آیا ہون ای عفت مآب
خدمت اقدس سے ہو کر فیضیاب

تمکو امر واقعی سے دون خبر
خوش نہیں ہو مجھسے خالق جن و بشر

گرچہ ہاشم رکھتا ہی حسن و جمال
شوکت ظاہر پہ نازان ہی کمال

گو کیا اللہ نے ذیشان اُسے
ہی بہت کم رغبت نسوان اُسے

گر کسی زن نے کیا عہد وفا
لی نہ الفت دو مہینے سے سوا

ایکدن گر وصل ہی برسون فراق
عورتین گو کین بہت پر دی طلاق

بارہا ہم کر چکی ہین امتحان
ہی بہت پر خوف و ترسان جہان

جو جری ہین کیا اونہین دہشت سے کام
بھولی سے خوابگاہ مین رکھا نہ گام

بولی سلمیٰ ای ضعیف ناتوان
بر است او رسیج ہی اگر تیرا بیان

کون ایسے شخص سے رکھیگا کام
صبح کو او تھکر نہ لیگا کوئی نام

وہ اگر بھر دی زراہ خود سری
سیم و زر سے قلعہای خیبری

اسطرف حاشا نہ ہو رغبت کرون
ہمسخا اوس سے اگر نفرت کرون

یہہ سخن جب دم سنا رخصت ہوا
سمجھا کچھ کچھ تو بر آیا مدعا

اور صورت کا مصاحب پھر بنا
خیمہ ہاشم سے اوسکے گھر گیا

بولی سلمی ایجوان تو کون ہے
تو من باشعر و شان تو کون ہے

بولا عبد ہے خطا اللہ سکا
ہون مصاحب ہاشم ذیجاہ کا

کہکے یہہ اوسنے وہی افسون پڑھا
پھر سلمی اور بھی غصے بھرے

ہوکے رخصت پھر نیا شخص سوم
بولی سلمی خیر ہے ہو کون تم

عرض کی آیا ہے ہاشم کا رفیق
بھایا مجھکو آپکی گھر کا طریق

کہہ گیا تھا جو اعادہ وہ کیا
افترا کرکی اوسے گھر کا دیا

پھر مرخص ہوکے بیخوف و ہراس
آیا دانشے والد سلمی کے پاس

شکل مین تھا مرد ثالث کی طرح
تا مبدل غم سے ہو عیش و فرح

جس سے سلمی کو کیا تھا ناشکیب
سب وہی باتین کہین باصد فریب

سوچی یہہ بہتان باندہی مین نے
اوٹھکے دانشہ پاس دختر کے گئے

دیکھا بیٹھی ہی وہ غمگین و ملول
باد صرصر سے خزان ہو جیسی پھول

پوچھا اوس سے کس لئے محزون ہی
چشم میگون آج کیون پرخون ہوئی

کیا سبب کیون رنج و غم کا ہی وفور
آج ہی ہنگام شادی و سرور

جسکو حاصل عزت جاوید ہو
زندگی سے کیون وہ نا امید ہو

جو سنا تھا سب وہ سلمی نے کہا
ہنسکے عبد رب یکتا نے کہا

سو جو تو کیا کہتی ہو ایسا نہین
امر انجین سے کوئی حاشا نہین

باخدا ہی عالم نیکو عمل
اوسکا ہی جود و کرم ضرب المثل

وجہ لقب ہاشم

اچھے سے اچھا وہ منگواتا ہی گوشت
اپنی مہمانون کو کہلواتا ہی گوشت

گر لقب معطی مکرم ہو گیا
مہربانی کا نام ہاشم ہو گیا

اوسکی شفقت سے گدا ہین بہرہ ور
[illegible]

جا بجا کیا شجاعت مین ہے نام
حسن و خوبی اور مروت ہی ہے ختم
دخل کیا اون عیب کا بہتان تھا
قصہ کوتہ جبکہ گذرا اتھم کا روز
دیکھکر نور جبین ذی وقار
بھیجا بعناصر زبانی اس طرح
فضل رب ہے شکر باری کیجیے
مہر مین جو جو کرین تم سے طلب
چاہیے خاطر ہمارے باپ کے
قلب کی حاجت نہین ہے بخشش و کرم
الغرض ترحمہ تر گذرا گئی رات ہوئی
گنج درہم دیکھا جب ماہتاب
آئی ہاشم والد سلمیٰ لے پاس
داخل خیمہ ہوئے با عز و شان
عرش سے کم تھی نہ کرسی قدر مین
تھا نہ ہاشم سا کوئی اوس جا حسین
نور کی جلوے نہ کم رفعت مین تھے
دیکھکر صورت گویا نقشے ہوئے
کی زیارت خواہ بد یا نیک نے
مطلب نی جگہڑی دیکھا یہ حال
بولے تب اے حاضرین انجمن
ہم ہین بیشک خو کرامت ذی شرف
مین محق مہر رب ذو الکرام

جرات شان و بسالت مین ہے نام
خوش زبانی اور خوشخوئی ہے ختم
جسنے بد اوسکو کہا شیطان تھا
پھر نظر آیا وہ مہر دل فروز
ہوگئی وہ ماہ سیما بیقرار
بی تمہارے چین آئے کس طرح
میری فرد اخواستگاری کیجیے
کیجیو منظور اوسے اے خاص رب
ہم مدد اوسمین کرین گے آپ کی
مال جو درکار ہوگا دینگے ہم
صبح عشرت آئی مہر رب ہوئی
مخزن دینار لایا آفتاب
ساتھ تھے سب اقربائی حق شناس
ہوگئے کیا کیا مکین زیب مکان
مسند آرا سب کو پایا صدر مین
اختر اقبال تھا نور جبین
سب بشکل آئینہ حیرت مین تھے
محو تھے بس ٹکٹکی باندھی ہوئے
اوس طرف سے منھ نہ پھیرا ایک نے
ہے مہر اک خرد و کلان محو جمال
ہے یہ ہمپر فضل رب ذو المنن
مثل اسمعیل ہر دم سر بکف
بلکہ مولد ساکن بیت الحرام

ہم ہین اولاد لوٴتے خوش بیان
ہم ہین فرزندان غالب بیگمان

عرتھے اپنے عرب مین کم نہین
ہم نسب مین اور حسب مین کم نہین

یہہ تو سب پر ہی عیان پنہان نہین
اس سے واقف کونسا انسان نہین

یہہ شرف مخصوص ہی اپنے لئے
نور احمد کے سبب رتبے دئے

یعنی وہ نور محمد پاک وصاف
آیا آدم سے جو تا عبدالمناف

ونسے بس میرے برادر کو ملا
ہاشم مقبول داور کو ملا

اب خدا نے بہیجا تم سب کی طرف
وہ کرو تدبیر حاصل ہو شرف

ہاشم ذیجاہ کو لائے ہین ہم
خواستگاری کے لئے آئے ہین ہم

نیک ہو قسمت نہ کیونکر آپکی
ہوگئی مقبول دختر آپکی

جب مخاطب ہو چکا انکو خطاب
والد سلمیٰ نے فرمایا جواب

تمنے فرمائی یہہ کلمے کام کے
مستحق تہنیت اکرام کے

دونون جانب لطف شادی ہی حصول
ہی ہمین یہہ آپکا خطبہ قبول

دل سے تصدیق نجابت ہمنے کی
آپکی دعوت اجابت ہمنے کی

عم سلمیٰ نے کہا پھر ای فہیم
چاہئے تعمیل آئین قدیم

گو اِدہر سے کچھہ نہین تکرار ہی
ہان مگر مہر گران درکار ہی

فکر کا ہین بحر احسان کے لئے
ہی مقدم امر ذیشان کے لئے

مطلب کہنے لگے ای نیکخو
ہی بجا جو آپنے کی گفتگو

رب یکتا نے دئے رتبے تمہین
بہیجتے ہین جاکے سو نافے تمہین

ہی گواہ منصفی شان الاہ
سرخ مو سب سو ہونگی اور آنکہین سیاہ

وسوسہ دلانا ابلیس کا بابت مہر کے

حاضر محفل جو تہا باصد وقار
سنکے یہہ ابلیس رو بازار زار

جلد اوس جا سے اوٹہا باصد ہراس
بولا جاکے والد سلمیٰ کے پاس

ماننے کا کیون ارادہ کیجئے
مہر کو اوسکے زیادہ کیجئے

جب کہا اُسنے یہ سب جلے ربرو — والد سلمی نے تب کی گفتگو
ای عزیزان قصہ ذیوقار — کیون کیا نا منصفی کو اختیار
صدر کو لازم ہے عزت صدر کی — کچہ نہ سنتے قدر رشک بدر کی
گو کسی شہر کی نہین مجہکو ہوس — میری دختر کیا اسی لائق ہی بس
جب یہ سنا سب نی کلام خوش صفت — مطلب کہنے لگے اوسدم یہ بات
تہا یہ پاس رتبہ ماہ شرف — آئی مکی سی مدینے کی طرف
تو طلا بہی اسقدر ای ذیوقار — وزن ہو سونیکا مثقالین ہزار
پہر اشارہ یسے کہا ابلیس سے — بی محل پہر گز نہ راضی ہو سب جیسے
او سطرف سی پہر کہا ای پاکدین — ہدیہ ہی حق مین یہ کی بہتر نہین
بولی اک خریدار عنبر لیجئے — ہدیہ اگہم پذیرا کیجئے
ہو سجے کیون اسطرف سی نا امید — لیجئے دس جامہ مہری سفید
اور دس جامی عراقی دینکے ہمسر — آپکا ہردم رہے لطف و کرم
پہر کہا شیطان نے راضی نہو — کیا قباحت ہی اضافیسکو کہو
او سکی کہنے سے ہوئی سلمان نئے — یون کہا پہر اتبو نزدیک آگئے
اپنی احسان مین نہ حجت کیجئے — ہی یہ انسب پہر کرامت کیجئے
مطلب نے یون سخن اوسدم کئی — لو کنیزین پانچ خدمت کی سے لئے
جب نہ ابلیس لعین چپکا رہا — باپ نی سلمی کی پہر اوسنے کہا
بس قدر دو گی کہان وہ جائیگا — باز پس ہو کر تمہین تک آئیگا
مطلب نی یہ کلام اوسدم کیا — مشک بہی دینگی تمہین دس اوقیا
اور لو پیچ اوقیا کافور بہی — آپکی منظور ہے ہمکو خوشی
دیکہی وسواس پہر شیطان ہوا — والد سلمی بہت حیران ہوا
سو جہکر بولا کہ یہ ابلیس ہے — مفسدہ مکار و پر تلبیس ہے
دور ہو یان سی یہ پیر بد سرشت — اسکی باعث سی ہوی افعال زشت

ہی مثل مردیکو یون زنده کیا — مجکو اس مجلس مین شرمنده کیا
جو جو حاضر تھے دل افسرده ہوے — مطلب ہی اوس سی آزرده ہوے
الغرض اسطرح رفع شد کیا — سب کی خیمے سی اوسی باہر گیا
ساتھ اوسکی جو یہودی آئی تھی — باغم واندوه سب باہر گئے
تھا یہودن کا جو حاضر سرگروه — دل مین سوچا مٹ گیا جاه شکوه
زخم دل ہی غم سے الاحیف ہے — سب کو ذلت سی نکالا حیف ہے
اسکو ہی تدبیر ایسی کیجیے — ہاشم ذیجاه کو زک دیجیے
دوڑ آیا والد سلمی کے پاس — اور کہا بر جا رکھو اپنی حواس
چاہتی ہمکو پاس مرد پیر — ہی حکیم و عالم روشن ضمیر
اپنی ہاتھون رنج و غم سہتی ہو تم — حیف ہی اس شیطان اوسی گھٹتی ہو تم
عالمان شام سی ہی ذی شعور — ہی عجب ہو محفل اقدس سی دور
فرد ہی ده شخص مابین عراق — ہوشمند و نکو ہی اوسکا اشتیاق
اسطرح دختر نه اپنی دیجیے — اوسکی مرضی کی موافق کیجیے
یان ابھی کچھ حاجت قاضی نہین — تجھسی نسبت ہاشم راضی نہین
جن یہودونکو نکالا آپ نے — مستعد ہین جان دینے کو ہوے
یه تو سمجھا تا تھا با اندوه و یاس — اور یہودن جمع تھی خیمی کی پاس
اسطرح آپس مین کرتی تھی کلام — چاہتی ہی جنگ و جدل کا انتظام
اپنی دشمن سی نه غفلت کیجیے — ان قریشونکو نه مہلت دیجیے
الغرض وان ہو گئی سامان جنگ — بیچیا لی سی نه آیا عار و ننگ
چار سو تھی اوسطرف کو نابکار — اسطرف چالیس تھی سب نامدار
اشغل یه تھا کیا ذر بدونکو نیک سے — قصد ہی دس دس لڑین ہر ایک سے
گھینچکر تلوارین بڑه آئی یہود — کم سمجھکر انکو چڑه آئی یہود
ہو گئی ملیا ریه بہرا کہان — تھا جری ایک ایک ہمدم جہان

تھی دعا حق سی خیال حرب مین
چار سو چو رنگ ہون اک ضرب مین

کمرین باندہی اور دل کھولی ہوے
جا پڑی تلوار و نکو تولی ہوے

تھا جو سردار سپاہ اہل شر
مطلب کو پایا ادہر حملہ ور

جسطرف تھا مضطرب شیطان کھڑا
ہاشم ذیشان اودہر کو جا پڑا

برگرفتہ آن لعین را در مصاف
بر زمین زد آن بن عبد المناف

جسم شیطان پر پڑا جب عکس نور
خوف سی برپا کیا شور نشور

تہی شعاع نور برچہی سے زیاد
نعرہ بہر کی بہاگا وہ ان سی مثل باد

مطلب کی سمت جسدم کی نگاہ
دیکھا میدان مین کھڑا با غرو جاہ

سرگروہ اشقیا وہ ان تہا دو نیم
اور یہودی کشتہ شمشیر بیم

جس یہودی پر علم شمشیر کی
قتل کرنی مین نہ پہر تاخیر کی

پہونچی خیبر مین خبر جب ناگہان
اوس جگہ سی دوڑی وہ ان دتا

قتل اونہین جب ہوئی ستر نفر
مضطرب ہو ہو کی بہاگی اہل شر

اور بہی اونکی شقاوت بڑہ گئے
شاہ مرسل سی عداوت بڑہ گئی

کسقدر تہا فضل رب دو جہان
اسطرف زخمی نتہا کوئی جوان

تہا کلام ہاشم عالی جناب
آج سب ظاہر ہوئی تاویل خواب

والد سلمی جب آیا اونکی پاس
مطلب ہاشم سی تب کی التماس

ہی یہ انسب غصہ جانیدیجئے
غم سی کیون شادی مبدل کیجئے

اسطرح جب غدر کی سامان ہوے
لیکے سب کو اپنی خیمے مین گئے

کام مین تہا جوان چالاک چست
پایا اسباب و قیمہ سب درست

خوان نعمت یکبیک آنی لگے
حاضرین بزم سب کہانی لگے

پیش آئی خلق اور اکرام سے
شاد و خوش انکو کیا اطعام سے

والد سلمی گیا و نکے پاس
اور کہا ای مہجبین حق شناس

تو یہودی ہین وہ جرات کی ہی آج
دیکھی تمنی کیا شجاعت کی ہی آج

مین اگر اونسی نہ کرتا التماس
گو ہیودی تھی بہت ای نیک خو
بولی سلمی آپ کو ہے اختیار
ذکر ان باتون کا جانی دیجیئے
خوش رہی وہ خالق جن و بشر
والد سلمی بصد جاہ و حشم
اور کہا ای صاحبان عز و شان
دور سب اندوہ و کینہ کیجیئے
خاص رب ہین سالکان راہ راست
ٹھہر و کا ہین مین کوئی حجت نہین
مطلب بولی کہ ای عالی ہمم
کہکے یہ پہر جانب ہاشم پہری
جو کہا مینے تجھے منظور ہے
مطلب دل ہو گئی سبکے حصول
طرفہ آبادی مین آبادی ہوئے
عشرت فتح و ظفر ہونی لگے
جشن کا سامان قریب و دور تھا
مشک و عنبر کر کی ہاشم پر نثار
ہو چکا جسوقت عقد خوش صفات
شاد و خوش دولہا دلہن کو لیچلا
داخل سب کا مدینے مین ہوا
جب زفاف ہاشم عبد المناف
نطفہ طیب سے پایا تب قرار

آئنو نہین وہ ایک کا کرتی نہ پاس
چھوڑتی زندہ نہ ہاشم ایک کو
دشمنون کی قول کا کیا اعتبار
جب مین سیری خبر ہووہ بیچ کیجیئے
کہیا لئیموں کی ملامت سے خطر
آیا وان سے جانب اہل حرم
فضل خالق سی سدا ہو شادمان
رنج و غم سے صاف سینہ کیجیئے
دختر من ہدیہ و نذر شما ست
آپ سی کچھ لینے کی حاجت نہین
چوگنا اوس سی زیادہ دینگے ہم
اور کہا ای مہ جبین سیا لی حرمی
بولی ہاشم ہان مجھے منظور ہے
مژدہ راحت تھا ایجاب و قبول
رشک جنت محفل شادی ہوئے
دست بوسی ہمدگر ہونی لگے
والد سلمی بہت مسرور تھا
پہر لٹا یا سب کی سر پر [illegible]
اوس جگہ سی تب ہوی [illegible]
رشک بلبل گلبدن کو [illegible]
عقد کا شہرہ مدینے [illegible]
ہو چکا یا گوہر کان [illegible]
نور حضرت تھا جبین سی آشکار

نقل ہی تو آگیا رحمت عظمی ہوی
سے ترقی پر مہ اوج کمال
پائی روشن خانہ آبا در کو
مسطرف کرتی تہی وہ مہر و لندر
غروہ دست سے تہی شجر ہو لو پہیلو
پاؤن اوسکی گرفلک لینے لگی
صحن مین جیسے جسدم جاتی تہی
نور احمد ہو مبارک آپ کو
تہی یہ پیوستہ صدا شام و سحر
ہونو انبیہ دیکہکر ذی فہیم و عقل
کو عطا ہو نی تصرف کیا کیا کیا
ایک شبکو دی منادی نی ندا
وہ پیمبر خالق نی ارزانی کیا
بہترین اہل شہر و دشت سے
پیند اجسمان سی سکہی نی نستہی
نیب زی صدرت سی گذری چندروز
اسطرح گہتی سے لگے کرکے وداع
وہ امانت ہاتہ سے کی تجہکو عطا
رتبہ نور محمد کم نہین
ہی یہ ادنی سی کرامت آپکی
سب عزیز و نہین بہت ممتاز تہی
الغرض جو خاص رب تہی مومنین
آیا مجتک فضل باری ہو گیا

حامل نور نبی سے تہی ہوئے
ہے مضاعف دولت حسن و جمال
عورتین آئین مبارک باد کو
جہکتے تہی تسلیم کو دیوار و در
آسمان ہی جب زمین پر تم چلو
سنگریزی تہنیت دینے لگی
دہنے جانب سی یہ آواز آتی تہی
تہنیت دو جا کی اسکی باپ کو
السلام ای حضرت خیر البشر
ہاشم و نیجاہ سی کرتی تہی نقل
قوم سی اپنی مگر اخفا کیا
کیا عجب اسکا جواد سپہر ہو فدا
جسنے سب دنیا کو نورانی کیا
ہی ادسی کی واسطے ہر ایک شے
پہر کبہی ہاشم سی نزدیکی نہ کی
آیا رخصت کو وہ مہر دلفروز
بہر حجت چاہئی ہے اطلاع
جس سی آدم کو شرف حاصل ہوا
کوئی اس سی افضل و اکرم نہین
شیث نی پائی خلافت باپ کی
مثل آدم صاحب اعجاز تہی
اونکو ورثی مین ملا نور مبین
چشمہ فیض اوس کا جاری ہو گیا

اب ادبی سی یہ ملا رتبہ تجھے
موجب حکم خدا سونپا تجھے

ہمکو تمکو شکر یزدان چاہیے
اے عقیقہ عہد و پیمان چاہیے

راتدن اسکی حراست کیجیو
چشم اعدا سی حفاظت کیجیو

میری غیبت مین اگر پیدا ہو
جان سے بہی افضل اعلانیہ رہو

جا ہئی ہی حق و باطل مین تمیز
اپنی آنکھوں سی زیادہ ہو عزیز

مختفا باہر نہ بھیجو اسے
ہو اگر ممکن نہ دکھلانا اسے

عیش کا دنیا مین ہی اسباب کم
ہین یہان دشمن بہت احباب کم

ہین خصوصاً سب یہودی بیحیا
دشمن دین کافرون سی بہی سوا

کسقدر آمادۂ پیکار تھے
سب سی پہلی در پئے آزار تھے

اس سفر سے گر نہ پھر آئین ہم
یعنی دنیا سی سفر کرجائین ہم

کچھ قصور اسکے حفاظت مین نہو
کوتہی اسکے کرامت مین نہو

فضل رب سی جبکہ ہو عہد شباب
بھیجیو سوی حرم اے خوش خطاب

رکھیو تم اسکو چچاؤن سی نہ دور
ہین وہ پروانہ یہ ہی شمع حضور

امن کی جا خانۂ اللہ ہے
عارفون کو قرب کی درگاہ ہے

اپنی خاطر خانۂ عزت وہ ہے
ہر مومن منزل نصرت وہ ہے

آیا جب حرف جدائی درمیان
قلب نازک پر گرا کوہ گران

اسطرح بولی وہ سلمائے ملول
یہ وصیت ہی بجان و دل قبول

پھر کہون کیا مین نہ صدمہ کم ہوا
ذکر فرقت سے نہایت غم ہوا

ہے یہ میری رب عزت سی دعا
وان سی تمکو جلد یان لائے خدا

وصیت ہاشم اقارب سی

الغرض جب ہاشم مضطر چلے
اقربا کی ساتھ تب باہر چلے

وقت رخصت اسطرح سب سے کہا
ہی دو رنگی جہان صبح و مسا

ہی کبھی عشرت کبھی رنج و الم — آج تم سب سی جدا ہوتی ہین ہم

نمیکلی یہان کوچ کا ہنگام ہے — اس سحر کو قصد ملک شام ہے

ہی عدم دیش کو رہتے کہین — موت سی انسان کو چارہ نہین

آگی جاہین یا نجاہین کیا خبر — پھر کی آئین یا نہ آئین کیا خبر

صاحبو تم سب سی رخصت ہی مری — یاد رکھو جو وصیت ہی مری

ہی مناسب متفق باہم رہو — کچھ نہ رنجش ہو خوش و خرم رہو

باعث عزت ہی باہم اتفاق — موجب خواری و ذلت ہی نفاق

تسپی شاہونکو ہی نسبت کی طمع — رکھتی ہین سلطان قرابت کی طمع

کیجیو غفلت نہ اس اکرام سے — تا حقارت ہو نہ اونکے سامنے

دشمنون کی ہی یہ حسرت آرزو — پائین تم سب کی وہ عزت آبرو

چاہتی ہین فضل باری ہاتھ آ ہی — حشمت و دولت تمہاری ہاتھ آ ہی

ہی برادر مطلب میرا وصی — برخلاف اوس سی ہونا تم کبھی

ہی خلیفہ میرا تم سب کی لئے — الفت اوس سی کیجیو رب کی لیئے

مجکو وہ سب سی زیادہ ہی عزیز — نیک و بد مین چاہیئے تمکو تمیز

دل مگر میری وصیت مانیو — پیشوا اپنا اوسی تم جانیو

میری حرمت کو نہ ضائع کیجیو — کنجیان کعبے کی اوسکو دیجیو

آبروی بجز عزت چاہیے — چاہ زمزم کی سقایت چاہیے

جو علم جد کی ہی شوکت کا نشان — دیجیو اوسکو وہ حشمت کا نشان

میری بہائی کی اطاعت کیجیو — انبیا کا سب تبرک دیجیو

اوسکو رکھو گی اگر خرسند تم — ہو گی فیروز و سعادت مند تم

یاد رکھو یہ وصیت دوسری — سونپتا ہوں مین امانت دوسری

بطن سلمی مین ہی جو نور نگاہ — ہی بہت ذیجاہ نزدیک الاہ

کسقدر ہمپر ہے احسان کریم — سب جہان مین پائیگا شان عظیم

جب وہ پیدا ہو حفاظت کیجیو — پرورش حسب وصیت کیجیو
کچھ خیانت اس امانت میں نہو — فرق کا ہاشم کی وصیت میں نہو
اسطرح جب رب کی طالب نی کہا — تنگ بالیں ہو کر اقارب نی کہا
آپکا ارشاد سب ہے سنا — جو کہا منظور ہے ای مقتدا
شفقت والد ہی شفقت آپ کی — شاق ہی لیکن یہ فرقت آپکی
چشم تر کیا خشک ہو ناسور ہی — سنگ غم سی شیشۂ دل چور ہے
الغرض راہی ہوی جب سوی شام — فضل رب سی منزلیں طی کیں تمام
پہونچے جب پوری ہوی مطلب وہاں — بیچا اسباب تجارت سب وہاں
کوچ کا سامان سب طیار تہا — وہ خریدا مال جو درکار تہا
شام سی جب قصد یثرب کا کیا — بہر سلمے ہدیہ و تحفہ لیا
دفعۃً بدلی ہوا رت پہر سگئے — غنچۂ دل کو ہوئی پژمردگی
ہو گئی بیمار ہاشم اسقدر — اوس سفر میں ٹھہرا عقبے کا سفر
ایسی ساعت شام میں آنا ہوا — جانب یثرب نہ پہر جانا ہوا
اوس عرض کو دوسرا جب دن ہوا — بیٹھنا اوٹھنا بہی ناممکن ہوا
سب رفیقوں اور غلاموں سی کہا — ہوں قریب مرگ کیا ہو گی شفا
عارضی یوں درپی آزار ہیں — کیا کہوں مرنیکے سب آثار ہیں
اب نہیں ہی مجکو امید حیات — ہو گی دردا دوا سی کیا نجات
بی سبب کب ہی دوراہی پر گذر — ہم اودہر جاتی ہیں تم جاؤ ادہر
تیر غم کی گو نشانہ ہو جیئے — جانب مکہ روانہ ہو جیئے
جب مدینے میں نصحت جائیو — میری گہر میں تب خبر پہونچائیو
پہلی سلمے سی مرا کہنا سلام — بعد اوسکی دیجیو غم کا پیام
کہنا ہم سب تعزیت کو آئی ہیں — تیری شوہر کی سنانی لائی ہیں
میری کہنی سی نہ غفلت کیجیو — باب عبدالمطلب میں وصیت کیجیو

کہنا غم اونکو رہا دل بند کا — آخری عمری وہیان تہا فرزند کا
الغرض سامان صحت ہوگئی فوت — بعد دو دن کی ہوئی آثار موت
قول راوی ہی کہ نزدیک وفات — اوسکی بیٹھی مانگا قرطاس و دوات
نزع مین یون حال بیماری لکہا — پہلے نام حضرت باری لکھا
پہر لکہا اپنی عجب تدبیر کی — کچھ وصیت آخری تحریر کی
بہیجئے اونکو نامۂ عبد ذلیل — جو وہان مین ناصر رب جلیل
ہمتی ایسی وقت مین لکہا یہ خط — مرگ سی چارہ نہ تہا کوئی فقط
پہلے حق سبر طلب تہا آ چکا — اسطرح فرمان رب تہا آ چکا
چاہئے دنیا مین عقبے کا خیال — صدمۂ ہجران مین ہو غم وصال
عالم فانی سی ای نیکو سیر — تشنۂ باقی کی جانب ہو سفر
مشتعل تہی تن مین آتش موت کی — تہنک جان تہی کشاکش موت کی
[illegible] سامان ہین [illegible] ملک و بنا و پیر — کسکو یان پیکار اجل سی ہی گریز
ساتہہ ہی جو نامۂ اعمال تہا — بہیجا تمکو جو اپنا مال تہا
لیتے دینے مین نہ حجت کیجیو — بالتسویہ اوسکو قسمت کیجیو
[illegible] جو تمسے دور ہے — پاکدامن اور مخدر جو رہے
سونپا ہوا امانت جسکے پاس — ہی تمہارا نور عزت جسکے پاس
رکہیو اوسکا قلب محزون شاد — ہونہ تم سب کو فراموش اسکی یاد
سلمی کو [illegible] کیجیو — خاطر ہاشم سے خاطر کیجیو
اس وصیت مین نہین حاجت کلام — چاہئے اوسکی پسر کا احترام
نور حق اپنی لئی ہی نور عین — ہی رعایت اوسکی حق مین فرض عین
[illegible] نرات ولبند ونکے کام — میرا فرزندونکو پہونچا یا سلام
[illegible] ہاتہہ مین دلاسا دیجیو — صبر کی باتون سی واقف کیجیو
سنا نسب ہاشم سے تم بعد سلام — حضرت سلمی کو پہونچانا پیام

کستا اوس سی موت لی کچھ کی نہ دیر
وصل پر بھی تیری ہو بی احباب نہ سیر

اس یا مقدر سی نہایت ہین لگے
آہ پھر تمسے نہ ہم جیتے جی ملے

جو خدا کی تھی امانت دے چلے
حسرت دیدار پیمبر لیے چلے

تا قیامت کیسرا ای برنا و پیر
ہو سلام و رحمت رب قدیر

جھر سی اپنی عزیزن جب گیا
یک بیک ملفوف نامہ تب کیا

دیکے خط اپنی رفیقوں سی کہا
اور بھی زور نقاہت بڑہ گیا

اوٹھنے کا صدمہ اوٹھانا بار ہے
اب لٹا دو بیٹھنا دشوار ہے

ہے برای نام نام زندگی
ہو چکا لبریز جام زندگی

جب لٹایا ہاشم نیکخواہ کو
دیکھو شان قدرت اللہ کو

صدمہای نزع تب سہنے لگے
دیکھکر سوے فلک کہنے لگے

اب تیرے رحمت کا سہارا چاہیے
ای رسول رب مدارا چاہیے

وقت پژمردہ زمانہ میں غمناک ہوں
حامل نور نبی پاک ہوں

جب یہ کلمہ مندسے ہاشم نی کہا
قول نازک نی ہاتی نہ کچھ صدمہ سہا

عقدہای جا نکلنے آسان ہوے
راحت و آرام سی بیجان ہوے

پایا اوس ایذای دنیا سی فراغ
ہو گیا خاموش اک گویا چراغ

غسل دیکر جب کفن پہنا دیا
سب رفیقوں نی اونہیں مدفون کیا

خادم اونکی بی سر و سامان پھرے
دفن کر کی غزہ مین گریان پھرے

مضطرب غمخوار خاص رب ہوے
جانب مکہ روانہ سب ہوے

جب مدینے میں ورود اونکا ہوا
قافلی میں رنج و غم تازہ ہوا

نالہ و افغان سی محشر تھا بپا
روتی تھی کہہ کہکے سب یا ہاشما

جب خبر وحشت افزا اون سنی
مضطرب اوس شہر کی خلقت ہوے

سب نکل آئی گھروں سی مرد و زن
ہر طرف تھی نوحہ گر اور سینہ زن

اپنا بیگانہ ہر اک غمناک تھا
والدہ سلمیٰ گریبان چاک تھا

ہاشم شوہر مین سلمی رو رہی تہے
آپ کے مرنیکا صدمہ کم نہین
آبروئی خاص ہاری مٹ گئی
تم سہ ہاری ہو کہان وا ہاشما
آپ نی جس لال کو دیکہا نہین
اب جو وہ دنیا مین پیدا ہوئیگا
کون اوسکا مرتبہ پہچانیگا
کہہ چکی جب اسطرح باچشم تر
گہوڑی اور سب اونٹ اونکی لی گئے
تانہ حقدار اونکا حق برباد ہو
جو وصی ہاشم ذیجاہ تہا
مطلب کو میرا تو پہونچا سلام
گو یتیم جانکاہ ہی شام و سحر
ہی ہمیشہ عفت و عصمت سی کام
کہکے یہ سب مال ہاشم کا دیا
الغرض سب مال اور اک غلام
عورتین جو وان تہین سردار زنا
بیقرار و مضطر و غمناک تہین
جب وصیت نامہ ہاشم کہلا
صابر و شاکر تہی با بدر رضا
لشکر اسلام کا سونپا علم
کنجیان کعبے کی دیکر دی دعا
پیشوائی خالق اکرم نی دی

اسطرح کہہ کہکے گریان ہوتی تہے
کونسا کہر ہے جہان ماتم نہین
عزت و حرمت ہماری مٹ گئی
ہی یہ سارا جہان وا ہاشما
کون ہوگا اوسکا شفقت سی معین
مثل والد کون شیدا ہوئیگا
کون اوسکو یان مکرم جانیگا
اوسکے گہر کی شمشیر ہاشم کہینچکر
درہم و دینار قیمت مین دے
پاکی ترکہ مطمئن اولاد ہو
اوسکو بلواکر قریب اپنی کہا
بعد اوسکی اسطرح سے دی پیام
مین تمہاری بہائی کی ہون عجز مند
مجھپہ جو وان جہان مین سب حرام
جانب مکہ اوسی رخصت کیا
پہونچا نزد وارثان نیک نام
ماتم ہاشم مین تہین سب خونفشان
ہو پریشان و گریبان چاک تہین
سب عزیزونکو ہوا صدمہ سوا
مطلب کو جانشین ہاشم اونکا کیا
تا رہی یاد نزار ہاشم
فضل رب سی وہ ہوا باب مدعا
آبرو سقائی زمزم نے دی

کہتی تہی سب اقربا سی ذی وقار ۔ ہی رضا دی کا نہین کو اختیار
یاد رکہو یہ سخن مسلسل حدیث ۔ تو سن اسمعیل دی نعلین شہادت
جو کہ پیراہن تہا ابراہیم کا ۔ مطلب کو تانی خلعت ملا
مسند پاک پرادر دی اونہین ۔ خاتم نوح پیمبر دی اونہین
تہی مکارم انبیا کی جس قدر ۔ کہنی سی ہاشم کی پائی سر بسر

ذکر ولادت شیبۃ الحمد یعنی عبد المطلب

جب ہوا ہنگام وضع حمل کا ۔ در وزہ اصلا نہ سلمی کو ہوا
عورتون کو ہوتی ہین جو جو الم ۔ وہ نہ انکی واسطے تہی بیش وکم
ناگہان آئی یہ ہاتف کی صدا ۔ ای عفیفہ حامل نور خدا
جو نبی نجار کی ہین عورتین ۔ واسطے اونکی ہین تجہسی زینتین
دیکہنی والان کے نظرونسی ڈرو ۔ اپنی نور عین کا پردہ کرو
خاطر نور نظر منظور رکہہ ۔ تا بمقدور اوسکو تو مستور رکہہ
ہی برای صاحب دین روز عید ۔ اسکی باعث سی بہت ہونگی سعید
جب صدا اوسنی منادی کی سنی ۔ تب چہپانیکی لئی تدبیر کی
ختم تہی سعی و کوشش مین دو چند ۔ کردئی فی الفور سب دروازی بند
بیٹہی وہ دنیا سی منہ کو موڑ کر ۔ کی حفاظت خوب پردی چہوڑ کر
کہتے تہی سلمی کسی سی کیون کہو ۔ حال سی میری کوئی واقف نہو
اک حجاب نور آیا ناگہان ۔ تہا زمین سی آسمان تک سب نہان
تہا حفاظت مین خدا کی سب وہ گہر ۔ تا نہ اوسجا ہو شیاطین کا گذر
دفعۃً لخت جگر پیدا ہوا ۔ ہر طرف کو نور کا جلوہ ہوا
ہوتی ہی پیدا تبسم جب کیا ۔ شاد انکی والدہ کو تب کیا
اسطرح دی پیر ہونیکی نوید ۔ دیا ہا اوسکی سر مین اک موی سفید
آئینہ اوس نور سے حیران ہا ۔ با ورندہ شان اوسکی نسب کہا

تھا اس آغاز کا اب نام ہو
شیبۃ الحمد اس پسر کا نام ہو

حاسدون سی تھا جو اوسکو خوف جان
اک نہینی تک ولادت کی نہان

بعد یک مدت جب خبر پائی لگین
تہنیت کو عورتین آنی لگین

الغرض جب وہ [illegible] سے
شان رب سے چلنے اور پہرنی لگے

دیکھکر اوسکو یہودی جل گئے
بعد مدت پہر ہوئے حسد کی [illegible]

اوٹھتی تھی نور جبین کو دیکھکر
رکھتا ہی نور محمد یہ پسر

اپنا ہی اسکے بجالی سی زوال
اسکی ہاتھون زندگی ہوگی محال

گذری اونکی عمر سی جب سات سال
ہاتھ آئی قوت و طاقت کمال

کھیلتی تھی آپس مین سب خرد و کلان
شوکت صولت مین تہا یہ نخل جوان

حد کو پہونچا شہرہ تاب و توان
تہا [illegible] دوش پر بار گران

گراوٹھا لیتی تھی اطفال شیبۃ باب
پہر زمین پر پہینکدیتی تھی جناب

ہمسنون مین تھی جو اونسی سوا
کون کرسکتا تہا اونسی سامنا

راویون سی یون لکہا ہے جابجا
اک مسافر وارد صحرا ہوا

گو نبی حارث قبیلہ اوسکا تہا
دل سی تہا وہ قائل دین خدا

دیکھا اوسنی ایک طفل نامدار
ہی کہڑا لڑکون مین با عز و وقار

تابانی خورشید ساطع ہی وہ نور
شان بازیگاہ ہی رفعت مین طور

حسن صورت مین ہی گرماہ منیر
خوبی و سیرت مین فرد و بی نظیر

یہ سخن ہی کہیل مین اطفال سے
ہم غنی ہین دولت اجلال سے

ہون پسر زمزم کا فرزند صفا
ابن ہاشم خاصہ رب علا

جو خدا سے پاک نی رتبی دئی
کم نہین اپنی شرف کی واسطے

دیکھکر یہ وہ جوان حیران ہوا
پاس آکر اسطرح پرسان ہوا

سایہ اس سر پر ہی ماں باپ کا
کہیئے کیا ہی نام اقدس آپ کا

بولی عبد رب ذوالاکرام ہون
شیبۃ الحمد نکو انجام ہون

دل ہی مثل آئینہ شفاف و صاف
باپ ہاشم ہی تو جد عبد المناف

میری والد کی کیا ہی انتقال
اور چچاؤن کی جفائی ہی کمال

شہر غربت مین بصد اندوہ و یاس
ایک مدت سی ہون مین مادر کی پاس

گو چچا ہی ملجا و ماوا ہی تو د
رہتا ہون ہمراہ نانا و ہان ہی خود

تم کہان سی اسطرف کو آئی ہو
کسلئے تشریف اقدس لائی ہو

با ادب کہنے لگا وہ سدم جوان
کام کو مکی سی آیا ہون یہان

پیغام بھیجنا شیبۃ الحمد کا مکی مین اپنی چچاؤنکو

نام مکہ سنکے با صدق و صفا
اوس سی تب فرزند ہاشم نی کہا

جب سلامت یان سی پہر کر جائیو
تب پیام یہ وطن پہونچائیو

ہین وہان فرزند جد نیک نام
میری جانب سی اونہین کہنا سلام

یاد رکھیو ای جوان نام یتیم
کہیو لایا ہون یہ پیغام یتیم

کی نہ کچھ بہی عمر والد نی وفا
اور چچاؤن نے نہایت کی جفا

ترک کی تم سب نی الفت کسلئے
بہولی ہاشم کی وصیت کسلئے

آجتک پردیس مین رہنے دیا
نسل ہاشم کو عبث ضایع کیا

سوی مکہ سے جو آتی ہی نسیم
سونگہتا ہون اوس سی تم سبکی شمیم

ہجر مین راتون کو دن کرتی رہے
آرزوی وصل مین مرتے رہے

سنکے اس پیغام کو گریان ہوا
اور روانہ با دل بریان ہوا

داخل مکہ ہوا جب وہ جوان
جو کہا وہ سب کیا اوسنی بیان

کہتا تہا حیرت کی جا ہی آہ آہ
ای انکہونمین ہوا عالم سیاہ

خانۂ دل مین نکیون سوزان داغ
اور گہر مین ہی ہدایت کا چراغ

کیا نہ اوسکی روشنی قسمت مین تہے
وان کو شب کی تیرگی قسمت مین تہے

جو حسین ایسا ہو فخر خاندان
شہر غربت مین ہو جاکر میہمان

سنکے اوصاف حمیدہ خوش صفات — تلخ فرقت مین ہوئی سب کو حیات
مضطرب تہی دلبر عبد المناف — کہتی تہی غفلت کا کرکی اعتراف
ہم نہ واقف تہی یہ پایا مرتبہ — فضل رب سی ہاتہ آیا مرتبہ
دہیان تہا ہوگا ابہی طفل صغیر — کیا خبر تہی ہی جوان ماہ منیر
کم سنی مین یون ہوا ہی انتخاب — ہاتہ آیا ہاتہ کو زور شباب
بولا قاصد اوسکا طرہی کہا کر قسم — ہی جوانا ہزن سی سوا جاہ و حشم
خاتم او سپہر فصاحت کا ہوا — شہرہ شہر و نین بلاغت کا ہوا
قائل اوسکی ہین فصیحان عرب — گفتگو کرنی مین وان عاجز ہین سب
ہی یہ خاموشی مین شان ناطقہ — لال ہی سبکی زبان ناطقہ
سب فنون مین ہی وہ یکتا بیمثال — ہین خجل سب صاحب فضل و کمال
اوج ہی کیا کیا سپہر حسن کا — چاند کو ہی داغ مہر حسن کا

ذکر ملاقات شیبۃ الحمد و مطلب بن عبد المناف

قول راوی ہی اوسی جلسی مین تب — مطلب نی خود کیا مرکب طلب
ہو گئی تنہا اپنی ناقی پر سوار — جانب یثرب چلے وہ بیقرار
قصہ کوتہ جب مدینے مین گئے — اک طرف آ منتظر جلوی سنے
دیکہا استادہ ہی مہر اوج حسن — صاحب رعب ہی با فوج حسن
کود کان ذیشرف خدمت مین ہین — تذکری کچہ کہیل کی صحبت مین ہین
دیکہکر نور محمد جلوہ گر — سبہی ہاشم کا یہ ہی نور نظر
دست شیبہ مین تہا اک سنگ عظیم — دل تہی تیغ خوف سی سب کی دو نیم
دمبدم ورد زبان تہا یہ مقال — ہو نہین طفل حشم ہاشم کا لال
والد ماجد مرا مبرور ہے — ہر طرف اکرام مین مشہور ہے
مطلب نی جب سنا اونکا کلام — ناقہ بٹہلایا گیا اوسی

بولی اگر زینت پہلو ہو تم
دوڑ کی اشیبہ پہ سنکے عمرو کا سخن

کون ہو باشفقت و لطف و عطا
ہوتا ہی معلوم اس اکرام سے

بولی ہو جین مطلب عمرو ترا
ہاتھ پہیلا سے لیا آغوش مین

تنہ پر اونکی رکھدیا منہ پیار سے
پھر کہا اے دلبر شیرین سخن

دیکھو چلکر شہر اپنے باپ کا
خانۂ عز و شرف سے بیگمان

بولی شیبہ عاشق رب علا
شاد پایا فردہ جب دیکر اونہین

بولی شیبہ تیز ناقہ سے کیجیے
میری مادر کو مبادا ہو خبر

کیا عجب گر یاد فرماتین مجھے
اوس و خزرج کا قبیلہ آپڑتی

مطلب اولی کہ اے نور نگاہ
الغرض پہونچی ہو دو دن کو خبیر

تو خدا ہی شیبہ تو تنہو کی سہا تہے
چہا اسب لی چلکے پہچان سے کہہ

ہو لہ وحبہ قوم کا سردار تہا
نا طیہ اوسکی پسر کا نام تہا

اکدن آیا وہ بازنگاہ مین
یادگار قوت بازو ہو تم

اور کہا اے خاص رب ذوالمنن
انکی جانب ہو دل مائل ہوا

ہو چکے تم دور کی انعام سے
دل یہ تہا مشتاق تہی تو عمرو ترا

تہا تہا بس کچھ الفت جوش مین
اور لگی یوسف کہ نہین رہتا ہے

ہے ارادہ پہلوان سو ہی وطن
سارا کنبہ وان ہی مشتاق آپکا

تابع فرمان ہین سب خورد و کلان
آرزو ہی دل مین ہی اے چچا

جانب مکہ چلے پیکر اور نہین
ان سی چاہتی ہین ہم رخصت کیجیے

تا کو اسی مین ہی مکہ سفر
آئین سب خوشیان مادر رو گئے

ہو غرض اور ہر اک بہت لڑی
دافع شر اور حافظ ہی الٰہ

جانب مکہ گیا اور عدم سفر
یکہ و تنہا چلا عمرو کے ساتھ

قتل کا شیبہ کی سامان کیجیے
فتنہ خیز و مفسد و مکار تہا

ہر گہڑی ہی بغض و حسد ہی کام تہا
بغض صنم تہا دل سیاہ مین

اونٹ کا افتادہ تہا اک استخوان
لاطلب کے سر پہ مارا زور سے
خیرہ سر کا سر شکستہ ہوگیا
بولی اسباب معیشت ہوگا فوت
پاس دین ہی اور نہ ہی خوف الاہ
باپ نی اوس طفل کے جسدم سنا
مسکن غیظ و غضب سینہ ہوا
اوسکو بہی اس کوچ کی پہونچی خبر
اور کہا جب طفل سے حیران ہو تم
مطلب کو مہربان ہو پاتا سے
قتل کرنی گر نہ جاؤ گی ابہی
راہی پہر قتل دشمن ہو جئے
مین غفلت وہ خردمندی ہوے
جب مسلح ہو چکی ستر جوان
قوم بدین دشمن رب ہوسے گئے
جب صدا ای شم رہواران سنے
جس سی ای ابن برادر تہا حذر
نور احمد سے لگی ہین روسیاہ
بولی شیبہ چہوڑ دو اس راہ کو
مطلب کہنی لگی ای ذکر کارہ
جس طرف چہپنے کی خاطر جائنگے
بولی شیبہ دل نہ رنجیدہ کرو
مطلب نی تین تہ جامہ کیا

اوسکو شیبہ نی اوٹہا یا ناگہان
مضطرب بہرام نکلا گور سے
خون سے گرد سرخ رستہ ہوگیا
آئی ہی طفل یہودیہ کی موت
اب یہ ہی نزدیک تم سب ہو تباہ
بغض حاسد کو ہوا اولنی سوا
روسیہ کو کینے پہر کینہ ہوا
آیا جب نزدیہود ان یہ سیر
راتدن پر خوف اور ترسان ہو تم
آنت مناسوی مکہ جاتا سے
پہر نہ ایسا وقت پاؤ گی کبہی
فتنہ و مفسد سے ایمن ہو جیئے
سب یہودون مین کمربندی ہوے
چڑہ کی گہوڑ و نپر سوی اوسکے وان
بہاگتی جاتی راہ مین جب ہوگئے
مطلب نی اوسکہڑی تقریر کی
سامنا اوس سی ہی مابین سفر
رہزنون کی شب کو آپہونچی سپاہ
تا نہ دیکہین بندۂ اللہ کو
نور حق ہی رہنمائے روسیاہ
نور تیرا دیکہ کر وہ آئینگی
نور کو جامی سی پوشیدہ کرو
تا نہان اوس سی کرین نور و ضیا

کہتی ہین کیا کیا چہپایا نور کو — جلوہ گر ہر سمت پایا نور کو
گو چہپاتی تہی بہت چہپتا نہ تہا — روشنی مین فرق کچھ اصلا نہ تہا
مطلب بولی کہ کیا ہو چہرہ ماند — خاک ڈالنی سی کہین چہپتا ہی چاند
ہی اوسی صورت سی وہ تہا جسطرح — نور خالق کو چہپائین کسطرح
تیری ہی پیش خدا تقدیر عظیم — ناریون سی نور کو کیا خوف و بیم
جسنے رحمت سی دیا اس نور کو — وہ کریگا رفع ہر محذور کو
بولی او سدم شیشۂ شیرین بیان — مجھکو ناقے سی اوتارو تم یہان
دست اعدا سی بچاونگی تمہین — قدرت رب کو دکہاونگی تمہین
جب زمین پر آیا وہ گردون جناب — دشمنونسے تہا نہ مطلق اضطراب
خاکساری مین تہا مطلب خاک سے — بڑہ گئی شان زمین افلاک سے
جہک گئی سجدیکو با عجز و نیاز — تاکہ ہون درگاہ رب مین سرفراز
اور کہا ای خالق ارض و سما — سب فنا ہین اور ہی تجھکو بقا
نور و ظلمت کا تو ہی خلاق ہے — امتون کی واسطے رزاق ہے
ہی تو ہی پشت و پناہ بیکسان — کون ہی تیری سوا روزی رسان
بہر حق شافع روز حساب — اور طفیل سرور گردون جناب
واسطہ دیتا ہو نمین اوس نور کا — جسکے باعث سی سبہی رتبہ دیا
رات دن تیری حمایت مین رہون — شر اعدا سی حفاظت مین رہون
کر رہی تہی شیشۂ ذیشان دعا — یک بیک آیا گروہ اشقیا
مستعد دل سی ہوی بعد درود — سامنی صف باندہ کر ٹہری یہود
ہی یہ شان و قدرت رب کریم — رعب شیشہ سے ہوا خوف عظیم
گو نہ اونکو مکر سے نفرت ہوی — مطلب کو دیکہکر دہشت ہوئی
گو نہ الفت اور تعشق سی کہا — پر مدار اوسکو تعلق سی کہا
ای بزرگون نیک کردار و سعید — ہم جو آئی تہا نہ الفت سی بعید

... تقصیر ہین حضرت پہ پہنچا مصطفے کو
آگئی ... پاس انہین لیجا ...

تشنہ کرتی ہین سخن ہم [illegible]
[illegible] ٹہر ... مست

اسکی [illegible] ہی سعادت اپنی ہی
[illegible] لت و ... عزت اپنی ہی

ذکر جنگ یہود و مطلب

اون یہودون سی ... نی کہا
تم نہین رکہتی ہو ... کی سوا

قدرت ... کو دیکہکر
اسطرح کہتی ہو از راہ خطر

یہ سخن ... تردد مین گہر کے
خائف و مخذول ہوکر سب پہرے

جب گہڑی ... کرچکی تو ... راہ
اپنی ... بولا یا حال تباہ

حیف ہی ... مقصود ... چلے
... آئی تہی کیا کر چلے

پائی ہی گو ظاہری شان و شکوہ
معدن سحر و فسون ہی یہ گروہ

ساحرون نی بیطرح جادو کیا
زندہ و سالم اونہین رہنی دیا

ہی یہ انسب پہر بکڑ انکو چلین
ہم پیادہ ہو کی لڑ انکو چلین

ہو جہان ... کی طالب اگر
مار کر انکو رکہو باقی نہ شر

سنکے اوس اہل حسد کی گفتگو
کہینچکر تلوارین پلٹے کینہ جو

جب قریب آئی لعزم کارزار
تب یہ بولی مطلب نیکو شعار

جو تمہارا قصہ ... ظاہر ہوا
... حق علی آخر ہوا

آئی ہو کر ... تیغ فساد
... جب ہوا ... جہاد

جب دکہائی ... تیغ زبان
تہی ... کی سپر وان حرز جان

کام تہا ... ہوش سے
تیر ... کمان لی دوش سے

نام روشن ... کیا
پہر ... مار آگ کر بیجان کیا

چند تیر ... ہو ... چند
... آیا ...

گو پریشان تہا ... اشقیا
... کیا

مطلب ہمیشہ جراروں میں تھی ۔ خود سپر شیبہ کی تلواروں میں تھی
کچھ نہ اونکو خوف جان تہا جنگ میں ۔ نام حق ورد زبان تہا جنگ میں
مطلب تہی سب سی سرگرم جہاد ۔ ... ہی تہی شیبۂ غیکو نہاد
اوس ... توکل میں خدا ہی کام ... ۔ جنگ کی بدلی دعا سے کام تہا
ہو گئے آثار فضل کردگار ۔ دور سے پیدا ہوا گرد و غبار
... سے ... پایا نا گہان ۔ کان میں آئی صہیل مرکبان
پیش دعشرت کی ہوی ساماں عجیب ۔ ناگہان وہ لوگ سب آئی قریب
دیکہا سلمی کی اقارب آتی ہیں ۔ جانب مطلوب طالب آتی ہیں
کب اوٹہایا الفت خویشی ہاتہ ۔ ماں ہی اونکی والد سلمی کی ساتہ
اوس ... ج کی جو ان ہیں چار سو ۔ سب شجاع و پہلوان ہیں چار سو
حضرت سلمی نے جب دیکہا یہ حال ۔ ہیں یہودی مائل جنگ و جدال
دی ندا کیا حشر کی آثار ہیں ۔ واہی ہو تم پر یہ کیا کردار ہیں
ہر یہودی خائف و ترسان ہوا ۔ لا طبہ بہاگا یہ خوف جان ہوا
مطلب بولی کہاں جاتا ہی تو ۔ کب اجل سی یاں امان پاتا ہی تو
بہاگنی میں آپ سی یوں کہو گیا ۔ ایک ضربت میں لعین دو ہو گیا
اوس ... ج کی جو وان سر ... تہی ۔ تابع فرمان مع انصار تہے
حافظ ... ان بر محل سلمی ہوے ۔ مانع جنگ و جدل سلمی ہوے
جسگہڑی آئی وہ بیٹی کی قریب ۔ مطلب سی بولی صدمہ ہی عجیب
کون ہی تو ای جوان نیک خو ۔ اون سی کرتا ہی جدا فرزند کو
مطلب بولی وہ ہوں ای خوش خصال ۔ چاہتا ہوں ہو اجاوہ و جلال
جانتا ہوں میں اسی مانند ماں ۔ ہوں زیادہ آپ سی بہی مہربان
اسطرح پوری مری امید ہو ۔ ... حاصل دولت جاوید ہو
سب حرم کا مالک و مختار ہو ۔ ... کا پیشوا سردار ہو

[illegible] کو [illegible] ہوں تمہیں یاد
[illegible] حقیقت جب کہی
[illegible] لی اجازت پیچھلا
[illegible] شکایت آپ سے
[illegible] خدا
[illegible] سعادت مند سے
[illegible] نظر عالی وقار
دیا ہو تم [illegible] کا ساتھ دو
اسطرح کی جب سخن ہونی لگی
[illegible] رنج و الم سے
تو تقاضا ہی دل آگاہ کا
تابع فرمان مادر ہی پسر
کسطرح [illegible] اطاعت سے بھجے
گر ہو [illegible] گھر کو پھر چلوں
ماں نی جب تقریر بیٹے کی سنی
بولی گو تیری جدائی شاق ہے
پر یہ ماں تقدیر سی مجبور ہے
اپنی خواہش کی عوض [illegible]
رنج فرقت [illegible]
گو بظاہر پاؤں رو پوش آپ کو
[illegible] پھر آتی رہے
الغرض جب وہ گلی ملنی لگے
ماں نی کہا کیا پاس [illegible] کیا

مطلب عمومی شبیبہ ہوں تمہیں
بولی سلمی مرحبا خوش آمدی
کیوں ہوا طالب مجھسے اذن کا
شبلی کی تھی میں نسلی باپ سے
کیجیو ماں کو نہ بیٹے سے جدا
اسطرح کہنی لگی فرزند سے
آپ کو اس امر میں ہی اختیار
چاہو تم ہمراہ مادر کی چلو
سر جھکا کر شبیبہ تب رونی لگی
دست بستہ باادب کہتی لگے
ہوں مجاور خانۂ اللہ کا
آپ کی ناراض ہونیکا ہے ڈر
جاؤنگی گر آپ رخصت دیجئے
اس سفر کا نام بھی حاشا لوں
دیکھکر سوی پسر گریاں ہوئی
روگ کی قول دل مشتاق ہے
جو تجھی منظور وہ منظور ہے
تیری خواہش کو کیا ہی اختیار
خانۂ رب علا میں جائیے
پر نہو مادر فراموش آپ کو
مژدۂ صحت یہ ماں پاتی رہے
دیکھنی والونکی دل ہلنے لگے
لیں بلائیں پھر سی رخصت کیا

کر چکی جب اپنی بیٹے کو وداع
جو امانت دی تھی ہاشم نی مجھے
پاس عمرو کی حفاظت سی رہے
خیر محبت کی عداوت کچھ نہو
اسکی جب تزویج کا ہنگام ہو
جو عفیفہ ہر طرح سے خوب ہو
بولی او سدھم دلبر عبد المناف
یون جو رخصت دلبر ذیشان کیا
تابع فرمان ہون اسکی باپ کا
الغرض جب اذن جانیکا دیا
مقصد دل جب ملی باہم سے چلے
تا در مکہ جو پہونچا رشک مہر
جبکہ وان طالع ہوا مہر شکوہ
نور کی اطراف مین شہرت ہوئے
بولی کیسی روشنی ہی آشکار
مطلب کی پاس جب آئی کہا
مطلب بولی ز راہ مصلحت
شیبہ نزد عم جو وان رہنی لگی
گو عیان تھی دمبدم شان خدا
نور سی اونکی تعجب گرچہ تھا
جد امجد ہی رسول پاک کا
ہوگا دیرینہ یہ مابین قریش
منتفت جس سمت جبتک ہوتا تھا

مطلب سی بولی ای [illegible]
فضل حق سی آج [illegible]
میرا نور العین [illegible]
اس امانت مین خیانت کچھ نہو
غب تلاش صاحب اکرام ہو
اس سی یہ عالی نسب منسوب ہو
دل برنگ آئینہ [illegible] ہین صاف
آپ نی [illegible] کیا
حق نہ یہ ہوئیگا [illegible] آپ کا
شیبہ کو [illegible] کیا
جانب مکہ خوش [illegible] سے چلے
ہو گیا ارج زمین مشکل سپہر
تب ہوئی پر نور سب مکی کی کوہ
اہل مکہ کو بڑی حیرت ہوئے
سب کی سب دوڑی [illegible]
کون ہی یہ مہر طلعت مہ لقا
ہی عزابندہ یہ عالی مرتبت
لوگ عبد المطلب کہنے لگے
اور شیبہ سب تھا پوشیدہ رکھا
تھی خبر اسکی نہ اونکو مطلقا
نور پایا صاحب لولاک کا
نور رب ہی قرۃ العین قریش
[illegible] سیہ کو [illegible] تھا

اونکو لعنت تھی جو بھرلی تھی تباہ
ہر مصیبت مین ہوا پشت و پناہ

قحط سالی مین جو کی اوس سی رجوع
ابر رحمت کی ہوی بارش شروع

تھا نو على جکو اونکی نور سے
اوج و رفعت مین سوا تھا طور سے

جا بجا اونکی بیان ہونے لگے
معجزی کیا کیا عیان ہونے لگے

پائی آثار نبوت نور سے
جلوہ گر دیکھی کرامت نور سے

جملہ صفت مختصرہ وجہ سرداری عبد المطلب

طبع موزون لطف تو دکھلا گئے
اک روایت برمحل یاد آگئے

تھی جو اسمعیل فرزند خلیل
اونکی بیٹے کی ہوی رتبے جلیل

قول راوی ہی کہ ثابت نام تھا
اور بزرگ قوم نیک انجام تھا

بھائیوں مین اپنی ذی رتبہ ہوا
مثل والد حاکم مکہ ہوا

بعد مدت جب ہوئی اوسکی وفات
تلخ ماتم مین ہوئے سب کو حیات

کہتے ہین اولاد اونکی تھی صغیر
ترک کی وان کی ریاست ناگزیر

تھا مضاض ابن عمرو جو خوش سیر
حاکم مکہ ہوا با کروفر

تھا خسر ابن خلیل اللہ کا
مرتبہ اعلے ہوا ذی جاہ کا

عاشق داور نکو کردار تھا
قوم جرہم کا وہی سردار تھا

قصہ کوتہ اونکی جو اولاد تھی
بعد والد حاکم مکہ رہی

گو حق اولاد اسمعیل تھا
اوس ریاست کا نہ کچھ دعوا کیا

قول راوی ہی کہ اک مدت کی بعد
یاوری ناصر ہوی ایام سعد

تھی ترقی عزت و تبجیل کے
بڑہ گئی اولاد اسمعیل کے

فضل خالق سی ہوی کثرت سوا
تھی نہ مابین حرم رہنی کی جا

دفعۃً راہی ہوی گھر ین کسی
چھوڑا مکہ اور جا پر جا بسی

تھی جو اولاد مضاض نیک ہم
ہو گیا خاصو پر اوس کا ظلم عام

دل نہ تھا انصاف کی جانب رجوع
شہر مکہ مین ہوی بدعت شروع

چونکہ وقف وندر کعبہ مال تھا ۔ اوسپر اپنی واسطے قبضہ کیا
جوسہ اسی ساتھ تھی چھننی لگی ۔ اور مسافر راہ مین لٹنے لگے
قوم اسماعیل نی جسدم سنا ۔ رات دن مکی مین ہوتی ہی جفا
تب بنو بکر ابن وائل نی کہا ۔ اور کنانہ خوش خصائل نی کہا
ظلم کا ہونا یہان اچھا نہین ۔ کیا سبب خوف خدا اصلا نہین
کرچکی جسوقت شور اخاص وعام ۔ ابن حارث کو یہ بھیجا تب پیام
آجتک ہمکو قرابت کا تھا پاس ۔ مکی کو رہنی دیا تم سب کی پاس
تھا جو ہمکو وان عدالت کا خیال ۔ تھا نہ یہان اپنی ریاست کا خیال
اس حکومت کی نہ ہم طالب ہوئے ۔ اپنا حق چھوڑی ہوی بیٹھی رہے
اب جو تم سب کی قرینے اور ہین ۔ ہر طرف کو بدعتین ہین جور ہین
ایک مدت سی تمہارا ہی یہ حال ۔ ضبط کعبی کا کیا اسباب مال
چھوڑکر اجداد و آبا کی رسوم ۔ سیکھی ہو آئین ظلم قوم شوم
ترک کرکے عدل اور انصاف کو ۔ دی ہی رونق بدعت اجلاف کو
پھر ظالم منصب قاضی نہین ۔ تمسے ہم ہین اب کوئی راضی نہین
عذر جاتی ہین کوئی لاؤ نہین ۔ جلد مکہ سی نکل جاؤ کہین
جو عمر فرزند حارث تھا امیر ۔ جب سنا اوسنی ہوا صدمہ کثیر
اسقدر غیظ و غضب کا جوش تھا ۔ عازم جنگ و جدل پہلی ہوا
کی نظر جیب غور سی انجام پر ۔ اونکی اخشمت سی ہوا خوف و خطر
صدمہ و حسرت مین ہاتھونکو ملا ۔ مضطر و ناچار مکی سی چلا
چلتے چلتے کعبے سی آیا جو ملا تھہ ۔ سب کیا مدفون نہ لایا گرچہ ساتھہ
مفسدون سی اوسگھڑی کرکی صلاح ۔ وہ نچھوڑی تھی جو وان تحفہ سلاح
بیش قیمت دو ہرن سونیکی تھی ۔ وان کسی شاہ عجم نی بھیجی تھی
تھا نہ خوف رستہ یا کہ بیمال ۔ چاہ زمزم مین چھپایا سب وہ مال

سنگ اسود اوسمین جب پنہان کیا — سب کنوئین کو پاٹکر یکسان کیا
جب عداوت سی کیا ظلم شدید — ایک مدت تک رہا وہ ناپدید

خواب دیکہنا عبد المطلب کا واسطی کہودنی چاہ زمزم کی

ہی یہ شہرہ عالم اسباب مین — دیکہا عبد المطلب نی خواب مین
کہہ رہا ہی کوئی مرد خوش خصال — ہو مبارک مژدہ جاہ و جلال
آمد فضل خدا نزدیک ہے — ہو ظہور مصطفٰے نزدیک ہے
رحم رب ہی آبرو بخشش حرم — جا کی زمزم کہود اے بحر کرم
سر نگون کیا کیا تفکر مین ہوئے — غوطہ زن بحر تحیر مین ہوئے
چونک کر پہر سو لی سی [illegible] کہا نکام — کہتی تہی کس چیز کا زمزم ہی نام
کچہ دنو نکی بعد پہر دیکہا یہ خواب — کہہ رہا ہی کوئی مرد خوش خطاب
سن مفصل رحمت [illegible] نشان — ای سحاب جود زمزم ہی کنوان
عقل کہلکا جب گذر اوسکا ہوا — باعث یمن قدم پیدا ہوا
اوس سی اسماعیل پانی پیتی تہی — اور نا بعد ار جو جو اونکے تہی
جب عنایت یون ہوئی اللہ کی — خواب سی اوٹہی تلاش چاہ کی
جستجو مین گرچہ غفلت کی نہین — پر نکچہ اوس کا نشان پایا کہین
اسطرح درگاہ رب مین کی دعا — تیری رحمت سی ملی اوسکا پتا
کی دعا رب علا نی مستجاب — دی بشارت اسطرح ہا مین خواب
ای سحاب جود و فخر خاندان — ہین اساف و نائلہ دو بت جہان
دیکہہ اوسکا قدرت رب عجیب — چاہ زمزم اوس جگہہ سی ہی قریب
منتظر رہ جا کی وان با عز و جاہ — غیب سی آئیگا اک زاغ سیاہ
تا کہ ہو آگاہ تو اسرار سے — کہودیگا وان کی زمین منقار سے
جب کنوان اوسجا پہ کہودا جائیگا — چونٹیون کا آشیانہ پائیگا
چشمہ زمزم سی جب پانی بہہ — نی سبحان اللہ تعالٰی کی کہود

خواب میں ایسی بشارت جب ہوی
صبح کو اوٹھکر سوی زمزم سے چلے
قول راوی ہی کہ حارث نام تھا
جبکہ عبد المطلب آئے وہان
اسطرح پہونچی قریشیون کو خبر
ناگہان مانع ہوی آکر قریش
ایک عرصی سی ہماری بت ہین یہان
جب وہان رد و بدل باہم ہوے
پھر مین شہر کی جو وہ طالب ہوے
اوسکڑی یہ عہد اور پیمان کیا
دونگا اوسکی راہ مین سخت جگر
کرچکی اقرار جد م لی گمان
نکلا اوسمین سی بفضل ذو المنن
قدرت الله سی ماہر ہوے
جب قریشونکو نظر آیا وہ مال
صلح بہتر ہے نہ قصہ کیجیے
بولی عبد المطلب اے خاص و عام
کیون ہراک یون مضطرب و بیتاب ہے
مین کسیکو حصہ دینی کا نہین
جب بہت تکرار آپس مین ہوئی
پھر حاجت طالب قاضی ہوے
جو کاہن شام کی ہی درمیان
ابن سعد ابن مدائم جو کہے

آبرو اونکی زیادہ تب ہوئی
ساتھہ بیٹی کی خوش و خرم سے چلے
اک بھی فرزند نیک انجام تھا
قدرت خالق سی سب پائی نشان
کہودتی ہین جاہ ہمراہ پسر
اسطرح کہتی تھی سب کہا کہائی طنز
کہودتی کیون ہو قریب اونکی کنوان
نوبت جنگ و جدل باہم ہوے
انپہ عبد المطلب غالب ہوے
دیگا دس بیٹی اگر مجکو خدا
یعنے مین قربان کرونگا لک پسر
باپ اور بیٹی نی تب کہودا کنوان
سنگ اسود اور طلائی دو ہرن
جو نہان ہتیار تہی ظاہر ہوے
ہوکی خوش بولی کہ اے نیکو خصال
اسمین سی ہمکو بہی حصہ دیجیے
کچہہ خبر بہی ہی یہ کیسی ہین کلام
خانہ کعبہ کا سب اسباب ہے
بلکہ خود بہی قصد لینی کا نہین
اور حجت ناکس و کس مین ہوئی
سبکے سب اس بات پر راضی ہوے
چلکی یہ قصہ کرین اوس سی بیان
پھر جوان ثابت قدم اوسپر رہے

اسطرح جب مشوری باہم ہوئی
کوچ مین سر اک سحر جب شام کی
اتفاقاً ہو گیا پانی تمام
ساتھی انکی پیاس سی مرنی لگی
تشنہ لب گو تھی کنوون کی چاہ مین
کوئی دیتا تھا نہ وان تالاب تھا
سخت عبد المطلب حیران ہوے
اسطرح بغض دلی ظاہر کیا
گرچہ پیاسو نکا بہت تھا تیرا حال
ہمت بحر سخا کو دیکھئے
مستعد جب ہوئی پہر سفر
اونٹ عبد المطلب کا تہا جہان
پانی ہاتھہ آیا جو اونکو خاک سے
قوم مین جو لوگ وان تھی برخلاف
جہاگکو لینی اپنا پانی پہیکدو
دیکھکر یہ حال گہبرائی قریش
کہتے تھے تم پیش حق ہو سرفراز
فیصلہ اوسکا ہوا جو تھا کہا
ہمکو اوس دولت کا کچھ دعوا نہین
لی سبب تمسے نہو سنگے برخلاف
بات جو سچ ہو نہ کیونکر مانئے
الغرض وان سی پہر آئی سب قریش
قول راوی ہی اوسی تاریخ سے

ساتھہ عبد المطلب اونکی چلے
منزلین کچھ طی ہوئین تب شام کی
تھی رفیق خاص واو تشنہ کام
بہر چشمہ جستجو کرنی لگے
تہا کہین پانی نہ ممکن راہ مین
قطرہ پانی کا دُر نایاب تھا
پانیکی اوس قوم سی خواہان ہوے
ایک قطرہ بہی نہ اون سب نی دیا
چلنے اگی تہا یہی دلکو خیال
رحمت رب علا کو دیکھئے
آگیا زیر قدم پانی لطف سے
دیکھا اوسجا ایک چشمہ ہی عیان
تر زبان کی شکر رب پاک سے
اونسی فرمایا کہو دل ہمسے صاف
آب شیرین اور تازہ ہمسے لو
معذرت کرتی ہوئی آئی قریش
حاکم عادل ہی رب بی نیاز
ہم مین تم مین اب نہ کچھ قصہ رہا
آپ کا حق ہی وہ حق اپنا نہین
کیجیئے تقصیر ہم سبکی معاف
ہمکو تابعدار اپنا جانئے
خاص رب کو ساتھہ لائی سب قریش
مکے مین سردار اون سبکے ہوئے

ظہور پانی کا زیر قدم عبد المطلب [illegible]

سونیکی دو دونون ہرن حاضر کئے
جو اونہین بیچتا روپئیکی قیمت ملی
ہر طرف نظم و نسق کیا کیا رہے
ایک شب کو بو لہب آیا جو دان
خوف حق بینوحش کو اصلا نہ تھا
خرچ کی حاجت جو خود سر کو ہوئی
دریں کعبے کی جو پائے دو ہرن
میکشونکا نشہ تہا ہین چہوڑا دیساتھ
الغرض غصہ ہی خدا کیا کیا ہوئے
دولت اولاد کو اونکو ملے
مضطرب تھی شیبہ ذو الاقتدار
ہی جو دان قوم غدہی ذی شرف
قول راوی کا یہ ہی بعد صلاح
قول والد تہا عاشق یزدان یہ ہے
یکسان ہی رحمت رب کاملہ
حاسد و دشمن تھی کیا کیا خوفناک
نوسے چھٹے بعد جب پیدا ہوئے
قول دل تہا رشک عہد و باد سے
رونق عرش بریں پیدا ہوا
ہی بیان راویان معتبر
ایک وارث اور ایک تھا ابو لہب
ایک خر آز شیخو اور اک زبیر
نیک آغاز اور نیک انجام تہا

کعبے کی دروازہ و نہین لٹکا دئے
حرمت سنگ کی ضرورت ہین وہ کی
ایک مدت تک وہ ہرن او سجا رہے
تھا نہایت تشنہ ہین وہ بدگمان
ہوش اوس مدہوش کو اصلا نہ تھا
اوس امانت ہین خیانت اوسی کی
ساتھ یارنکی چرا سکے دو ہرن
بیچ پر نشہ وہ کسی تاجر کی ہاتھ
لٹ گیا ہن اور کچھ پیسہ پیدا ہوئے
مشتعل ہوتا نہ تھا لیکن سبے
اسطرحسے بہی نہ پایا تھا قرار
نہیچی پیغام نسبت اوس کا بیٹے
اوس گھرانی ہین کیا اپنا نکاح
مادر عبد اللہ ذولیتا ابا یہ ہے
فضل خالق سے ہی ہو گئین وہ حاملہ
قطب سے آگیا رحم ہین نور پاک
سب عزیز و اقربا شیدا ہوئے
خاص یہ ہے عبد اللہ ذبیح اللہ سے
مطلع خورشید دین پیدا ہوا
سب تھی عبد المطلب کی ذرا پسر
عبد عزی اور مقوم خوش لقب
اک ابو طالب تھی بہر کار خیر
خاصہ و اور کا عمران نام تہا

نیک خو عبداللہ ذی جاہ تھے — حمزہ و عباس حق آگاہ تھے

لڑکیاں اونکی چھ تھیں ذی مرتبہ — برّہ و بیضا صفیہ عاتکہ

ایک اومیمن و مشہور نیکو شعار — ایک تھی ام حکیمہ ذی وقار

ابن بابویہ کی بسند معتبر عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے

اکی قول راوی مشغول ہے — دلبر عباس سے منقول ہے

کہتا ہی عبداللہ شیرین زبان — والدہ ماجدہ یہ کرتی ہیں بیان

جسگھڑی بھائی مری پیدا ہوئی — جان و دل سی باپ ان پر شیدا ہوئے

سب عزیزوں نی کیا ہنس کر خطاب — نام ہو عبداللہ عالی جناب

چہرہ انور تھا رشک آفتاب — چاند کو داغ جگر سی تھا حجاب

چھینا سی آغوش میں رہنی لگی — خود یہ عبدالمطلب کہنی لگی

ہے بہت اس طفل پر فضل کریم — پائیگا سب قوم میں شان عظیم

تھا نہ کچھ غم عالم اسباب میں — ایک شب میں نے یہ دیکھا خواب میں

ہیں عجب عبداللہ خوش خو کی بھید — ناک سی پیدا ہوا مرغ سفید

جب اوڑا مشرق سی تا مغرب گیا — سب پہ پر اوکھلا دیا سایبان بنا

کیا کہوں اکرام تھا اکرام پر — آکی وہ کعبے کی بیٹھا بام پر

فیض رب کی رتبہ اعلا دیا — سب قریشوں نی اوسی سجدہ کیا

جس جگہ یہ مرغ تھا با عز و جاہ — ہر طرف ما بین حیرت تھی نگاہ

پھر زمین و آسمان کی درمیان — ناگہاں اک نور کو پایا عیان

مشرق و مغرب میں پھیلا دور دور — ہر طرف تھا قدرت حق کا ظہور

چونکا جس دم خواب سی با صد ہراس — مضطرب دوڑا گیا کاہن کی پاس

راست گو تھا جسکا قیصہ نام وہ — رہتا تھا نزد بنی مخزوم وہ

جب مفصل سب سنی تفسیر خواب — مجھکو کاہن نی یہ دی تعبیر خواب

شاد و خوش ہو کیا مقام اضطراب — ہی تمہارا نیک ہی عباس خواب

ہو پسر اک رحمت اللہ سے / صاحب عبد اللہ عالیجاہ سے

جب جوان ہو مرتبہ پائی رفیع / سب جہان ہو تخت فرمان اوسکا مطیع

اوسکی سب اوصاف ہوون خیر الخصال / ہر مشرق سی ہوتا مغرب سے شمال

کہتے ہین عباس اک عرصے کی بعد / نہ نہ نہ مطلق ہی خیال خواب سعد

دولت دین سی ہوا جب فیضیاب / یاد دلوایا پیمبر نی وہ خواب

بیان قربانی عبد اللہ و ایفاء نذر عبد المطلب

انتہا کی رادوی ہو گئی جب دس پسر / فضل خالق سی ہوا آباد گھر

تو بیان انکا آیا تب کیجیے ایفای نذر / تا نہ اپنی ذمہ مین رہجای نذر

سب پسر جب طلب حاضر ہوئے / دی خبر ہر ایک کو اوس عہد سے

دولت اسلام کو جلوہ دیا / واسطے قربانی کی راضی کیا

جب حقیقت قرعہ سی دریافت کی / نام عبد اللہ نکلا اوس گھڑی

تھی بنی مخزوم مین جو جو عزیز / نیک خصلت خوش سیر اور با تمیز

آگئی وہ اس امر کی مانع ہوئے / کہتی تھی اسکو نہ قربان کیجیے

ایک کاہن تھا شجاع خوش خصال / اوس سی شیبۃ نی کیا جا کر سوال

عہد کو کیونکر نہ پورا کیجیے / کیا کرون تدبیر فتوا دیجیے

اسطرح بولا شجاع خوش سیر / دلی شتر ہین خون بہای یکنفر

جا کی اونٹ اوسکی عوض مین دیجیے / قرعہ سی پھر دریافت لیکن کیجیے

اسم عبد اللہ نکلی جب تلک / ہو دہ تا دہ اونٹ دس دس تب تلک

جب سنا اوس نی پہ ... / تو دہ بین تک کرچکا اوس کا فیصلہ

... قرعہ بار بار / نام عبد اللہ نکلا بار بار

خون بہا ہر مرتبہ کم پاتی تھے / اونٹ دس دس ... بڑھائی جاتی تھے

قرعی سی گو خال لی نو مرتبہ / پیدا ہوا اصلا نہ کچھ بھی فیصلہ

قرعہ پہنچا جسگھڑی سو اونٹ پر
تب ہوا وہ خونبہا سے یک پسر

بالعوض عبد اللہ ذبیح اللہ کی
باپ نے سو اونٹ قربانی کیے

جا بجا انکا شہرۂ عالی جناب
ہوگیا سب مین ذبیح اللہ خطاب

ہی عجب اوس قرعہ کا راز لطیف
وہ دیت ہی موجب شرع شریف

بیان خصائل و فضائل عبد اللہ

تھی بہت عبد اللہ ذیشان کریم
حسن مین بیمثل باشان عظیم

نیک خصلت معدن اعجاز تھے
سب قریشیون مین سدا ممتاز تھے

تھا قرین عہد ظہور احمدی
تھا عیان چہری سی نور احمدی

ہی بیان راویان معتبر
گرسو جاتا نہ سوتا تھا گذر

آتی تھی آوازیان آؤ نہ تم
شوکت و اجلال دکھلاؤ نہ تم

رخ سی ہی نور محمد جلوہ گر
اوسکی باعث سی نہایت ہی خطر

بیقراری ہی عجب اپنی لیئی
ہو ہلاکت کا سبب اپنی لیئی

ایکدن عبد اللہ ذیجاہ نی
اسطرح کی عرض اپنی باپ سی

جاتا ہون جسوقت بطحا کیطرف
ہوتی ہین ظاہر عجب عز و شرف

ہی یہ بالاشک قدرت رب کا ظہور
پشت سی میری عیان ہوتا ہی نور

نصف کرتا ہی سوی مشرق گذر
سوی مغرب جاتا ہی نصف دگر

پھر وہانسی پھرکی نور انتخاب
سایہ مجھپر کرتا ہی مثل سحاب

جب توجہ کرتا ہی سوی فلک
بہر استقبال آتی ہین ملک

کیا ہی خوف انقلاب آسمان
باز ہو جاتی ہین باب آسمان

جب زمین پر بیٹھتا ہون بجز کمین
آتی ہی آواز تب ای مہ جبین

نور احمد سی ہوا دی احترام
ہو ہماری سمت سی تجھپر سلام

جس درخت خشک کی نیچی گیا
رحمت اللہ سی پایا ہرا

رفتہ رفتہ وان سی جب آگی بڑہا
خشک پایا جسطرحسے خشک تہا

بولی عبد المطلب اے خوش خصال
پیش حق تیرا یہی جاہ وجلال

صلب طیب ہی تری عرش برین
تجھسے پیدا ہوگا ختم المرسلین

ذکر عقد عبد اللہ با خاتون معظمہ آمنہ

جب ہوی عبد اللہ ذیشان جوان
عاشق و شیدا ہوا سارا جہان

جانب رب سی عطا شوکت ہوئے
حسن یوسف سی سوا شہرت ہوئے

خوبصورت عورتین عاشق ہوئین
حور وش مہ طلعتین عاشق ہوئین

خوش تہی اوسی جو معاصر تہی عرش
بیٹیان دیتی کو حاضر تہی قریش

کونسی مشاطہ وان لائی نہ بات
یہ نکرتی تہی کسی سی التفات

عورتین کیا کیا نہ سمجھانی لگین
جابجا سی نسبتین آنی لگین

ہر طرف چرچی قریب و دور تہے
پاکدامن پارسا مشہور تہے

عاشقون نی گرچہ کیا کیا کد نہ کی
پہر کبہی جا شا نگاہ بد نہ کی

اوس زمانی مین جو کاہن تہی وہان
علم سی اپنی یہ کرتی تہی بیان

انکی نطفی سی جو پیدا ہوگا طفل
خالق یکتا کا شیدا ہوگا طفل

ختم ہوگی بیگمان پیغمبرے
ہوگا ہر اک عیب و نقصان سی برے

یہ بہی تہا اونکی کتابون مین رقم
ہوگا جب ایجاد وہ نیکو شیم

غرق ہوگا حاسدونکی ہوش مین
آئیگا وہ خون یحیی جوش مین

جبۂ پشمینہ جو یحیی کا ہے
طرفہ ہدیہ صانع یکتا کا ہے

جانتی ہین ہم اوسی مانند جان
ہی تبرک کیطرح اپنی یہان

ہوگا اوس نور خدا کا جب ظہور
خون تازہ اوس سی ٹپکیگا ضرور

آنا یہود کا برای قتل عبد اللہ اور بچانا ملائکہ کا بحکم خدا

حاصل مطلب یہ ہی ایسو منہ
کچھ یہودی آئی اونکی قتل کو

کی نہ اوس بغض وحسد مین کچھ کمی
تھی مسلح سب وہ ستر آدمی

شہرہ اوصاف ہر سو جب ہوئے
ملک سی اپنی روانہ تب ہوئے

پہنچ گئی ملک مین وہ بد اوقات آئے
منزلین طی کرکی راتون رات آئے

ایک دن عبد اللہ نیکو شعار
جانب صحرا گئی بہر شکار

سب یہودی اوس طرف موجود تھی
درمیان جب گہ تنہا سے ملے

کچھ تامل اور [illegible] کچھ وقفہ کیا
حاسدون نی یکبیک حملہ کیا

وہب ذیشان دل عبد المناف
تھی اوسی میدان مین باقلب صاف

قول سی بعضون کی ہوتا ہی عیان
وہب ہاشم تھی وہان باعز وشان

ساتھ بہو تسی تھے اوس روداد کو
آئی عبد اللہ کی امداد کو

قول راوی ہی جو ہین پہونچی قریب
دیکھا اون سب نی وہان حال عجیب

گو وہ تنہا ہین مگر پایا یہ اوج
چرخ سی بہر کمک آئی ہی فوج

شان رب سی ہین مسلح شہسوار
زیر ران گھوڑی ہین ابلق بیشمار

مثل انسان گو نہین ہین صورتین
ہین عجائب ہیئتین اور خبرائتین

آئی ہی ایسا کیا ان بند وبست
دفعتہ دی سب یہودونکو شکست

وہب ذیشان نی جو ہین دیکھا یہ حال
تھی بہت حیرت تعجب تھا کمال

گھر مین آکر اپنی زوجہ سی کہا
ہی جوان عبد اللہ خاص خدا

جا کی عبد المطلب سی تم کہو
آمنہ کو اپنی فرزند یہین لو

الغرض ستی ہی شادی کا پیام
بولی عبد المطلب عالیمقام

دل ہوا اس بات سی مسرور ہے
جو کہا تمنے مجھے منظور ہے

بعد ازان کرکی مہین مہر نقد
فضل رب سی کردیا دونون کا عقد

ایک جا دیکھی جو دونون مہرو ماہ
عاشقونکی ہو گئی حالت تباہ

رنج فرقت کی ہوئین وہ شدتین
مرگئین حسرت سے دوسی عورتین

بعضی کہتی ہین وہ ماہ کا ملہ
عورتین دو نشو حسد سی مر گئین
مہر خالق سی ہوئی جب وا ملہ
کوچ ہستی سی عدم کو کر گئین

بیان تاریخ و ماہ و روز و وقت و مقام آمنہ کی حاملہ ہونیکا

جب ہوا ماہ جمادی الآخرہ ۔ آگئی تب عشرت کی فوج قاہرہ
حمل کی تاریخ مین ہی گو خلاف ۔ جمعی کی شب تھی مگر لی اختلاف
حاملہ لطف خدا سی جب ہوئین ۔ بارہوین تھی یا وہ تھی اٹھارہوین
آمنہ کو جب ہوا حاصل وصال ۔ دن وہ تھی تشریق کی ای خوش خصال
تھا جو انکی حمل رہنی کا مکان ۔ اسطرح معلوم ہوا اوسکا نشان
لکھتے ہین تھی جمرۂ وسطے کی پاس ۔ منزل عبد اللہ انکو اساس
مستقل جسم ہوا نور سے ۔ تھی وہی ساعت طلوع فجر کے
ہر زمین و آسمان مین دی خبر ۔ حمل سی ہی آمنہ انکو سیر
حکم داور سی دیا رتبا اوسے ۔ آج نور احمدی سونپا اوسے
مژدۂ تازہ ہو مخلوقات کو ۔ ہو بشارت ہر خوش اوقات کو

غزل

بزم عشرت کا جو سامان آج ہی ۔ کیا خروج نور یزدان آج ہی
غنچۂ دل ہی شگفتہ باغ باغ ۔ سینۂ مومن گلستان آج ہی
ہی نشان فغفور چین خاقان روم ۔ کس قدر رعب مسلمان آج ہی
کیون وہ بطن آمنہ ہی تختگاہ ۔ کیا جلوس شاہ ذیشان آج ہی
بن گیا مولد انہی سی کوہ طور ۔ شاد و خوش موسی عمران آج ہی
خلد مین حورین ترنم ریز ہین ۔ آسمان پر زہرہ رقصان آج ہی
جلتی ہین داغ جگر عشاق کی ۔ دل ہر اک رشک چراغان آج ہی

کیون خزان ہوتی نہین ہی بارِیاب
کیا بہارِ باغ رضوان آج ہی

باغ مین خندان نظر آتی ہین گل
نغمۂ بلبل کون نالان آج ہی

آگی قرآن کو پڑہین مثل زبور
یادداؤد خوش الحان آج ہی

ای صنم عاشق کی خاطر جمع ہو
زلف کیون رخ پر پریشان آج ہی

دل جو یان زنگ کدورت سی ہی صاف
آئینہ کس درجہ حیران آج ہی

جابجا پریان جمائی ہین پرے
آمد فخر سلیمان آج ہی

ہونیکو ہی فخر یوسف کا ظہور
شاد وخوش یعقوب کنعان آج ہی

کیا قصیدہ کہہ چکا ہی شان مین
مدح خوان شاہ نازان آج ہی

ہان سعیدان ازل ہون کامیاب
آگیا برج شرف مین آفتاب

صلب عبد اللہ سی کر کی ظہور
آمنہ کی بطن مین آیا وہ نور

باغ عالم کیون نہو عشرت فزا
نخل امید پدر پہولا پہلا

بارش رحمت نی دکہلایا اثر
ہوگئی کشت تمنا باروَر

آبرو سی دین بڑہی مطلب یہ تہا
قطرۂ نیسان صدف مین دُر بنا

جیسے مقبول خدا وہ آپ تہے
ویسی ہی عالی نسب مان باپ تہے

نیکیون کا انکی یہ پایا ثمر
جو گل مقصد تہا وہ لایا ثمر

پہنچی تہی اللہ کی امداد سے
ہی تہی دل دولت اولاد سے

نو مہینے بعد جب ہاتہ آئیگا
کس قدر آباد گہر ہوجائیگا

بیان یمن و برکت حمل آمنہ

مفلسی مین تہا عرب کا غیر حال
قحط مین گذری تہی سبکو چند سال

مینہ اونہین روز و نین برسا چند بار
ہوگئی فصل خزان فصل بہار

تہی بہائی کی عوض سامان بہلی
نخل امید عرب پہولی پہلے

تھا نہ لالے کی سوا سینے مین داغ — آشیانون سے سبز تھین شاداب باغ

تھی ترشحکی جو حیوانات وان — با فصاحت کرتی تھی سب سے بیان

اوس بشارت کی جو تھی حق کا زبان — اپنی زبانی مین ہوئی گویا زبان

بولتی تھین جسطرح سے سب عرب — آکھتی تھی سنلو یہ فرزند ہے اب

زوجہ مقبول رب ہین حاملہ — آمنہ عالی نسب ہین حاملہ

کافر جہان تھی جو اکثر بادشاہ — مبتلا ہی غم سے تھے باحال تباہ

کفر کی جانب جو وہ آمادہ تھے — تختہ اونکے سرنگون افتادہ تھے

مشرق و مغرب کی سب وحش و طیور — رات دن آپس مین کرتی تھی سرور

سب چرندون اور پرندون نے کہا — آمنہ نے پایا ہے نور خدا

تھا نور دریا نے باہم کہتے تھے — منتظر اس روز کے ہم رہتے تھے

قطرہ ہای آب مین گوہر ثمن — بحر رحمت ہی خدا کا جوش زن

بام کعبہ پر جو آئی جبرئیل — آکے نشان سبز لائے جبرئیل

جب علم کو کو لگر برپا کیا — جلوہ شان خدا دکھلا دیا

چوب اوسکی تھی ستون آسمان — ابر رحمت تھا پر پرہ بیگمان

لطف سے پر تھا گلشن عنبر سرشت — کھل گئی تھی دروازہ باغ بہشت

ہر چمن مین گل تھی خندان باغ باغ — باغ جنت مین تھی رضوان باغ باغ

تھی نہ آتا ر اوس تجلی کی کہان — نور سے معمور تھا سارا جہان

تھی زمین فیض قدم سے انتخاب — جس سی کہتی تھی کہ ہم ہین آفتاب

تھی شیطان تھا زیادہ اضطراب — ہوگیا تھے گرفتار عذاب

[illegible] — [illegible]

بیقرار ہین ہو نقشہ [illegible] — [illegible] دریا مین [illegible]

حکم خالق سی فرشتی آئی جب — [illegible]

الغرض اوس رنج و غم مین ہوئی ابلیس — آ پڑا وہ بالائی کوہ بو قبیس

اسقدر شدت سی چلایا وہان — شور و غل سی ہر بشر آیا وہان
ہر طرف تھی نالہ و افغان کی دہوم — ہوگیا اوسجا یہ خلقت کا ہجوم
دیکہکر ہر ایک کو کہنے لگا — کچھ خبر ہی خواب غفلت مین ہو کیا
پہر گئی تقدیر کیا ہی شاہ و ریب — تم ہوی ہو مستحق ویل و ویب
کچھ نہیں چہوا ای گروہ بی نصیب — نور خالق کا تولد ہے قریب
ہونگی اب پیدا محمد مصطفےٰ — ہی عروج بادشاہ قل کفیٰ
کوہ غم ٹوٹا کمراپیے سب جہکے — لات و عزیٰ کی پرستش ہو چکے
تم سبہو نکا وہ نبی ہوگا ضرور — ہی محل اپنی لئی اوس کا ظہور
اونکا اب عہد ضمانت ہوگیا — سست سب علم کہانت ہوگیا
صاحب قرآن کی آنیکی ہی دہوم — اب کہان سحر و فسون علم نجوم
آمنہ کہتی ہین دیکہا مینی خواب — کہتا ہی مجہسے کوئی نیکو خطاب
بطن مین تیری جو خوش کردار ہی — سب جہان کا بیگمان سردار ہی
افضل و بہتر ہی ساری خلق سے — چن لیا سب خلق سی اللہ نے
ہی رسالت کا اوسی پر اختتام — جب وہ پیدا ہو محمدؐ رکہیو نام
خود بیان کرتی ہین حضرت آمنہ — زیب بخش صدر عفت آمنہ
جب رہا حمل رسول کردگار — بار ور ہونیکا تہا کچہ بہی نہ بار
رحمت داور سی وقت کچہ نہ تہی — حمل ہونیکی علامت کچہ نہ تہی
جو جو عارض ہوتا ہی ہر زنان — اوسمین سی ظاہر نہ تہا کوئی نشان
سہل و آسان ہوگیا تہا کار حمل — کچہ نپائی جاتی تہی آثار حمل
کوئی بہی ایذا نہ مطلق سستی تہی — چین سی میری طبیعت تہی بہی
کاہلی سستی نپائی جاتی تہی — حمد رب ذو المنن یاد آتی تہی

بیان فاطمہ شامیہ کی حسرت کا

الغرض جو عورتین زندہ رہین
عشق عبداللہ مین بیمار تھین
اتھی نہ اوس آزار سی ممکن شفا
گونہ مقفل آ سنہ قسمت تھی نیک
کھتی ہین تھی دختر سلطان شام
جانتنگ اوسکو نہ تھی انسی عزیز
گرچہ یوسف چودہوین کا چاند تھا
حسن مین گردش دہ تھی یہ بیبی ستی
رہتی تھی علم کہانت مین کمال
حسن خوبی مین نہایت طاق تھی
مضطرب کیا کیا دل مغموم تھا
یعنی اونکی نسل مین ہوگا نبی
یہ تمنا تھی اگر منسوب ہون
ساتھ لیکر حشمت و فوج و سپاہ
زیور و زر سی نہ خالی ہاتھ تھا
فوج اوتری ہوگئی برپا خیام
ایکدن عبداللہ عالی نسب
گونہ تھا اوس مہ جبین کا اشتیاق
اسطرح موجود تھی وان رشک ماہ
شورش عاشق جگر پیدا ہوسی
اوٹھی اوسدم سرو قد تعظیم کو
کی پذیرا آپ لی جب التماس
نور رخ پر گرچہ کرتی تھی نگاہ

ہجر مین کیا کیا نہ تکلیفین سہین
زندگی سی رات دن بیزار تھین
زندہ در گور اونکو کہنا ہی بجا
شامیہ تھی اون حزینون مین سی ایک
فاطمہ تھا اوس نکو خصلت کا نام
عشق کرتی مین زلیخا تھی کنیز
اسکی آگی حسن اوسکا ماند تھا
بالکل امور تجربت بلقیس ستی تھی
منکشف ہوتا تھا قدرت ... کا ہر احوال
کاہنو مین شہرہ آفاق تھی
حال عبدالمطلب معلوم تھا
رہبر دین فخر آل ہاشمی
مادر پیغمبر ذیشان ہون
داخل بکہ ہوسی وہ رشک ماہ
حرمت کرنیکو خزانہ ساتھ تھا
کوچ سی فارغ ہوسی کر کی مقام
باہر آئی گھر سی با افضال رب
اوسطرف کو آئی حسب اتفاق
جسطرح سی دیکھتا ہو کوئی راہ
دیکھتی ہی عاشق شیدا ہوسی
اور بلایا صاحب تکریم کو
عزت و توقیر سی بٹھلایا پاس
پر نہ اصلا کچھ خبر لی تھی نگاہ

گرچہ مانع ہوتی تھی شرم و حیا ۔ پر دل بیتاب پر قابو نہ تھا
دل ہی دل مین الغرض کر کی صلاح ۔ خود دیا اوس نی پیغام نکاح
سن چکی جبدم سوال خوش خطاب ۔ تب دیا اوسکو جواب با صواب
یعنی فرمایا نہ عجلت چاہیے ۔ ایک شب کی مجھکو مہلت چاہیے
گو خوشی تیری یہ ہی اپنی خوشی ۔ پر نہین ہمکو مناسب سرکشی
اپنی والد کی جو مرضی پائین گے ۔ صبح کو ہم پاس تیری آئین گے
کہکے یہ رخصت ہوئی اور گھر مین گئے ۔ اور نزد آمنہ تشریف لائے
بطن مین اوسکی بصد عز و وقار ۔ نور لی پایا اوسی شب کو قرار
قول راوی ہی ہوئی جبدم سحر ۔ با ادب حاضر ہوئی نزد پدر
شامیہ کی راز سی واقف کیا ۔ اذن اوسکی عقد کا اونسی لیا
کر کی منت اور لجاجت آپ نی ۔ پائی با مشکل اجازت باپ سے
شامیہ کی پاس جب تشریف لائے ۔ بولی ہم والد کو راضی کر کی آئے
آرزوی دل بوقت مل گئے ۔ عقد کرنیکی اجازت مل گئے
شکل عبد اللہ کو دیکھا جو ہین ۔ پایا اوس نی نہ وہ نور جبین
بولی حسن مہر طلعت کیا ہوا ۔ شیخ کہو نور نبوت کیا ہوا
گرچہ ہیات اور صورت ہی وہی ۔ شان و شوکت اور وجاہت ہی وہی
مہلت شب لیکی صحبت کس سے کی ۔ اوس امانت مین خیانت کس نی کی
اسطرح جبدم وہ مستفسر ہوئے ۔ آمنہ کی سب حقیقت تب کہے
ہو گئی دونون گل رخسار زرد ۔ اسطرح بولی وہ بھر کر آہ سرد
گو کوئی تجسے سوا پیارا نہین ۔ خواہش تقدیر سی چارا نہین
تھی جو اس دل کو تمنای وصال ۔ ہو نہ ہرگز آپکو بیجا خیال
فی الحقیقہ امر نفسانی نہ تھا ۔ وسوسہ کچھ اسمین شیطانی نہ تھا
آپ سی طالب جو تھی اس امر کے ۔ اور کچھ اسکی سوا خواہش نہ تھے

دیا تھا جو تجھی بی بی کی دولت پائی ہی — یعنی وہ نور رسالت پاتہ آئے ہی
وہ قسمت سی بہر ہوش سو شار ہیہ — مادر خیر البشر ہو شار میہ
اب خیال مقصد سی حاصل ہی کیا — پھر صاحب جو کہ ہونا تھا ہوا
یون نہین ملتا وہ جسکو چاہئی — خوبی تقدیر اسکو چاہئے
مالک ہر دو جہان ہی خدا ہی — پی جی چاہی ہی اسکو مانگتی ہی فدا کیا
کیا گلہ اور کیا شکایت کیجئے — ہم اسی مین خوش ہین رخصت دیجئے
تم نکیو میری طرح صدمہ سہو — ہی دعا اپنی خوش و خرم رہو
کیونکہ یہ رخصت ہوی رخصت کیا — اور ہوگا اب صدمہ فرقت کیا
گو نہ ہو و تحمل وہ صحبت رہے — اتنیک دن عشق کی شہرت رہے
ہو گیا کیا کیا دل مایوس مین — عمر کاٹی حسرت و افسوس مین
جیتی جی جان کو کہوتی رہی — جب تلک انکھین رہین روتی رہی

حال وفات حضرت عبداللہ

قصہ کوتہ دو مہینے جب ہوئے — شام مین عبداللہ ذیشان گئے
ہوتی انکو تہی جلدی بیاہ کی — گھر مین آنی کی انہین فرصت نہ دی
یا پہونچی ہی کیا تہا انتقال — یا پہر تہا جب تب ہوا انکا وصال
بعضے کہتی ہین کہ غم سو انکی لڑکی — ساتھ تہا ساتھی انکی مدینی مین گئی
وہ تجارت اور ریاضت کرتی تھی — راہ ان تک خلق جیتے کرتی تھی
ہو گئی جب صاحب آزار وان — اک مہینے تک رہی بیمار وان
بہانجی کا بد حرہ جو تہا مزاج — تا بمقدور انکا کرتی تھی علاج
ہو چکا لبریز جب جام حیات — ہو لی حدت کی وہین پائی وفات
تمام ہی جس جا کا دار النائلہ — اور اسی جگہ مدفون ہوا ذیہ تہ
اس روایت مین نہین زنہار شک — قبر ہی موجود وان پر اب تلک

زندہ وو سالم رہی پچیس سال — یا ہوی سب عمر اونکی نئیں سال
آئی اونکی مرنی کی جب صدمہ خبر — آمنہ کیا کیا ہوئیں تب چشم تر
سب عزیزوں مین بڑا ماتم ہوا — سخت عبد المطلب کو غم ہوا
روکی فرمایا یہ اوسدم آپ نے — ہای بیٹی کو نہ دیکھا باپ نے
تہا پسر کیو واسطے داغ عظیم — بطن مادر مین ہوی حضرت یتیم
لوابہی سی امتحان ہونی لگے — صبر کی جوہر عیان ہونی لگے
آبرو بیشی خدا بالی عظیم — بیش قیمت ہو گیا دُرِّ یتیم

بیان خواب عبد المطلب

ایکتی ہین خود شبیہ عالی جناب — مین نی دیکہا ایکدن مابین خواب
پشت انور سی مری با صد نوید — جلوہ گر ہی ایک زنجیر سفید
گر سوی مشرق ہی پہونچا اک سرا — جانب مغرب سرا ہی دوسرا
ایک حلقہ ہی ثریا سی عیان — دوسرا تحت الثرا مین ہی نہان
جلوہ ہی اوسکی شان کی دیکہی نہی — پہر وہ بنتی اک درخت سبز سی
لگ رہی ہین قدرت علام کی — میوی اوسمین ہین کئی اقسام کی
بیشش کی ہر سمت سایان ہین پڑی — دو رفیع القدر ذیشان ہین کہڑی
دیکہی جب دو نیر اوج کمال — چاہا مینی کیجی تفتیش حال
ایک بولی نوح با تکریم ہون — دوسری بولی کہ ابراہیم ہون
جب مجہی بتلا چکی وہ اپنی نام — متفق ہو کر یہ فرمایا کلام
باغ عالم مین ہوی کیا کیا عطا — یہ شجر لاریب پشتون تک رہا
ہی درخت باردر تیری لئے — نیکیو نکلا ہی ثمر تیری لئے
جب ہوا بیدار مین نیکو خطاب — کاہنوں سی چاہی تب تعبیر خواب
یکزبان ہو کر کہا ہر ایک نے — ای زہی طالع کہ یہ رتبی ملے

نسل مین ہوگا تری ایسا پسر — ہونگی تابعدار سب جن و بشر
کر یقین تو کچہ عجب اسکا نہین — ہو زمین و آسمان زیر نگین
کرکی جاری ملت پاک خلیل — ہوگا محبوب خداوند جلیل
جتنی ہین اوسکی ساری جان نثار — ہوگا اوس کا دین برحق استوار
جو نہ دین اوس کا کریگا اختیار — وہ لعین ہی دشمن پروردگار
مثل قوم نوح پائیگا سزا — اوسکی خاطر ہوگا طوفان بلا

بیان خواب بطرز دیگر

حق عیان کرتی ہین ابن بابویہ — یون بیان کرتی ہین ابن بابویہ
ہین مقرر سب صاحبان فہم و عقل — ہی کتابون مین ابوطالب سی نقل
یار وا مر نیک سی ہو مرتکب — اسطرح کہتی ہین عبدالمطلب
جو بیان حجرہ ہی اسماعیل کا — ایک شب مین اوسمین جاکر سو رہا
جب اوٹہا مین دیکہکر خواب غریب — وان سی باہر آیا با حال عجیب
تہی نہ قابو مین مری اعضای تن — کانپتا تہا خوف و دہشت سی بدن
پردۂ غفلت پڑا تہا ہوش پر — موی سر جنبش مین پای دوش پر
دیکہے آثار تغیر جس گہڑے — کاہنونکو تب ہوی حیرت بڑے
پوچہا مجہسے کیا ہوا ہے حادثہ — سچ بتا درپیش کیا ہی معرکہ
تب کہا مین نے عجب دیکہا ہی خواب — اوسکی باعث سی ہی کیا کیا اضطراب
عالم رویا مین یون آیا نظر — پشت سی میری اوگا ہی اک شجر
رفتہ رفتہ ہوتا جاتا ہی بلند — گلستان عالم مین رفعت ہی پسند
کرکی میری پشت اقدس سی خروج — ہو گیا تا آسمان اوسکا عروج
اس زمین سی تا فلک شاخین گئین — مشرق و مغرب تلک شاخین گئین
ہر طرف پہیلا یہ نور بیحساب — جلوہ گر گویا تہی ستر آفتاب

اسطرح جیر جب شرف ظاہر ہوے
دیکھکر شوکت ادب کیا کیا سبہیا
پہر تامل سی جہ بین بہتے کی نگاہ
دمبدم جلوہ عجب دکہلاتا ہے
ایک جانب تخت ہاہین کچہ نشیں
باغیونکو کچہ نہین خوف و خطر
جاتی ہین جب اس ار او بہی قریب
روکتا ہی سب کو باغیظ و غضب
وان سی سر کاناہی پٹیتین توڑکر
خوف رو باہونکو ہی اوس شیر کا
گر نگاہ بہی کرتی ہین نظر
قصہ کوتہ کیا بیان کو طول دون
بولا اوسدم وہ جوان مہ جبین
بہر بنے اوسی تب کہا ای خوش سیر
وہ جوان بولا کہ ہونگی وہ نہال
جب ہوی ظاہر یہ سامان خواب سے
سن چکا مجہسے وہ حال خواب جب
اور کہا گر راست ہی تیرا کلام
مغرب و مشرق کا مالک جو کہ ہو
ہوگا وہ پیغمبر نسکو سبہی
پہر یہ عبد المطلب کہنی لگے
خواب ہین اوسکی حکایت جینی کی
قول دا ری ہی وہ سعین مہ جبین

سب تر ہے اور سب عجم جاتی ہوے
ہوگی ختم ہر ایک نبی سمجہ ایک
کم نہین اوسکا شکوہ و عزہ جاہ
نور اوس کا دور تر شیا عجما تا ہے
بڑہتی ہین اوسکی طرف کہاکہا کی طپش
تعقد ہی جرسی اوکہا تین وہ عجیب
اک جوان تب آکی باشان عجیب
ہوتا ہی مغلوب ہر اک بن اوسی
بہاگتی ہین اوس شجر کو چہوڑ کر
کر نہین سکتا ہی کوئی سا منا
بہوڑتا ہی وہ ہاسے بد سبب
پہنچی جا ہا اوسین ہی اک شاخ نون
مجہکو اس سی بیگمان بہرہ نہین
ہو تہجر جس کا ہو وہ بہرہ ور
وہ ہمین ہین آویختہ جو خوش خصال
ہین اوسکا اوسدم ہر ایسا ان خواب سے
زنگ کا ہین ہوگیا تعبیر تب
ہوگا تیری صلب سی وہ نیک نام
جادہ عرفان کا سالک جو تہ ہو
آبروی خلقدان دو الا ہیسہی
ہی ابوطالب بشارت ہوسکی
وہ جوان نیک خو ہوگا تو ہے
شیر یزدان ہی امیر المومنین

جب ہوا امر نبوت آشکار — کہتی تھی بوطالب نیکو شعار
ای عزیزو کچھ مقام شک نہین — وہ شجر ہی یہ ابو القاسم امین

بیان تاریخ و روز ولادت و ماہ و سال ولادت باسعادت

جب ہوئی پیدا وہ باشان رفیع — کہتی ہین تھا او دلہن شہر ربیع
کیا عجب شیعون نی ٹہری عید کی — جمعہ اور تاریخ ستر وین وہ تھی
اس سی بھی آگاہ ہون سب مومنین — اہل سنت کہتی ہین تھی بارہوین
اسطرح بھی دل سی مائل بعض ہین — آٹھوین دسوین کی قائل بعض ہین
اوتیین سی ہی بعض کا یون بھی کلام — چاند پیدا اس کا تہا ماہ صیام
ابن یعقوب کلینی سے کہا — گو ربیع اول کا چاند تھا
جس گھڑی بارہ شبین آخر ہوئین — تب ہوا پیدا اشہ دنیا و دین
اور وہی نیکو سیر با صد دلیل — لکھتی ہین سال ولادت عام فیل
ہی اوتیین کی اسطرح بھی قیل و قال — روز جمعہ اور تہا وقت زوال
قول دیگر یہی وہ جب پیدا ہوا — وقت تہا قرب طلوع فجر کا
کہتی ہین شعب ابی طالب کو سب — مولد پاک شہنشاہ عرب
یون بہ کلینی سے لکھا ہی جا بجا — قول اول تھا تقیہ مین کہا
اہل سنت مین جو یان مشہور تہا — بہ خطر اونسی بیان اوس کا کیا
یون کتاب عدہ مین مرقوم ہے — ہر جگہ پر مومنون مین دہوم ہے
چاہیئی ہی احترام قول یہ — اسطرح پر ہی کلام قول یہ
صبح کو پیدا ہوی جد نبی — جمعی کا دن اور ستر ہوین وہ تہی
ہی رقم با صد سند باصد دلیل — ہو چکی فی النار جب اصحاب فیل
اور گذری اوسکو جب سی سال سب — تب ہوی پیدا اشہ والا حسب
کہتی ہین کچھ لوگ پنتالیس روز — یا ہوی اوس سال کو پچپن روز

بعضے کہتے ہین اوسی دن جیکمان | تہا ظہور بادشاہ انس و جان
ضعف ہی اس قول کا سب پر عیان | اسطرح پر راویونکا ہی بیان
جب سپاہ ابرہہ غارت ہوی | بارہ ستر ہوین محرم کی وہ تہی
سال تہا بیشک وہی اشہر یہ ہی | کیون نہ مانین مذہب اکثر یہ ہی

ذکر اصحاب فیل و رفتن عبد المطلب نزد ابرہہ

کہتے ہین تہا ابرہہ شاہ یمن | تہا نہ اوسکو خوف رب ذو المنن
جب سنا اوصاف کعبہ کا بیان | تب ہوا اوسکی طبیعت کو گران
کہتا تہا کعبہ جو یان طیار ہو | گہر خدا کا مکے مین بیکار ہو
جو قلمرو مین مری ہین خاص و عام | وہ کرین اوسمین عبادت صبح و شام
پہر برس مکے کی جانب جائین کیون | میری کعبے مین مشرف حج سی ہون
ساکنان مکہ اگر یان آئینگے | وان سی بہی راحت زیادہ پائینگے
الغرض کعبہ بنایا اوسنی جب | وان پہ جاتی ہی رعیت اوسکی سب
اک برس ایسا ہوا وان اتفاق | کوئی آیا حج کو با صد اشتیاق
جب ہوا شب باش با صد اعتزاز | بیٹہکر اوسنے کیا بول و براز
ابرہہ نی جب سنا سارا یہ حال | اوسکو غصے سی ایسا کیا اوسنی خیال
آیا مکے سی یہان کوئی عرب | میری کعبی کا نہ سمجہا کچہ ادب
اسلئے اوسنی کیا فعل شنیع | پست ہوا اس قصر کی شان رفیع
اوسکی کعبے کو گراونگا ضرور | وان عوض لینے کو جاونگا ضرور
الغرض یہ کہکے خود راہی ہوا | ساتہ اوسکی لشکر شاہی ہوا
نزد مکہ ہو جب ابرہہ | ظلم وان کرنی لگا تب ابرہہ
تہی ہزار سو سکے ہوا شتر جسقدر | لیگئے اوسکی سپاہی بے خطر
جب ہوا وہ فعل بد کا مرتکب | لیگئے تشریف عبد المطلب

کی ملاقات اونسی با صد احترام
کی بہ عظمت آپکی تعظیم سے
اسطرح کہنی لگا با صد نیاز
کیا سبب جو اسقدر تکلیف کی
آپنی فرمایا تب ای بادشاہ
خیر خواہون سی نہین بہتر ہی اشتر
سبب اسکو نہایت ہی ہراس
اسپہ یہ ہوا کہ مجھکو تہا خیال
ہی بمعظم عالم اسباب مین
شیخو ارسی حق بہرہ گذارش آپکی
لائی کہیو کیا طلب پر نام تک
دہیان مجھکو اسطرح کا تہا غلط
بولی عبد المطلب ای بادشاہ
کون تہا ایسا یہ ہی فعل عجب
کعبہ حسب کا گہر ہی کیا وحشت اوسی
کیا کسی سی کیجیے کعبے کا ذکر
کبھلے یہ اپنی اسے سب جانور
چہیونی لائی تہی سو اتہی جو نفر
کہتی تہی تدبیر ایسی کیجیے
ہاتہ آکر صدمی دکہلاتا ہی ل
راویان صفتیمد با صد نوید
معرکی مین آتا تہا لشکر کی کام
تیغ کو خرطوم مین لیتا تہا جب

کی نہایت خاطر عالی مقام
پیش آیا عزت و تکریم سے
آپ نی مجھکو کیا کیون سرفراز
کہکے یہ اونکی بہت تعریف کی
دہ بلی آزار ہی تیری سپاہ
لیگئے سب چارپایہ چہین کر
لینے آیا ہون سو اونکی تیری پاس
پہر کعبہ ہی تمہین رنج و ملال
کچہ کرو گی سعی اوسکی باب مین
مانگونگا بیشک سفارش آپکی
پاس کچہ اوس کا نہین لاریب و شک
تہتی اپنی جانور مانگی فقط
گرنہ تو بیجا حقارت سی نگاہ
تہا ہمارا مال جسکے ہی طلب
ہی قوی تر کیا وہی حاجت اوسی
خود سمجھ لیگا ہمین کیا جاہی فکر
اونسی پہر رخصت ہوی با کر و فر
اتنی تردد مین نہایت پہیر کر
گہر تلک زندہ نجانی دیجیے
مفت اپنی ہاتہ سی جاتا ہی مال
کہتی ہین تہا فوج مین فیل سفید
بادشاہ نی تہا رکہا محمود نام
صف شکن جنگاہ مین ہوتا تہا تب

کسقدر اژدہکی تہی سکو امنگ
پکہنی تہی اشراف نزد فیلبان
الغرض اوسکو شریک اپنا کیا
تہا جدہ سہر آپنکو وہ خاص اللہ
یان تو شہر پہ مستعد تہی فتنہ جیش
تہی نہ عبد المطلب کو کچہ خبر
جب قریب آئے سواشتی لیکے سب
فیلبان لی اوسگہڑی با صد ہنر
سونڈ مین تلوار تہی کوئی غلاف
خاص رب کو پاس اپنی دیکہکر
خیر سی مطلب بیان شہر کہا
ہوگئی راضی فیل خوش اطوار سے
اور یہ کی ازراہ شفقت فیل قال
لی ادب ہوکر نہ اوسجا جاہیو
اوسکو فرما کر نصیحت گہر مین آئی
خوف سی ٹہہری نہ کی یان تک و پیش
فوج کی ڈرسی نہ باقی ہوش تہی
ابرہہ جب پشت مرکب پر چڑہا
جب سنا ہونیکو ہی یان ازدہام
کہتی کی در پیر جو استادہ ہوئی
آتی تہی ہاتہی سبی ہمراہ سپاہ
حکم رب سی تہا مسلمانونکا اوج
ریزہ ریزہ جیل تہی منقار مین

فیلبانون نی سکہائی فن جنگ
اور اپنا سب کیا قصہ بیان
دیکہی لانبی خوب سا ہاتہوا کیا
لیکی ہاتہی وان گیا اور روکی راہ
کرتی تہی خوب سامان ستیز
وہ چلی آتی تہی دانسی بیخطر
قدرت رب سی ہوی سامان عجب
چاہا ہاتہی ہو سوار حملہ ور
پر کیا اوسنی نہ کچہ قصد مصاف
کیا ادب ہی بیٹہا گہٹنی ٹیک کر
اپنی سرکو اونکی قدمون پر رکہا
ہاتہہ پیشانی پہ رکہا پیار سے
فیل میمون نہ رہی اسکا خیال
کعبہ دیکہانیکو نہ تہا شاد جا ہیو
فتح پاکر شاد و خوش تشریف لائی
بزم ماتم ہوگئی وان بزم عیش
جا لگی غارونمین پہاڑونمین چہپی
فوج لیکر سوی مکہ تب بڑہا
آ گئی شیشہ جانب بیت الحرام
تب دعا کرنی پر آمادہ ہوئی
شر سی اوس ملعون کی چاہی پناہ
ناگہان آئی ابابیلونکی فوج
تاک کر مارا جسی اشرار مین

سیدھا کی سی جہنم کو گیا ٹھ ۔۔۔ قہر رب میں آئی فوج بی حبیب
جو جو آئی تھی ہوی وہ سب ہلاک ۔۔۔ کافر و نسی ہوگیا میدان پاک
مضطر و حیران تھا گیا ابرہہ ۔۔۔ دیکھکر یہ حال بہاگا ابرہہ
گو بچا ہر راہ میں آیا نہ ہاتھ ۔۔۔ بہیجی ہی بہیجی تہی ابابیل اوسکی ساتھ
پہونچا وہ شاہ حبش کی جب قریب ۔۔۔ اور کہا سب حال با حال عجیب
من و عن جب حال لشکر کہہ چکا ۔۔۔ تب ہوا پیکل جل سی سامنا
جو ابابیل اوسکی ہمراہ آئی تھے ۔۔۔ چونچ میں اک کنکری بہی لائی تھے
ہوگیا اوس سنگریزی سی ہلاک ۔۔۔ خاک میں ملکر ہوا مانند خاک
سب پہاڑوں پر پریشان تھی قریش ۔۔۔ ابرہہ کی ڈرسی پنہان تھی قریش
کوہ کی چوٹی پہ چڑھ کرکے نگاہ ۔۔۔ سامنی پائی نہ اعدا کی سپاہ
سمجھے پوشیدہ مینگا ہون میں ہیں ۔۔۔ جابجا بیٹھی ہوی راہوں میں ہیں
دیکھا اون سب کو جو بابین خطر ۔۔۔ آئی عبدالمطلب لینے خبر
دیکھا بیجان ہی پڑا لشکر تمام ۔۔۔ اوسجگہ باقی نہیں زندی کا نام
پائی جب شیبہ سی سب نی اطلاع ۔۔۔ لوٹنی کو آئی تب مال و متاع
لوٹمیں جو پایا اک جا رکھدیا ۔۔۔ سب قریشو نپر اوسی قسمت کیا
مال اور اسباب جو جو عمدہ تھا ۔۔۔ سب وہ عبدالمطلب کا حصہ تھا
تھی جو افسر اونمیں عبدالمطلب ۔۔۔ تھی تونگر اونمیں عبدالمطلب

دربیان اختلاف روز ولادت وغیرہ

گو نہیں پیدائش حضرت میں شک ۔۔۔ بعض کو روز ولادت میں ہی شک
ہی یہ قول عامہ ای خوش بیان ۔۔۔ جانئی روز دوشنبہ بیگمان
شاہ ہی کسرا میں ای نیکو خصال ۔۔۔ کتنی ہیں باقی رہی تہی سات سال
بعض نی ای عاشق شاہ ہدا ۔۔۔ ہی زمان شاہی ہرمز لکھا

ہے کبری سے بعض کرتے ہیں بیان
تھا زمان شاہی نوشیروان

جب سے اوسکو حق نے دی تھی سلطنت
بس چہل دو سال کی تھی سلطنت

قول حضرت کا موید ہے یہ قول
اس روایت کا موید ہے یہ قول

حکم رب سے جب جہان میں آیا تھا
نور حق نے یہ خود فرمایا تھا

جب ہوا فضل خدا سے از سبب حمد
تھا وہ بیشک حاکم عادل کا عہد

جب ... مولد کی بزم انبساط
کہتے ہیں تھی بست و دو شہر ...

بعض نے راوی سے با صدق و صفا
... رو تی ہے لکھے

بعض نے اوس چاند کی اے پاکدین
بست و ہشتم یا لکھا ہے بیسوین

جو بیان ہیں قائلان جاہ فرس
کہتے ہیں وہ ... ہمس

جو منازل ہیں لکھے بہر قمر
تھا یقینے اونسے عقرب جلوہ گر

اور ابو معشر یہ کرتا ہے بیان
تھی یہ تاریخ ولادت بیگمان

یعنی جب پیدا ہوا نور خدا
درجہ بستم تھا برج جدی کا

جب ہوا پیدا وہ محبوب لتسی بری
برج عقرب میں تھے کیوان مشتری

فرق اونکے عمر سے خیر و شر میں تھا
لکھتے ہیں مریخ اپنے گھر میں تھا

لیکئے کیا لے محل نام حنلل
تھا شرف میں ... میں حمل

تھا عطارد اور زہرہ کا شرف
حوت کے مابین غل ہے ہر طرف

ہر ملک برج شہ ذیشان میں تھا
ماہ کامل اول میزان میں تھا

تھی ولادت کی خوشی فردوس میں
راس جوزا میں ذنب تھا قوس میں

خلق جس گھر میں ہوے شاہ جلیل
وہ عطا فرمایا خود بہر عقیل

جو محمد ابن یوسف ... تھا
کہتے ہیں وہ بھائی تھا حجاج کا

جب ہوے راہی عقیل خوش بیان
اوسنے اوس گھر کو خریدا بعد ازان

ابن یوسف کے ہوا قبضے میں جب
خود بنایا اوسنے اپنے گھر میں تب

ہو گیا جب عہد ہارون رشید
خیزران ماں اوسکی مفتون رشید

اوس مکان کی اوسگہڑی طالب ہوئے | صاحب قدرت جو تہی غالب ہوئے
جسقدر تہی ارض قصر مصطفےٰ | ابن یوسف کی مکان سی کی جدا
دل نی جو چاہا یہی تدبیر کے | مسجد تو اوس جگہہ تعمیر کی
آجتک وان ہی اوسی انداز سے | جاتی ہین حاجی زیارت کی لیئے

موافق معارج النبوة

اسطرح پر ہی معارج ہین لکہا | راویون نی ہی یہ دی جا بجا
جب ہوا تہا خلق نور ذوالجلال | بعثت عیسی کو جو سی گذری تہی سال
جو سکندر بادشاہ روم تہا | تہا نہ زندہ کر گیا تہا وہ قضا
جب ہوا پیدا اوسکی ہر نیکو | سال گذری آٹہ سی ہشتاد و دو
عہد سی داود کی ای خوش خصال | یکہزار و ہشت صد گذری تہی سال
ہوسی تاریخ کی ای نیک نام | دو ہزار و ہشت صد تہی لاکلام
عہد ابراہیم سی ای ذیوقار | گذری تہی ہشتاد سال اور سہ ہزار
اور عہد نوح سے عیسی نفس | چار الف و چار صد نو تہی برس
عہد آدم سی ہوی ای خوش خصال | شش ہزار و ہفت صد پنجاہ سال

در لب السیر

تہی یہ تاریخ ہبوط ذی وقار | ایک سو ترسٹہہ برس اور شش ہزار

حکایت حکیم ایزد خواہ ماشاء اللہ

ہین ولادت کی ہی کیا کیا معجزے | ہی روایت ابن شہر آشوب سے
نیکخو اک بندہ کا رب تہا حکیم | ہوشمند و باخرد از حد فہیم
لوگ کہتی ہین اوسی بحر علوم | تہا نہایت دعوی علم نجوم

آیا اکدن نزد مامون رشید
نیک ساعت تھی بنی حد سعید

یون کیا مامون نی اوس سی کلام
تیری باتون کی منقر ہین خاص عام

ہی عجب با وصف علم و زیرکی
احمد مختار سی بیعت نہ کی

کیون پیمبر کا مری قائل نہین
جانب دین خدا مائل نہین

بولا مین ایمان لاؤن کسطرح
بارہا فرماتی تھی وہ اس طرح

خاص حق معصوم اور بی عیب ہون
خاتم پیغمبران لاریب ہون

ایسی باتون کی لئی کیا ہو فروغ
جانتا ہون اس سخن کو مین دروغ

اس سی قائل مین نہ حضرت کا ہوا
بی محل بیوقت وہ پیدا ہوا

جو کہ اوس طالع مین ہو رہبر نہو
یعنی وہ لاریب پیغمبر نہو

تھا حکیمون سی حاضر اکثر بیان
اسطرح اونی کیا اوسدم بیان

اونکی طالع سی ہوا مجھکو یقین
راستگو ہین سرور دنیا و دین

سن مری باتونکو با صد اشتیاق
سب حکیمونکا ہی یہ اسپر اتفاق

اونکا طالع ہی با مین پیغمبری
زہرہ مریخ و عطارد مشتری

ایسی طالع مین جو پیدا ہو بشر
بس اوسی ساعت ہو دنیا سی سفر

اور اگر اوس روز وہ زندہ رہے
تا بیک ہفتہ عجب صدمی سہے

دمبدم موجود آکر موت ہو
بلکہ پہلے سات دن سی فوت ہو

گرچہ اس طالع مین وہ پیدا ہوئے
بیگمان ترسٹھ برس زندہ رہے

گو عیان ہر اک ہی اونکا معجزہ
ہی یہ اون سب سی علاوہ معجزہ

سنکے اس تقریر کو قائل ہوا
ہوی دین مصطفےا مائل ہوا

وہ منجم جب مسلمان ہو گیا
ہنسکے تب مامون نی اوسدم کہا

اس منجم کا ہوا نیز خواہ نام
یا ہو ماشاء اللہ شیرین کلام

اسطرح پر کاملون کا قول ہے
عالمون اور فاضلون کا قول ہے

ہی نشان علم و حکمت مشتری
اور برہان فطانت مشتری

پھر زیرک ہی فراست کی دلیل
ہی سیاست اور ریاست کی دلیل

ہی عطارد کی نظر حفظ و پناہ
غور سی دو ہم کو لازم ہی نگاہ

ہی لطافت اور بلاغت کی دلیل
ہی ظرافت اور فصاحت کی دلیل

ہی نظر زہرہ کی شاد یکا نشان
اور طیب و خوش نہاد یکا نشان

ہی یقینے جنت غنج و دلال
اور بہا و روشنی حسن و جمال

دیکھیں شوکت لشکر مریخ کی
قول دل کا ہی نظر مریخ کی

قہر و خشم و جرأت و حرب و قتال
اور شجاعت اور جلادت پر ہی دال

کس قدر اللہ کی الطاف ہین
سب طرح کی مجتمع اوصاف ہین

دخل ہی جنکو وہ کب چھپتی ہین
اسطرح بعضے منجم کہتے ہین ❋

طالع پیدائش پیغمبران
سنبلہ میزان ہی بیشک و گمان

اور میزان طالع حضرت بھی ہی
ختم او پر شفقت و رحمت بھی ہی

اور بعضون نی کہا ہے برملا
سال راجح طالع نور خدا

ذکر ولادت باسعادت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ

حمل کی مدت ہوئی جبدم تمام
نور سی معمور تھا عالم تمام

نو مہینے خیر سی آخر ہوئے
طور وضع حمل کی ظاہر ہوئے

ابن شہر آشوب کرتی ہین بیان
کہتی ہین خود آمنہ حضرت کی مان

وقت میلاد پیمبر جب ہوا
مجھپہ طاری خوف بیحد تب ہوا

ظاہر تہی معجزات خاص رب
اوسگھڑی غالب ہوی وحشت عجب

بعضی لکھتے ہین یہ وجہ خوف و بیم
آگئی تہی اوسوقت آواز عظیم

الغرض کہتی ہین خود باصد نوید
ناگہان وارد ہوا مرغ سفید

اپنی بازو میری سینے پر ملے
قصہ وحشت کی طی تہی فیصلے

پائی تسکین خوف سب زائل ہوا
دل سو عیش و طرب مائل ہوا

لیکن اوسدم پیاس شدت کی ہوئی احتیاج اک جام شربت کی ہوئی
عورتین پہنچا ئین با حسن و جمال صورتین کوئی کوئی ماہ کمال
جنکے چہرے تہی رنج و الم کو تہا نہ دخل قدبلندی مین تہی اونکی مثل نخل
ہر طرف آثار رحمت پاتی تہی اونسی بوی مشک و عنبر آتی تہی
جامۂ خلد برین تہی زیب تن صحن خانہ ہوگیا رشک چمن
ہر طرح ہر قسم کی رنگین لباس مثل جنت جابجا ہو لونکی باس
ہمکو تہی کہ تشریف کیونکر لائی ہین کون ہین اور سب کہانسی آئی ہین
دل بیرنگ آئینہ اونکی ہین صاف کیا ہی ہر اک دختر عبد المناف
کہتی ہین کچہ راوی ذی مرتبہ حضرت مریم تہین اور تہین آسیہ
ساتہ تہی اونکی جماعت حور کی محفل تہا ہوی تہی نور کی
کہتے ہین خود مادر خیر الانام پاس آئین جب کیا اوسدم سلام
گو محبت کی سخن مجہسے کئے مثل ہم سب کی کلام اونکی نہ تہے
ہاتہو مین کچہ کاسۂ بلور تہے مثل گوہر صاف اور پرنور تہے
تہی وہ مملو شربت فردوس سے اسطرح کہتی تہین دیکر مجہے
تشنگی کیون ہی فراہم ہوش کر شربت خلد برین کو نوش کر
ہو مبارک ای مہ عفت گزین بہترین اولین و آخرین
زیب بخشش کشور صدق و صفا یعنی شاہ دین محمد مصطفی
پیتے ہی جب اوس آب شیرین کو پیا سینہ و دل اور جگر ٹہنڈا کیا
پہر زمین و آسمان کی درمیان ہوگیا سامان پردہ ناگہان
یعنی حائل اوسگہڑی با صد نوید ایک تہی تہی مثل دیبای سفید
اسطرح ہر سمت کو پردہ کیا سب زمین و آسمان کو بہر لیا
ہاتف غیبی یہ دیتا تہا صدا فضل خالق کا ہی تجہپر سدا
لی تو ای مخدومۂ کون و مکان سرور غالب ترین جہان

اور یہ تھی تاکید مجمع سر در کو ۔ چشم بد سی تو چھپا اس نور کو
پھر نظر آیا یہ طرفہ ماجرا ۔ ہین کھڑی کچھ حوریں ماہین ہوا
ہین ارادی دل مین خدمت کی گئی ۔ نقرہ پاشی مین ابر بیقین سے لگی
ہوگئی بحیرت سی مین غرق عرق ۔ تھی ہر اک قطرہ مین طرفہ شان حق
مشک کی خوشبو جو اونسی آتی تھے ۔ ہین مشام جان معطر باقی تھے
جسقدر ماہین دنیا تھی حجاب ۔ ہٹ گئی آنکھونکی آگی سی شتاب
حکم پاک خالق علام سے ۔ تھی مشارق اور مغارب سامنی
جو نہان تھا وہ عیان بالکل ہوا ۔ منکشف حال جہان بالکل ہوا
کر تھی سب فوج ملک باصد حشم ۔ اک نشان بالای کعبہ تھا علم
پھیل اگے یاقوت کا تھا سرخ فام ۔ تھا پھرہرہ سبز سندس کا تمام
اوسکی پٹکی کا عجب سایا ہوا ۔ مشرق و مغرب پہ تھا چھایا ہوا
یعنی کہتی ہین علم سب تین تھے ۔ جلوہ فرمایا دو صد تزئین سے
ایک کا اوسدم تھا مغرب سی خروج ۔ ایک نی مشرق مین پایا تھا عروج
مثل اول خوشنما و پر ضیا ۔ اک علم بالای کعبہ نصب تھا
فوج عشرت مین تھی راحت کی نشان ۔ کھل گئی حسن ولادت کی نشان
جانب حق سی یہ جب سامان ہوے ۔ عقدہ مشکل تمام آسان ہوے
اسطرح اتمام جب حجت ہوئے ۔ شادی مولود کی شہرت ہوئے

یہ مقام تعظیم و تسلیم ہی چنانچہ مکہ و مدینہ مین بھی یہ دستور ہے کہ جب ذکر ولادت شریف ہوتا ہی اوسوقت سب فقہا و علما اوسکی تعظیم کی کھڑی ہوتے ہین اور تحفہ درود بھیجتے ہین ۞

حاکم اقلیم دین پیدا ہوا ۔ عرش کا کرسی نشین پیدا ہوا

نور رب دوسرا ساطع ہوا | شمس اوج اصطفا طالع ہوا
ظلمت شک کا جو شب تھی اب نہیں | صدر سے ہی ہوئی صبح یقین
نور حق آیا اوٹھی ظلمت [illegible] | ہی ادب کی جا جسکو تسلیم کر
حضرت خیرالوریٰ پیدا ہوگئے | نائب رب تعالیٰ پیدا ہوگئے
کیوں نہو ہر دو لکو تسکین و سرور | آج ہی طاہا و یاسین کا ظہور
ملک دین کا منتظم پیدا ہوا | سرو باغ فاستقم پیدا ہوا
جلوہ افروز جہان وہ نور تھا | پردۂ قدرت میں جو مستور تھا
احمد مختار جب پیدا ہوئے | سب عزیز و اقربا شیدا ہوئے
آشکارا فیض یزداں سے ہوا | فرش سے تا عرش نور اسنے ہوا
کافروں کی شان و شوکت مٹ گئی | ظلمت کفر و ضلالت مٹ گئی
ہر طرف اشجار اور احجار سے | معبد و قصر و در و دیوار سے
آتی تھی آواز تسلیم و صلات | بہر شاہ انس و جان والا صفات
ہی درود بادشاہ باکمال | نذر کو لاؤ درود ذوالجلال
السلام ای آفتاب اوج دین | السلام ای نور رب العالمین
السلام ای مصطفےٰ او مجتبےٰ | السلام ای مقتدا و مستند سے
السلام ای رہنمای انس و جان | السلام ای پیشوای مومنان
السلام ای زیب تخت ماعرف | السلام ای گوہر تاج شرف
السلام ای کعبۂ اصحاب حق | السلام ای قبلۂ ارباب حق
السلام ای شافع روز حساب | السلام ای سرور گردون جناب
السلام ای مہبط روح الامین | السلام ای مخزن حق الیقین
السلام ای قمری شمشاد علم | السلام ای عندلیب باغ علم
السلام ای زینت چرخ برین | السلام ای حافظ اقلیم دین
السلام ای شاہ اکرم السلام | السلام ای فخر آدم السلام

السلام ای مفتی شرع متین
السلام ای رحمۃ للعالمین

باعث ایجاد عالم السلام
زیب بخش عرش اعظم السلام

السلام ای آسمان داد و دین
السلام ای روح عرش برین

السلام ای مہر حق ماہ کمال
السلام ای نور رب ذوالجلال

تحفۂ تسلیم ای بدر الدجیٰ
ہدیہ آداب ای شمس الضحیٰ

اوج پر ہی نہیں تخت رسول
حکم رب سی عرش پر ہی تخت رسول

دست قدرت سی بہر شفقت چادر ہی
زینت سر تاج شفاعت چادر ہی

جسم پر ہی قطع جامہ نور کا
خلد سی آیا عمامہ نور کا

کو وہاں کی آئی ہی آباد کی
دھوم ہی ہر سمت مبارکباد کی

قبلۂ عالم جو ہیں پیدا ہوئے
ہر سجدہ جانب کعبہ سب جھکے

سجدۂ داور سی ہو کر سرفراز
پھر امت کی دعا با صد نیاز

ہاتھ سوی آسمان جو تھی بلند
دوستونکی اونکو رفعت تھی پسند

تھا نہ حشمت کا انکی دولت کا دھیان
عاشق امت کو تھا امت کا دھیان

بخشدی امت شہ دین کہتی تھی
حضرت جبرئیل آمین کہتی تھی

تخت لیکر آیا اک ابر سفید
دی یہ اوس تخت سلیمان کو نوید

راند ات دنیا و عقبیٰ کے ہیں خبر
کہدیجیے سب مشرق و مغرب کی سیر

دل کا ہی مضمون تو ای شیخ نیت سا
ابر تھا گہوارہ گردون جیسا

رونق افزا جب وہ شہزادہ ہوا
ابر تھیہ چلی پہت آباد ہوا

آسمان کہتی رہین الحمد سے گیا
آنکھ کو سارے جہاں کی سیر کرا

کوہ و صحرا بحر و بر دریا دکھا
شافع عقبیٰ کو سب دنیا دکھا

واقف الستی بندۂ الحمد ہوں
کام کو او صاف سبھی آگاہ ہوں

معتقد ہی سب مقتدا کو دیکھ لین
صورت نور خدا کو دیکھ لین

ستھی تاکید سروش ذیشان
لیگیا وہ ابر اونکو ہر طرف

شوکت ذیشان کو دکھلاتا تھا ابر — دیکھتی تھی مین جدھر جاتا تھا ابر
گو کیا مشرق سی تا مغرب گذر — سامنی آنکھونکی تھا نور نظر
جو کہ جامہ شیر سی بھی تھا سفید — اوسمین لپٹا تھا مرا نخل امید
اک حریر سبز تھا بچھا ہوا — رونق افزا تھا ہمارا مہ لقا
سہ عدد ای قائلان دو جہان — ہاتھ مین تھین موتیونکی کنجیان
ایک گوئندہ یہ کرتا تھا بیان — ہویہ اسرار نہان سب پر عیان
ہی سعادت ارجمندی انکی ساتھ — اور کلید سود مندی آئی ہاتھ
پائی ہی مفتاح نصرت آپ سے — لی ہی مفتاح رسالت آپ سے
ابر آیا دوسرا اتنا ہی راہ — جلوہ گر اوسپر ہوا نور الاہ
ابر اول جاتی جاتی تہم گیا — اور وہ ابر دوم آ گی بڑھا
جانی کا ایسی جگہہ سامان کیا — میری آنکھونسی اوتہین نہان کیا
پہلی تو کچھ تھا میرا سامنا — ہو گئی پوشیدہ پہر اوس سے ہوا
اوجہل آنکھونسی ہوا لخت جگر — آگی کانونمین یہ آواز دگر
اسطرح انکو پہرا او جا بجا — دیکھلین سب ابتدا و انتہا
ہون زیارت سی مشرف ناگہان — بندۂ رب انس و جن روحانیان
ساری حرعان چمن مرغان دشت — بعد اس گلگشت کی ہو باز گشت
ہو صفای آدم ذیشان عطا — ہو بکای نوح خوش ایمان عطا
خلت ابراہیم با تجمل سے — اور زبان پاک اسماعیل سے
شمس ذکو شب کو ہو ماہ کمال — حضرت یوسف کا دو حسن و جمال
چاہی خاطر حری محبوب کی — دو بشارت حضرت یعقوب کی
صورت داؤد اور موسیٰ کا کلام — شاہی ملک سلیمان دو تمام
صبر ایوب انکو انجام دو — زہد یحیی صاحب اکرام دو
انکو یونس کی عبادت ہو عطا — اور عیسی کی کرامت ہو عطا

ماورا اسکی ولایت کو دیا
سعدلت اور منصب پاک تعضا
مرحمت فرمایا کر کی انتخاب
ہی شفاعت جو کہ عظمی دی نہین
کون ہی انسی سوا احمد کرم
سب جہان سی پائی ہی شان رفیع
جتنے ہین او صاحب صوری معنوی
کو شہادت پائی ہین ہی اختلاف
اسطرح ثابت کیا ہی شیعون نے
اسطرح ہی اہل سنت کا مقال
سب کی امت کی لئی ظلم شدید
احمد مرسل ہین فخر انبیا
الغرض کہتی ہین او نکے والدہ
ابر پوشیدہ ہوا جسدم عیان
جو کسینی ننانہ کا نو لنی ستا
ہاتھ مین اوس نور کی با صد نوید
دیکھتا ہی ہو گی خوش ہر دم اوسے
اوسطرف پہیرے جو گوش حق نیوش
ہی شہنشاہ زمان خیر الانام
کوئی شی ایسی نہین ہی اب کہین
جو کہ ہی ارض و سما مین آشکار
بعد اوسکے مین نی دیکھی سہ نفر
سینے اونکی مرجع خورشید ہین

اور محبوبیت انکو کی عطا
حق ربوبیت قرب مطلق اصطفا
بعد انکا اجتہادو احتساب
بخشوائین شوق سی چاہین جنہین
انکی حصے مین ہی عرفان اتم
رب یکتا نی دیا علم وسیع
ذات اقدس انکی ہی اونپر قوی
دونون فرقی پرہین قائل صاف صاف
پائی حضرت نی شہادت زہر سے
شبر و شبیر تہی احمد کی لال
بدلی نانا کی ہوی دونون شہید
خاتمہ ساری گنا لونکا ہوا
ذات سی اونکی تہا سبکو فائدہ
طرفہ تر ارض و سما مین تہا سمان
اپنی آنکہو نسی وہ دیکھا ماجرا
ہی حریر خلد نورانی سفید
کسکے باندہا ہی بہت محکم اوسے
عشرت افزا آئی آواز سروش
قبضۂ حضرت مین ہی دنیا تمام
انکی قابو اور تصرف مین نہین
احمد مختار کو ہے اختیار
خوبصورت نیکخو باکرو فر
چہری اونکی مطلع خورشید ہین

اوس گلو ستی آتی ہی بو [illegible]
ایک جوان اوس میں جو بی و سواس ہا
اوس طرف سی آتی ہی جسدم نسیم
دوسری طشت نذر دیے [illegible] لئے
اسطرح ظاہر ہوا پھر بعد خوش
ہی جواہر اوسمین با تاکید نصب
تب پھر اوسکی خدمت دو بدر منیر
اسطرح تحفہ [illegible] جب نذر دیا
لیتی اوس نذر کو خدا کا تھا خیال
پورا [illegible] اپنی نثار
[illegible] کی پاس تھا اوس میں مہر
تھی قریب [illegible] کی انگشتری
نور سی دیکھ [illegible] شعاع
آتی [illegible] ماہ
ساتھ [illegible] عنبر سرشت
[illegible]
فرشتے [illegible] سکے
اور [illegible] جب کیا اوسی خطاب
پھر دونوں [illegible] فرشتوں نے لیا
جسطرح [illegible] میں
[illegible]
لیا [illegible] خوش سرشت
[illegible] اشاعت [illegible]

ہاتھ آیا ہی جب نور مصطفا
نقرہ کا ابریق اوسکے پاس ہے
مشک کی اوسوقت آتی ہی شمیم
پاک باطن قصد خدمت کا کیے
ہی مرصع طشت انور مثل جوش
ہی زمرد اور زبرجد اور نصب
قائلی میگفت کین دنیا بگیر
درمیان طشت تب قبضہ کیا
بیچ میں جا بیٹھا نور ذو الجلال
آپ کی کعبہ کیا ہے اختتام
اودستی اوس جامی کو کھولا گزین
مشتری تھا شان رنگا جو مہری
چہرہ آنکھیں اور لب ہارت ہوا ع
اسکی آگی کب مشتری تھی نگاہ
اوسمیں سی اودسدم لیا آب بہشت
دھویا جسم پاک دا طہر ساہت بار
دھوم ہر جانب رسالت کی ہوئے
دی دعا حضرت نی تب یکہ جواب
[illegible] باری پیار الفت سی کنہیا
پھر دیکی درمیان تھا خاص رب
ایک آن ساعت رہی اک اک کی پاس
تھا وہ رضوان خازن باغ بہشت
جا لی جاتی اسطرح سی عرض کی +

ہو بشارت مایۂ دنیا و دین
اے وہ حبیب بادر ... ...
کہتے ہین عباس عم مصطفےٰ
تب زیارت سے شرف کیا کیا ٹہلا
کلمۂ توحید تھا لکھا ہوا
واہ کیا توقیر ہے صل علےٰ
یون بیان کرتی ہین اونکا ماجرا
کیون تھے دونون نہا نحمین ...
اے گروہِ مومنین صلوا علیہ

ہے تجہی سے پایۂ دنیا و دین
ہوگئی سب کے بجا اوس دم ہوا
اونکے شانون کو کیا جس وقت وا
مینے اوس مہر نبوت کو پڑہا
اور محمد نائب ربِ علا
نور کی تصویر ہے صل علےٰ
خود صفیہ عمۂ شہ الورا
تہی بریدہ ناف او مختون جناب
ہو محقق آفرین صلوا علیہ

بسند معتبر دیگر روایت کردہ است

ہو مبارک محفل عیش و فرح
جب ولادت کی ہوئی شب آشکار
در خوشی کوئی نہ رنج و غم سہا
عالمِ رویا مین دیکھا تا گہان
آشکارا ہر از پوشیدہ ہوا
جو ہے ابراہیم ذیشان کا مقام
حکم سب کو طاعتِ ربّ کا دیا
بعد سجدہ جب ہوا استادہ کہا
ای میری خالق میری رب علا
مشتہر کون کی ذات سے جو خوف تہا
ہیبت قریشیون کے ترددہ مین گہرے
ناگہان ... ہوگیا نہ دہوم

قول عبد المطلب سے ہے اسطرح
تہا نزول رحمت پروردگار
جا کے مین نزدیکِ کعبہ سو رہا
مطلع انوار ہے سارا جہان
کعبہ اپنے جا سے کہ ندیدہ ہوا
خم اودہر کو ہے مع ارکان تمام
یعنے کعبے نے اودہر سجدہ کیا
ہے مجل بجہ نعرہ تکبیر کا
اور ای پروردگار مصطفےٰ
پاک مجکو اوس نجاست سے کیا
ہوکے لرزان خاک پر ہو کر گرے
جانب کعبہ تہا سرغون کا ہجوم

... لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]

تھی جہان پر آمنہ باصد نوید
دیکھکر یہ حال دوڑا وہ ادھر
کہتا تھا بیہوش یا ہشیار ہون
یہ سوال اوس سے پریشانی مین تھا
بولی وہ پیدا ہوا ہے جو ہے
کیا کہون یہ حال ہے وہ ورد سے
جب سے یان ہے چھوڑ کر ست
رہنے دیتے ہین اوسے کب کے پاس
اوس ولادت کے لئے اے خوش خطاب
بولا مین اوس دم کہ اے فرزند لا
بولی وہ کسطرح سے لوگ اوسے
کھینچکر تلوار کو مین نے کہا
کچھ نہین دشوار تیرا مجھکو قتل
بولی وہ اسمین مرا کیا اختیار
شوق سے دیکھو اگر مانے وہ طفل
داخل حجرہ ہوا جب آیا وہ میان
اور کہا مجھسے نہ یان ہوگا گذر
آتا اس حجرہ مین اے خوشخو ہے منع
جب زیارت کر چلین گے سب ملک
سنکے یہ فکر و تردد مین گھرا
قصد تھا جو حال آیا ہے نظر
پنج کیا کیا بات کرنے کار ہا
ہو گئی تھی خاشتی قفل وہان

اوس جگہہ استادہ تھا ابر سفید
اوسکے حجرہ مین ہوا جسدم گذر
خواب مین ہون یا کہ مین بیدار ہون
آئی یہ آواز تو پریشانی مین تھا
اب آدمی مین نور ہے وہ جلوہ گر
ہاتف نے مین سمجھ ڈالی نذر سے
مجھسے ہے یہ مین عرش و فرش کے خفیہ بند
نیلے جاتے ہین وہ کرکے التماس
سایہ افگن آنکھ پر ہے سحاب
جلد وہ تخت علو و لیسند لا
تھین و مشک تم نہ و عطر سے اوسے
میرے نور العین کو تو جلد لا
گر نہ لائیگی کرون گا تیرا قتل
درمیان حجرہ سے وہ گھبرا
مجھکو کیا تم جا تو یا جانے وہ طفل
یکبیک تب باہر آیا اک جوان
جس جگہہ سے آیا ہے پھر جا ادھر
دیکھنا اولاد آدم کو ہے منع
آئیگی اوسوقت نوبت تم تلک
خائف لرزان وہان سے مین پھرا
اوسکی وہ تمکین سب قریشیو نکو خبر
سات دن تک مضطرب کیسا رہا
کیا کہون گویا تھی منہ مین زبان

ذکر ممانعت شیطان از ہفت آسمان

ناگہان شیرین زبان
حضرت صادق سے کرتے ہین بیان

مصطفیٰ کے قبل ابلیس لعین
جاتا تھا تا آسمان ہفتمین

جا کے اخبار سماوی سنتا تھا
پھول گلزار سخن کے چنتا تھا

حضرت عیسیٰ سے تولد جب ہوئے
تین فلک کے بند رستے تب ہوئے

اسطرح مانع ہوئے جب ناگہان
جاتا تھا وہ تا چہارم آسمان

جب ہوئے پیدا شہ دین مصطفیٰ
حکم رب آیا کہ ہفت در بند ہوا

آسمانون پر نہ آنے پائے وہ
تیر مارو اسطرف گر آئے وہ

راویون سے ہے کتابون مین رقم
ہو گیا موقوف جانا یک قلم

کرتا ہے جسدم وہ قصد یا تراب
آسمان سے آتا ہے تیر شہاب

دخل کیا جو وان شیاطین جا سکین
آسمانون کی خبر کو لا سکین

جب قریشیون نے یہ دیکھا سانحہ
کہتے تھے آپس مین ہے کیا سانحہ

کیا یہ ہے دنیا کے مٹ جانیکا وقت
کیا قیامت کے ہوا آنیکا وقت

ہے سنا کہتے ہین سب اہل کتاب
ہین نشان حشر ایسے انقلاب

بولا یون دانا تر یہ اشقیا
یعنی ہے ابن امیہ نے کہا

چاہیئے ہے غور سے کرنا نظر
کون سے انجم گرے ہین ٹوٹ کر

اے قریشو وہ ستارے ہین اگر
جو ہمیشہ سے عیان ہین جلوہ گر

جنسے احوال زمستان سے عیان
ہوتے ہین جو تابستان نشان

تو یقینی حشر کے آثار ہین
شان رب کی منکشف اسرار ہین

اور کسی نے [illegible] ہین سے گرا سدم گرے
جھوٹ تم سمجھو نہ کہنے کو مرے

اور اگر [illegible] ستارے ہے اور نئے
تو قیامت کے نہین کچھ طور ہین

وہ [illegible] ہین دور و قریب
ہوگا حادث یان کوئی امر غریب

الغرض جیسے ہی یون ہان پیدا ہوئے
بت جہان تہے جسقدر تہے جابجا
تہرکے ایکبیک لرزان ہوا
ساکن ایوان قیصر مین تہے
تہا یہ مژدہ اس علامت پر گواہ
ہونا جو تہا وہ بصد عنوان ہوا
اوس گہرانے پر ہوئی یون رحمت
بحر ساوہ جو پرستش گاہ تہا
گو وہ تہا ہمدان و قم کی درمیان
ہوگئی تہی القصہ سامان در گزر
بن گیا نزدیک کا نشان سب بہک
بحر ہستی مین نہ کم ایذا سہی
ہے جو صحرا سماوہ اک مقام
کوئی چشمہ اور نہ تہا کوئی کنوان
مومنین کو باعث تسکین ہوا
تہا میان فارس جو آتشکدا
مشتعل اوس سو برس سے آگ تہے
ہے ولادت کا یہ ادنی معجزہ
سب مجوسی تہین جو دانا تہے کمال
اشتر ضبعی نے با شان عجب
اور وجلی سے غرض ہو کر روان
جلوہ گر جدہر وہ نور حق ہوا
ہنسکے طرفہ نقشہ یکباری ہوا

مصطفے اوس رات جو پیدا ہوئے
شہر کے محل گر کر پڑے صدمہ ہوا
اور تحیر مین ہر اک انسان ہوا
اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
ہوئے نہ سبب اوس مین چودہ بادشاہ
کہتے ہین سب ایسا ہی سامان ہوا
چودہ شخصون نے فقط کی سلطنت
نشان رہے خشک و بیابان ہو گیا
ہٹ گیا اوس سے بقول راویان
خشک ہو کر پائے تہے نشان سوکر
اوس جگہ کان نمک ہے آج تک
کافرون کی آبرو جاتی رہی
وان کہین امکان نہ تہا پانی کا نام
یکبیک آیا نظر آب روان
بارہ پر بحر علوم دین ہوا
تہے وہان کے مہتمم نار ہی سدا
تہے نہ اس مدت مین وہ اک دم بجہے
بجہ گیا اوس شب کو وہ آتشکدہ
سو گئے عجب خواب مین دیکہا یہ حال
کہینچے نا گہ چند اسپان عرب
اونکے شہر مین در آیا نا گہان
طاق کسرا درمیان سے شق ہوا
آب دجلہ قصر مین جاری ہوا

اور اوسی شب کو بحکم بے نیاز
نور پیدا اسقدر ظاہر ہوا
طرفہ تر صبح ولادت کی تھی شام
کافرونکے واسطے صدمے رہے
ہوگیا باطل وہ سحر ساحران
جتنے کاہن جسکے ہمزاد تھے
صدمہ و اندوہ کی کثرت ہوئی
بولے اب کسطرح پائینگے خبر
دوستون مین ہوگئے سامان عیش
اشرف و ذیجاہ کہتے تھے اونہین
سب عرب کے اسلئے سردار تھے
عفت و عصمت کے ہوکر ضامنہ
جب ہوا اتمام خدا اونکا ظہور
دونون ہاتھونکو زمین پر ٹیک کر
ہر طرف بعد اوسکے فرمائی نظر
نور اونسے اسطرح ساطع ہوا
اوسگھڑی پرتو پڑا جس چیز پہ
برطرف ظلمت کے سامان ہوگئے
وہ شرف حاصل بصارت سے کئے
تھے ہیں سونکے جو بصرے مین مکان
منکشف اوصاف بصرہ ہوگئے
سب نظر آنے لگے قصر یمن
سے شجر دشت و چمن کے روبرو

دفعتہً از جانب شہر حجاز
منتشر ہوتی ہے تا مشرق گیا
سرنگون تھے تخت شاہونکے تمام
رات بھر سب بادشہ گونگے رہے
اور یہ علم کاہنان و کافران
مضطرب تھے اور بہت ناشاد تھے
کاہن و ہمزاد مین فرقت ہوئی
کس سے گھر بیٹھے منگا لینگے خبر
سب عرب مین بڑھ گئی شان ظفر
لوگ آل اللہ کہتے ہے اونہین
ساکنان خانہ غفار تھے
اسطرح کہتی ہین حضرت آمنہ
تہا جہان مین عیش و عشرت کا وفور
جانب گردون اوٹھایا اپنا سر
تب کرامت طرفہ تر آئی نظر
عکس سے سارا جہان لامع ہوا
ثانی خورشید دیکھے جلوہ گر
ذرے تک مہر درخشان ہوگئے
قصرہائے شام دکھلائی دئیے
اہل مکہ نے وہ دیکھے تا کہان
سامنے اطراف بصرہ ہوگئے
شاد ہوکر دیکھنے لگے مرد و زن
تھے نواحی سب یمن کے روبرو

نور سے ظاہر بصارت کے [illegible]
شگوفے [illegible] کھاتے تھے ملک
چکبھی دیکھے نہ تھے وہ تھی چمک
تھے ستارے [illegible] جا بجا [illegible]
ہر طرف کو نور وہ پھیلا رہا
بات جو بگڑی تھی بن جاتی تھی اب
یاد اس کو لے تکو انجام رہا
جا کر خانہ کا شمع لی انہیں
جب لیا آغوش میں کہنے لگے
شکر کرتا ہوں میں اوس اللہ کا
جو تو ہیں اطفال سبکے عہد میں
جسقدر ارکان کعبہ کے تھے نام
سب فضائل اونکے جب آئے [illegible]
دیکھا جب شیطان نے ایسا عجب
نالہ و فریاد سے فرصت نہ تھی
جب سنا ابلیس کا شور و فغان
پوچھا کیوں ہے نوحہ گر [illegible]
گفت آن ابلیس واحسرتا [illegible]
ہو نہ مجھکو کسطرح رنج و ملال
غیر ہے حال زمین و آسمان
نور کیسا ہر طرف ساطع ہوا
جب سے سوئے آسمان [illegible]
جاؤ ہر جانب تفحص کے لیے

فارس کی [illegible]
آسمان سے آگے جاتے [illegible]
حرکت و جنبش میں تھے [illegible]
[illegible] میں [illegible]
جیسے اوسدم وہ قائل نے کہا
بہترین انبیا کو تو جنی
اس پسر کا تو محمد نام رکھ
نزد عبد المطلب لائی اونہیں
بڑھ گئے اسکے سبب سے مرتبے
جسنے مجھکو یہ گل خوشبو دیا
پائی ہے [illegible]
[illegible] تعویذ اوسکے لا کلام
شان حضرت میں ہے کچھ اشعار چند
نوحہ گر اولاد میں اپنے ہوا
اور کسی پہلو اوسے راحت نہ تھی
ہر طرف [illegible]
کس لیے ہے اسطرح بیقرار
اہل تلبیس وائے بر شما
[illegible] شب سے ہے ابتک طرفہ حال
[illegible] تو پیدا ہوا رنگ جہان
حادثہ کوئی بڑا واقع ہوا
کب ہوئے [illegible]
[illegible]

ہوتا ہے پہر آسمان پر عجب
سنتے تھے جو وے کہ شیاطین ہر طرف
جا چھپا کر دشمنان رب کہر کے
رہتے تھے کوئی شئی پاتی نہین
بولا وہ [illegible] ہوگا تمسے کیا
تم [illegible] تو شیطان سنے
[illegible] لعین نے نسبت
[illegible] جب ہوا
تا [illegible] زیر فلک
[illegible] جنبرین
[illegible] شیطان نے کیا
[illegible] گشت
آپ سے [illegible] کہو گیا
[illegible] اس جگہ سے جب پہرا
جا [illegible] حرم
[illegible] ہوئے بنائی ہے عجب
[illegible] ل
ایسا [illegible] جا بجا
حاطر ہوگی خدا نے تب کہا
[illegible] شاد ہے
[illegible] سے
[illegible] عجیب
ہوا ہوئے امت نوح [illegible]

پوچھا حادث ہوا امر عجب
تا ہو تشویش و تمرد ہر طرف
[illegible] ہوکر سب بہرے
[illegible] ہوا ہے کیا نہین
[illegible] و تعلقات سوا
کام [illegible] استعلان ہے
[illegible] ہوش و حواس اپنے درست
[illegible] جہان مین تب ہوا
دیکھا استادہ مین [illegible] ملک
[illegible] عرش [illegible]
[illegible] فرشتون نے [illegible] دیکھا
خاک جہانی ہر طرف [illegible] دشت
تا [illegible] ہو گیا
آیا [illegible] جانب کوہ حرا
ہوئے تب روح الامین با کرم
اوس طرف [illegible] چلے ہے [illegible] ادب
آپ [illegible] ہے میرا اک سوال
سچ کہو اس شب ہے کیا واقع ہوا
ہے محمد بہترین انبیا
نور [illegible] کے شب میلاد ہے
اونکین [illegible] ہے کوئی ایسے لئے
بہرہ ور اوس سے نہوگا نصیب
اونکین تو [illegible] کا کوئی حصہ [illegible]

اوس گھڑی جبریل کو بر آیا یہان	اسطرح مولود ہو کر شادمان
جو غم و اندوہ تھا ماضی ہوا	مدعا حاصل ہوا راضی ہوا

آنا اک عالم کا روز ولادت آن حضرت کے اور بعد زیارت حضرت رسولؐ کی بیان کرنا خبر رسالت کا

دور ہین شک سے کہ وہ کہتے ہین جو عقل	شیخ طوسی و کلینی اسے ہے نقل
باقرؑ و جعفرؑ سے یون پائی خبر	جب وہان پیدا ہوئے خیر البشر
آیا تب اک عالم اہل کتاب	انجمن مین مجمع تھے شیخ و شباب
جو قریشیون مین تھے اشرف نامور	وہ شریک بزم تھے با کر و فر
دو مغیرہ کے پسر با احتشام	اک ولید نامور اور اک ہشام
اور عاصم دلبر ہاشم بھی تھا	اور بو خبرت بھی تھا بیٹھا ہوا
عمر تھا حاکم امیہ کا پسر	اور وہ عتبہ ربیعہ کا پسر
روز وہ تھا روز میلاد نبیؐ	کی بیان ہر اک سے روداد بھی
یعنے اوس عالم نے ہر اک سے کہا	اک پسر تمکو کیا حق نے عطا
پیروی اوسکی کرینگے ہوشمند	ہوگا احمد اسم طفل ارجمند
مجتمع ہین اوسمین کیا کیا خوبیان	اک یہی ہے اوسکے نشانون سے نشان
ہوگا اہل کفر پر اوس کا عتاب	کیا عجب گر ہون ہلاک اہل کتاب
ہو صفت آرائے شکر رب ودود	سنکر حیران ہون خصوصاً سب یہود
بولے وہ کوئی نہین پیدا ہوا	آپ کو ایسا گمان بیجا ہوا
بولا عالم کب نہان آشکار ہین	اوسکے ہونیکے عیان آثار ہین
کیا عجب پیدا ہوا ہو وہ پسر	اور نہو اس امر کی تمکو خبر
الغرض مجلس ہوئی برخاستہ	اور لیا ہر اک نے گھر کا راستہ
جب قریشیون نے کیا جا کر سوال	اسطرح اوسدم ہوا دریافت حال
آ چکی شب جو یہان پیدا ہوا	خالق مختار کا شیدا ہوا

قیمت خورشید و شکنانہ ہے
سنکے یہ بلوایا اوس عالم کو پاس
بولا وہ پیدا ہوا تھا پیشتر
بولے وہ سب لوگ تجھسے پیشتر
بولا اوس مرد عالم فرخندہ خو
جب یہ در دولت پہ وہ حاضر ہوا
گو بہت اچھا ہین طفل نادان نہین
جس گھڑی پیدا ہوا وہ مہ جبین
سر اوٹھایا اپنا سوے آسمان
جلوے کی شہرت تھی اچھا حق عالم
ایک ہاتف سنے یہ دی مجھکو ندا
رکھو اعیذہ یہ اتدن ورد زبان
دوستو بکہ اسکی کیا ہے نوبت و باب
بولا عالم سے جدا ہی اوسکی شاف
خوش ہوئین حضرت کی مادر آمنہ
جلوہ گر جب گود مین جھوش ہوا
جسمہ ماں نے لیا آغوش مین
کیا ہوا تھا سیچ بتا
گئی اے عیب و نقصان سے بری
تا ابد اس ہوا کون اور ہے
مولد شہزادہ روح الامین
اس خبر سے خوش ہوئے کیا کیا قریش
ہو بہت سوقت سے عشرت تمہین

ابن عبد اللہ علیہا ہے
اور کہا پیدا ہوا ہے حق شناس
یا مرے آنکے بعد سے خوش سیر
آخر شب یعنے نزدیک سحر
پاس اونکے والدہ کے لیچلو
آمنہ بولین کہ اے عبد خدا
مثل اورونکے مرا دلبر نہین
ہاتھ دونون رکھے بالائے زمین
نور رخ ایسا ہوا وہ مہ عیان
قصر کسرا مین نے دیکھا شام مین
آج تونے سید امت جنا
یعنے ہر حاسد کے شر سے ہو امان
رکھیو تو اوسکا محمد اسم پاک
اور زیارت کا نہایت اشتیاق
نور حق کو لائین باہر آمنہ
دیکھکر مہر نبوت غش ہوا
اوسگھڑی عالم وہ آیا ہوش مین
روبرو ہر اک کے عالم نے کہا
قوم اسرائیل میسے پیغمبری
تا قیامت بس اسے گا در ہے
نور رب پاک ختم المرسلین
بولا عالم دیکھکر سامان عیش
ایسی دکھلائیگا یہ سطوت تمہین

شرق سے تا غرب بیشک بیگمان — سب کرینگے یاد ما بین جہان
ہے شہ کونین و مکان خیر الانام — رحمت رب علا ہو اور سلام

وہ عجائبات جو روز تولد ان حضرت کے کسرا نے دیکھے اور سنے اور عبد المسیح کا سطیح کے پاس جانا اور وہان سے جواب لانا

لو ہین تحریر ابن بابویہ — یہ سنو تقریر ابن بابویہ
جب ولادت کی ہوئی شب آشکار — یون ہوئی تب قدرت پروردگار
بعد مدت سانحہ دیکھا نیا — قصر کسرا زلزلے سے ہل گیا
غل یہ تھا ہر سمت آفت کیا ہوئی — کیا قیامت آج سے برپا ہوئی
کنگرے چودہ گرے گبھرا گیا — ہوش تک باقی نہ تھا غش آگیا
بعد عرصے کے افاقہ جب ہوا — خوف و دہشت سے علاقہ تب ہوا
کہتا تھا سامان آفت آج ہین — کیا یہ آثار قیامت آج ہین
ایک عالم نے یہ دیکھا خواب مین — شور و غل ہے عالم اسباب مین
مجتمع جو اشتر ضیغی ہین چند — آئے ہین اسپ عرب اونکو پسند
جسقدر گھوڑے اونہین لاتے ہین ہاتھ — کھینچکر اونکو لئے جاتے ہین ساتھ
دفعتہً دجلے سے باہر لیگئے — داغ آتش اونکا عرب کو دیگئے
پار دریا کے گئے جب ہمدگر — پھر ہوئے شہر عجم مین منتشر
الغرض نوشیروان تھا مضطرب — اور ہر خرد و کلان تھا مضطرب
رنج و غم مین جب ہوئی وہ شب تمام — حکم فرمایا کہ ہو دربار عام
ہو گئے ارکان دولت مجتمع — با ادب تھے اہل صحبت مجتمع
گو سر و پا سے نہ رکھتا تھا خبر — تاج رکھکر بیٹھا اپنے تخت پر
جو سنا تھا اور دیکھا تھا وہان — سب کیا اپنے وزیرون سے بیان
ناگہان اوسوقت با آہ و بکا — ایک نامہ آکے قاصد نے دیا
تھا رقم یان کس مین باقی ہوش ہے — فارس کا آتشکدہ خاموش ہے

آب بستے سے سراک شعلہ اخشیا ہو گیا
حال جب سب نے بیان اپنا کیا
بادشہ نے جب سنی تقریر خواب
بولا وہ کیون کیجیے برہم مزاج
سنکے یہ اوسکا تردد بڑہ گیا
صبر سے مطلب نہ تھا عزدان یہ تھا
عالم کامل عرب مین جو کہ ہو
ہو نہ تشویش سبب دے اپنا جہلہ
الغرض نامہ گیا جب اوسکے پاس
دیکہتے ہی خط طلب اوسکو کیا
آیا جب دربار مین عبد المسیح
راز پوشیدہ عیان اوس سے کیا
بولا وہ سن سنکے سارا ماجرا
کیا کہون اس واقعے کے راز سے
شام مین جا ماموں مرا ہے جو سطیح
اوسکی باتون کا ہر اک شیدا ہے
جانتا ہے خوبیان اور سب عیوب
بولا کسرا پاس اوسکے جاؤ تم
موجب فرمان سے رخصت ہوا
اوسگہڑی پہونچا وہان نیکوخصال
سامنے نے تب بحسب احترام
مضطرب کیا کیا ہوا کہ سنکے خرابی
غم مین تہا عبد المسیح پہنچا جو

صدمۂ کسرا اشتباعت ہو گیا
خواب عالم نے بیان اپنا کیا
پوچہا اوس سے کر بیان تعبیر خواب
حادثہ کوئی ہوا مغرب مین آج
نامہ اک نعمان منذر کو لکھا
کہتے ہین تحریر سب مضمون یہ تھا
پاس میرے جلد اوسکو بہیجدو
پوچہنا ہے اوس سے غامض مسئلہ
تہا جو وہان عبد المسیح حق شناس
پاس کسرا کے اوسے بہجوا دیا
تہا ذہین وہ اور نہایت تہا فصیح
واقعہ سارا بیان اوس سے کیا
علم مین رکہتا نہین اس خواب کا
کیا خبر انجام اور آغاز سے
قائل اوسکے علم کا ہے ہر فصیح
کاہنون مین شہرۂ آفاق ہے
خواب کی تعبیر دیتا ہے وہ خوب
پوچہکر احوال سب یان آؤ تم
شام مین داخل بصد راحت ہوا
وہ جہان سے کر چکا تہا انتقال
اوسکی میت کو کیا اوس دم سلام
اوسکے جانب سے سمجہہ پایا جواب
اسطرح اوسدم پڑہے اشعار چند

اسلیے آیا تھا راہ دور سے
اسگھڑی صدمہ نہین پہنچا مجھے
گر جو کرتا تھا سوال باصواب
مر گئے ہوتا کہ تم بیہوش ہو
باغم وانہ وہ جب باتین یہ کہین
اسطرح بولا فصاحت سے سطیح
مرحلے سطے کر کے پہونچا اوسگھڑی
وقت وہ نزدیک ہے ہوون مستقل
بہیجا ہے شاہ بنی ساسان نے
مشرکونکو نور یزدان سے ہو لاگ
آمد ابر کرم ستہے لا کلام
کافرون کیو اسطے سے اضطراب
وقت وہ آیا ہے ای عبدالمسیح
نیست اور نابود ہو ہر اہل کین
پائین راحت لوگ اوسکے ساتھ مین
خشک ہو دریای ساوہ تا گہارن
لگ گئے جتنے کنگرے ہین قصر کے
بعد اونکے سلطنت کا ہو زوال
ہو تیرا ملک عجم اور ملک شام
الغرض اسطرح کر کے اطلاع
وان سے وہ جب رخصت ہوا عبدالمسیح
حال ہوا اوسکی زبانی تہا سنا
ہو گئے جوش اسطرح کسرا نے کہا

ہون مشرف خدمت مغفورت
اک عظیم الشان نے بہیجا مجھے
پر نہین رکھتا ہون امید جواب
کیا سبب ہے کس لیے خاموش ہو
قدرت خالق سے آنکہین کہولدین
آیا ہے ناقی پر لے عبدالمسیح
جب سجے مجھ ور پاس ہے منزل گڑی
دفعتاً سی سے عدم سے متصل
منہدم ہونیکو ستہے اوسکا مکان
منطفی آتش پرستون کی ہو آگ
خشک سے وہ دریاے ساوہ تمام
عالمون نے جا بجا دیکہے ہین خواب
قاری قرآن جب سے ہون فصیح
اور ہو مبعوث ختم المرسلین
اور ہو عصائی کو جسکے ہاتھ مین
دشت کے مابین پانی ہو روان
ہو نگے اوتنے بادشہ اوس نسل سے
جو کہ ہونا ہے وہ ہوگا سب حال
اور شاہون کا دیان ہو انتظام
دار فانی کو کیا اوسدم وداع
پاس کسرا کے گیا عبدالمسیح
من و عن ظاہر کیا سب ماجرا
جو تردد تہا نہ وہ باقی رہا

کم نہیں کچھ بھی ہوا فضل الٰہ   پیری کنگرین ہو گئے چودہ بادشاہ
شان و شوکت کسقدر ہے کم ہمت   ایک عرصے تک رہیگی سلطنت
قول راوی ہے ہوا جلدی زوال   دس نفر نے سلطنت کے چار سال
باقیون سے بھی عجب ایذا سہی   عہد عثمان تک وہان شاہی رہی
واہ کیا فیض قدم ہے شاہ کا   مستحق ہے رحمت اللہ کا

بیان طاق کسرا کے شق ہونیکا اور سد دجلے کے شکست ہونیکا تین مرتبہ روز تولد کو یا روز بعثت کو

تھی وہ جو گفتگو منقول ہے   سید طاؤس سے منقول ہے
حاکم عادل جو تھا نوشیروان   رونق بغداد با صد عز و شان
یک طرف بالای دجلہ بستہ بود   پشت قوم دشمنان بشکستہ بود
خرچ کر کے اوسمین مال بیشمار   تھا بنایا ایک طاق استوار
تھی محافظ ہر طرف اوسکی سپاہ   تھا وہ ایوان تخت گاہ بادشاہ
تاج رکھکے سر پر آتا تھا وہان   بیٹھتا تھا تخت پر با عز و شان
تھی منجم اور کاہن خیر خواہ   رہتی تھی حاضر میان بارگاہ
تین سو اور ساٹھ سب گنتی مین تھے   رکھتی تھے وہ پیش کسرا مرتبے
اک منجم تھا عرب کی قوم سے   ہر طرف کو اوسکے شہرے تھے بڑے
تھا مبرا وہم اور وسواس سے   آیا تھا شاہ یمن کے پاس سے
حکم مین اوسکے نہوتے تھی خطا   جو کہا اوسنے وہی بیشک ہوا
تھا ذہین و ہوشمند و باتمیز   ہر منجم سے زیادہ تھا عزیز
گر ضرورت پیش آتی تھی کوئی   بس اوسی سے پوچھتا تھا اوسگھڑی
دم اوسی کا رات دن بھرتا رہا   اوسکے کہنے پر عمل کرتا رہا
کہتے ہیں پیدا ہوئے جب مصطفےٰ   دفعۃً تب طاق کسرا شق ہوا

قول انہون کا یہ ہے اے مومنین
طاق کسرا اب شکستہ ہو گیا
خار غم ہر ایک دل مین گڑ گیا
دجلے سے پانی گیا ایوان مین
بولا کسرا لو نیا ہنگام ہے
ہو گیا عشرت سرا غمکا محل
کیون مبدل ہو گیا رنگ جہان
حکم دانا سے جو تھے باہر ہوے
حال سب اُس کے بیان کرنے لگا
طاق کسرا شق جو پایا کیا سبب
فکر اسمین تم مرے خاطر کرو
سنکے حکم بادشہ رخصت ہوے
جنکے دانائی کی تھی ہر سمت دھوم
کیجئے تدبیر کیا جز صبر و حلم
معجزہ کس صاحب حکمت کا ہے
قول ہے راوی نکو اوقات کا
جو منجم وان یمن سے آیا تھا
ابرق چمکی جانب شہر حجاز
دی بشارت صاحب اعجاز کی
جب وہ شب گذری ہوئی ناگہ سحر
تب منجم سوچکر کہنے لگا
بادشہ ہو کوئی مابین حجاز
عدل مین اوسکے نہو کوئی خلل

جب ہوے مبعوث ختم المرسلین
قصر مین پانیکا رستہ ہو گیا
سدّ کسرائی مین رخنہ پڑ گیا
صحن مین راحت نہ تھی دالان مین
صبح مجھکو شام غم انجام ہے
کیا ہماری سلطنت مین ہے خلل
سارے کاہن اور منجم ہین کہان
سب کے سب حسب طلب حاضر ہوے
زلزلہ آیا تردد کی ہے جا
ناگہان طوفان آیا کیا سبب
کیا ہوا باعث اوسے ظاہر کرو
فکر مین سب صاحب فطرت ہوے
کہتے تھے بیکار ہے علم نجوم
ہو گیا باطل کہانت کا وہ علم
ساحرون کو سامنا دقت کا ہے
تذکرہ کچھ کچھ سنو اوس رات کا
اک بلندی پر وہ تنہا بیٹھا ہوا
حق و باطل مین کرین تا امتیاز
شان رب سے شرق تک پروانگی
دیر پا اک مرغ زار آیا نظر
بس یہی ہے مقتضا اس امر کا
ہو بہت درگاہ رب مین سرفراز
اور اوس کا تا بمشرق ہو عمل

اور اسکے باعث سے رعیت شاد ہو
اور نہ یہ وہ سب زمین آباد ہو

باغ عالم سب سوا سبز ہو
باعث ابر سخا سرسبز ہو

الغرض جتنے منجم تھے وہان
بیٹھے آ آکے وہ نزد کاہنان

فکر مین تزویر کی گھاتین ہوئین
اور باہم اسطرح باتین ہوئین

ناقص و باطل ہے سحر ساحران
اور کاہن دق ہین مثل کافران

قلب پر فوج الم کا ہے ہجوم
ہاتھ سے جاتا رہا علم نجوم

رات سے واقع ہوے کیا کیا فتور
کوئی امر آسمانی ہے ضرور

مکے مین مبعوث پیغمبر ہوا
یا وہ ہوگا باعث حکم خدا

اسطرح ہو جب عروج ذی شرف
بادشاہو نکی ہو شاہی برطرف

بولے کاہن سب بجا ہے یہ کلام
اور نہین ہے کوئی شبہے کا مقام

گر کہین کسرا سے جاکر ہم یہ بات
ہو نہ آزردہ کہین وہ خوش صفات

خوف ہے ایذای بے پایان وہ دے
ہم سبھو نکے قتل کا فرمان وہ دے

جز چھپانے کے مداوا کیا کرین
بلکہ انسب ہے یہی اخفا کرین

جانب دربار جبدم جائین گے
اور صورت سے اوسے سمجھائینگے

لیکے یہ راہی ہوا وہ سب گروہ
پاس کسرا کے گیا باصد شکوہ

عرض کی دریافت کرکے آئے ہین
ہو مبارک مژدۂ نو لائے ہین

گردش گردون تہ فرمان رہے
اختر اقبال شہ تابان رہے

یان بنائے اس پہ دجلہ جب ہوے
شک نہین اسمین وہ ساعت نحس تھے

کیا عجب واقع ہو گر ایسا خلل
قصر کی تعمیر کے تھے بے محل

سابقین سبکے غلط کرکے حساب
اس سبب سے سب عمارت ہے خراب

کرکے کوئی ساعت نیک اختیار
پھر بنائین ستہ دجلہ استوار

الغرض تجویز جو ساعت ہوئی
سد درستی وان بصد حکمت ہوئی

مستعد معمار کاریگر ہوے
خرچ کیا کیا بدرہاے زر ہوے

کہتی ہیں آخر ہوئی جب ہشت ماہ
تب ہوئی طیار وہ سب بارگاہ

بندبانی کا کیا سب راستہ
قصر تھا آراستہ پیراستہ

مہتم خاص بے قدغن ہوئی
خوشنما خوشخطی روشن ہوئی

آیا سب اسباب پہلی سے سوا
جابجا فرش ملمع کا بچھا

پھر دشمن بند سب رستی رکھی
جابجا سبز و سپہ گلدستی رکھی

آیا کسر احتکھڑی باکرو فر
شاد و خوش بیٹھا وہ بالائے قصر پھر

قدرت رب ڈالیاں پھولونکی تہین
دو ہیں سب ڈالیاں پھولونکی [illegible]

سلطنت کے شاد و خوش ارکان تھے
ہر طرف کو بخشش سے سامان تھی

الغرض بیٹھا وہ جب ہو کر درست
قصر کا نقشہ ہوا [illegible]

پھر شکستہ قصر مستحکم ہوا
غرق ہو کر درہم برہم ہوا

اوسگھڑی اوسکو نکالا آب سے
کچھ رہا تھا نہ [illegible] اسباب [illegible]

مستعد سر پر اجل اوس آن تھی
مضطرب تھا اور لبوں پر جان تھی

اوس مصیبت سے افاقہ جب ہوا
ختم کرنے سے علاقت [illegible] ہوا

حکم فرمایا منجم جمع ہون
اوسکی بابت کو [illegible] جمع ہوا

دفعتہ باصد تعجب حاضر ہوئی
مجتمع سب [illegible]

تھا نہایت غیظ میں باکرو فر
قتل اونکا [illegible] سب [illegible]

کہتا تھا تسی سے کہنے کر آکا سلوک
بالغرض اوسنے کیا [illegible]

کیا دل بیتاب کو ہے تشکیب
اسطرح [illegible]

دیتا ہوں تم سب کو تنبیہ بیشمار
سب [illegible]

ہو مقرب بارگاہ شاہ کی
سب طرح [illegible]

عرض کی ہر ایک نے اے بادشاہ
کی خطا [illegible] گناہ

گرچہ ہم ہیں بازگرد لاحقین
کی خطا تقصیر [illegible] یقین

از سر نو ہیں ہم پر حساب
تاکہ پاؤیں [illegible]

رکھین اوس ساعت بنای قصر کو | ہو نہ صدمہ بادشاہ قصر کو
الغرض وہ قصر پہرنے لگا | جو ہوا درکار فرمایا عطا
سب مہینے اُنہ گذرے خیر سے | مطمئن دل پایا خوف غیر سے
اسطرح تعمیر سب ایوان ہوا | اوسکی رفعت سے خجل کیوان ہوا
بادشہ کو خوف آنے مین ہوا | دربہت کوشی کی جانے مین ہوا
تا رہے پہرنے مین بلدی اختیار | قصر مین داخل ہوا ہو کر سوار
آیا جب اندر وہ با صد اشتیاق | غرق پانی مین ہوا قصر و رواق
ٹوٹکو کہاے اوسنے ہی ماہین آب | لائی باہر کرکے کوشش بیحساب
جس محل نظر وہین ستہے جو وہ طبق | جسم مین تہی جان مضطر اک رمق
آئی جب تک آہن بہت تاکید کی | غیظ مین تشدید پہ تشدید کی
کہا تہا انکو کر دونگا مین ہلاک | تا مراسب شہر ہو سب پاک
گرچہ مہلت دی ہے ظاہر مین ابہی | ایک کو زندہ نچھوڑونگا کبہی
جب ہینی سینی منگواے فیل | انکو بلا دونگا زیر پاے فیل
اسکا گر کر سیج سیج بیان | پاؤ جان و مال سے اور سدم امان
ورنہ یان تعزیر پر تعزیر ہوسے | کب برای عفو یہ تقصیر ہے
سبہون نے عرض کی ای بادشاہ | سچ کہین گر تمہرے پائین پناہ
ہو تاوہ عفو خطا فرماینگے | جو کہوگے وہ عمل مین لائینگے
عرض کی تجہے سنا جب سارا حال | فکر مین تب سعی و کوشش کی کمال
بند پایا اوسکہڑی ابواب علم | کچہ نہ پایان باقی رہی اسبابِ علم
پایا اوس علم کہانت کا زوال | نقص تہا علم نجومی مین کمال
اسطرحکی آئے جب سامان نظر | تب ہوا دریافت ای نیکو سیر
ہی یہ کوئی آسمانی حادثہ | دفع کیا ہوتا کہانی حادثہ
جن جو یان ہنگامۂ محشر ہوا | ہی یقین مجو شاہ پیغمبر ہوا

کرنہین اتارا ابھی اوس سے نشان ۔ لیکن آخرین سعوبت ہو گا بیان
جز خموشی کے کوئی چارہ نہ تھا ۔ [illegible] اخفا کیا
بولا کسر اکیون نہ پہلے غضب سے دیا ۔ والے [illegible] غضب سے [illegible]
تذکرہ اسکا سنا سب تھا نہین ۔ بلکہ محبت [illegible]
کرتا ہر اک کام کو انداز سے ۔ سو [illegible] آقا نہ سے
کیا بیان نے قصر کی راحت سمجھا ۔ آگے [illegible]
سب مکان کو منہدم [illegible] دیا ۔ آیا تہ [illegible]

بیان عقیقہ جناب رسالتمآب

ہے روایت اسطرح سے جا بجا ۔ روز [illegible] جب ولادت کو ہوا
سارے سامان تب عقیقے کے کئے ۔ جو تھم اوسکے ابو طالب [illegible]
پک چکا جسدم عقیقے کا طعام ۔ حضرت عبد المناف آئے تمام
پوچھا کس شادی کی صحبت آج ہے ۔ کس لیئے ہم سب کی دعوت آج ہے
حضرت عمران نے اون سب سے کہا ۔ ہے عقیقہ احمد مختار کا
اون قریشیون نے کہا اے باخدا ۔ اس پسر کا نام احمد کیون رکہا
بولے وہ اہل زمین و آسمان ۔ ہونگے اس نور خدا سے [illegible]
جو کہ ایسا صاحب اکرام ہے ۔ کیا عجب گر اوس کا احمد نام ہے

بیان حال رضاعت حضرت شہنشاہ رسالت

نور تھا جو زینت عرش برین ۔ پایا اوسکو زوق فرش زمین
[illegible] غیب سے [illegible] دیا ۔ اسطرح پر داقعت رتبہ کیا
جو بیاسے [illegible] شیر [illegible] ۔ خوش کہ سکے وہ خالق قیوم
رتبہ عالی او [illegible] ۔ بہترین خلق [illegible]

اے نبی خدمت یہ دولت ہاتھ آئے | دین و دنیا کی سعادت ہاتھ آئے

خوش ہوئے سنکر یہ خبر انس و جن | ہو گئے مشتاق کیا کیا انس و جن

پھر تو خدمت میں ہوے اسکے نزاع | لیجیے کیونکر یہ دولت انتزاع

آئی پھر آواز رکھو دل کو شاد | اہل دنیا میں نہو باہم فساد

الغرض تھا سبکو اسکا اشتیاق | اسطرح ثابت ہوا بالاتفاق

نوشتہ فرمایا بقلب مطمئن | رد وہ اپنی والدہ کا ساتھ دایہ

پھر جو پہنچا آئی خدمت کے لیے | دل سے حاضر تھی رضا کے لیے

کہتی ہیں وہ تھی کنیز بولہب | رو دیکھا جو بنتی تھے شاد سب

بولہب کو اوسنے دی جا کر خبر | وہ ہوا نور الہی جلوہ گر

اس بشارت سے ہوا وہ شاد جب | اوس ثویبہ کو کیا آزاد تب

اوسکے مذہب میں کیا ہے اختلاف | تھی مگر وہ مسلمہ باقلب صاف

کہتے ہیں تو قوم نبی اسلام سے تھی | شاد لطف خالق اکرم سے تھی

اسے محبوب قبل شاد ہوا | دودھ حمزہ نے بھی اوسکا تھا پیا

یوں لکھا ہے دودھ اوس ہمسایہ کا | تین دن اور اک مہینے تک پیا

جب ہوے چالیس دن کے مصطفا | پرورش اونکو حلیمہ نے کیا

جب حلیمہ کو نہ دودھ رہی وہ خوش ہیر | مصطفے نے لی ثویبہ کی خبر

شہر میں اوسنے رتبہ اعلا دیئے | بار ہا انعام اوسے بھیجا کیئے

جملہ معترضہ

کہتے ہیں عباس حضرت کے چچا | بولہب جب صدمے سہکر مر گیا

تب نظر آیا کسی روز خواب میں | اوس شقی سے میں نے پوچھا خواب میں

کسلیے ہے انتشار و اضطراب | چلنے سے ہو یا کہ ہاں میں عذاب

بولا جسدن سے ہوں پابند جحیم | ہے اذیت مجھکو راحت کے بدلے

کیا کہون آرام پانا ہے محال / ہین گرفتار عقوبت ہون کمال
جب ہوئی تہی عید میلاد نبی / کبہی گہر مین تہی سامان خوشی
ہوتا ہے جسدم وہ شنبہ اے جناب / ہوتی ہے اوس روز تخفیف عذاب
ہے عجب فیض رسول ذو الجلال / کیجئے اونپر تصدق جان و مال
یون مذمت جسکی ہو قرآن مین / سورہ تبت یدا ہو شان مین
وہ لعین بت پرست و بدنصیب / شادی میلاد کا پائے ثمر
کیون نہو اونکے لئے عز و قار / جان و دل سے جو نبی پر ہون نثار
خوش ہون گر اونکے لیئے ہمدم سہین / ایسے آقا کی غلامی مین رہین
ہو جہنم سے مفر کیا ہے عجب / پائین جنت کو اگر کیا ہے عجب
سنکے نام صاحب لولاک کو / مومنو بہیجو درود پاک کو

روایت دیگر

الغرض بعد تو یہ نیک خو / تہا حلیمہ نے پلایا شیر کو
سننے کے قابل یہ قال و قیل ہے / اوس بیان کی اسطرح تفصیل ہے
اون دنون مین اہل مکہ حسب حال / باعث دولت یہ رکہتے تہے خیال
رتبہ لڑکونکا بڑہایا جائے ہے / دودہ دایہ کا پلایا جائے ہے
اور بعضون کو یہ تہا خوف خطر / ہوتا ہے اس جا صغیرونکو ضرر
بہیجدین اطفال کو اپنے کہین / مکے کی آب و ہوا اچہی نہین
اسلئے رہ وسکے بیان [illegible] / اور اطراف و جوانب مین رہین
لیکے یہ ماؤن سے اونکی لیتے تہے / گہر مین اپنا اونکے بجوا دیتے تہے

حال حلیمہ خاتون ساکن سعدیہ کہ مکے سے دو منزل ہے

ہے حلیمہ سے روایت اسطرح / خود بیان کرتی ہے باعیش فرح

جابجا اوس سال تہا قحط عظیم
گرم شجر تہے سب گلستانون مین خشک
جا دو دریا پر کوئی ساقی نہ تہا
اکثر اوقات اسطرح دو کہ بہر تہے
صاحب احوال ہی لا ریب و شک
روزہ قسمت سے نہ کہلایا مجہے
بارہ ساعت نقاہت ہو گئی
بہوک مین تسکین سب ممکن ہوئی
[illegible] نہین مین [illegible]
بس اوسی غفلت مین کیا ہون دیکہتی
ہے لب چشمہ جو مرد نیو قار
اور کہتا ہے تو یون بیتاب ہو
جبز ترسے یہ دودہ ہاتہ آیا کسے
اسکے باعث سے سعادت پائیگی
جب کلام اوسنے یہ شفقت سے کیا
جسقدر پیتے تہے شیر نہر کو
پہر کہا پہچانتی ہے تو مجہے
مین وہ حمد و شکر ہون لے خوش سیر
گر اذیت فاقے سے پاتی ہے تو
ہو روان [illegible] کیطرف
نتیجہ سے ہے [illegible] اوس شکر کا
مین ہوئی اوس خواب سے بیدار جب
[illegible]

خنجر اندوہ سے دل تہے دو نیم
ہوگیا تہا شیر پستانون مین خشک
سبزہ صحرا کہین باقی نہ تہا
پتون سے افطار روزہ کرتے تہے
غلہ پاتے تہے نہ دو دو روز تک
تین دن کہانا نہ [illegible] آیا مجہے
گرسنہ تہے خاق طاقت ہوگئی
مبتلائی درد زہ اوسدن ہوئی
خواب تہا یا ضعف سے طاری غشی
موجزن ہے شیر کا دریا کوئی
غوطے دیتا ہے وہ مجہکو بار بار
خوب بحر شیر سے سیر اب ہو
خوب تو آسودہ ہو کر پی اسے
بیش حق توقیر و عزت پائیگی
دودہ مین ہو کے آسودہ پیا
اور کرتا تہا تقید نیک خو
اے حلیمہ جانتی ہے تو مجہے
جو کیا کرتی ہے تو آٹہون پہر
بہوک مین مجہکو بجا لاتی ہے تو
ہاتہ آئے دولت عز و شرف
نور کو اوس سرزمین سے ساتہ لا
پائی اوسکی اپنے مین تاثیر تب
[illegible] شرح

دفعتہ ہاتھ آئی طاقت تازگی
ایسا فضل خالق سبحان ہوا
الغرض تھا حمد رب کا یہ عمل
مین بھی گھر سے ساتھ شوہر کے چلی
پڑھتا جاتا تھا سعود [illegible]
ایک سے فرزند [illegible]
عورتو نیز ہے یہ [illegible]
طفل کے ہونے سے [illegible]
تا نہ صدمہ ہو تمہین غفلت کے بعد
بحر عزت کا ہے جو در یتیم
کیا سعادت ہے زہے اوسکے نصیب
عورتون نے جب سنا اوسکا کلام
تھا سواری کا جو میرے راہوار
باعث ضعف و نقاہت تھا یہ حال
مضطر و ناچار ہو کر لا کلام
عالم رویا مین با عز و وقار
اوسکے سایہ مین فرو کش تھے وہان
یادگار ریاضت کے ثمر
حظ اوٹھایا مین نے اوسکو کر کے نوش
کسقدر سرسبز تھا باغ جزا
قصہ کوتہ تھا دوشنبہ کا وہ دن
تھا جو مجھکو راہ مین عرصا ہوا
[illegible]

چہرے پر پائی بشاشت تازگی
دیکھکر ہر اک سمجھی [illegible]
عائشہ [illegible]
تاکہ ہو وہ راز پنہان [illegible]
یکبیک آئی [illegible]
جسکے باعث سے ہوا [illegible]
گر [illegible] دختر ہو [illegible]
گر پسرون کا خالق کرتا ہے [illegible]
جلد جاؤ لے زنان قوم سے
لو اوسے ہاتھ آئیگی شان عظیم
وصل دلبر سے خدا کے ہو قریب
سب بڑھ مین آگے [illegible] تمام
تھا بہت لاغر تھا [illegible] دلفگار
ہو گیا تھا اک قدم چلنا محال
ایک منزل پر گیا مین [illegible]
اک درخت سبز دیکھا سایہ دار
گرد تھا اوترا ہوا سب کاروان
میرے دامن مین گرا [illegible]
نخل حکمت سے ملے [illegible]
ایک مدت تک زبان [illegible]
سوچتے ملکے مین [illegible]
تا قافلہ پہلے سے تھا اوترا ہوا
حکم [illegible] عورتون سب [illegible]

ہیں نہیں مندہ تو شیر سے تھی سرشار / تھی نہ تھا طرح جمع اور تھا انتشار

تھا نہ ملتا سب سے ادا روزن جن کوئی / تھا نہ مانی شیر خوار روان ہین کوئی

بہت ہی حیرت عاجزہ وہ ہی تھی گو تلاش / کچھ دنون کے واسطے کی بود و باش

ہو تھی انہیں مرد زیوتار / رخ سے آثار شرافت آشکار

پلتہ پرزیرہ شان تھا قافلہ / کوئی عورت ہے سیان قافلہ

تو سمجھا اسے ہے مجھکو احتیاج / تھا او سے دون شیر خوار خوش مزاج

جب بیان کر کے سنا ذو الاکرام ہے / تب یہ پوچھا آپ کا کیا نام ہے

تب جو دیا او سنتہ دیا جب سوال / ہو تھیں ہم بیٹیہ المطلب ہاشم کا لال

نطلب بلیہ باعث فضل کریم / ہے کہ ہمین ایک لڑکا ہے یتیم

ایک آغاز او رنیک انجام ہے / نائب داور محمد نام ہے

ہو زنان سعد یہ آئی ہین یان / اسطرح کہتے ہین ہو کر یک زبان

آپ ہین ہیں یہ حقیقہ سردار قریش / سر پہ مفقود ہین اسباب عیش

ہمیں یہ پرورش کیا ہوگا کسا قدم / کس توقع پہ پلائین دودھ ہم

ہم جو یہان ٹھہرا ہے پر اصرار ہے / وان مگر انکار پر انکا رہے ہے

آدمی وہ ماتی معصوم کو لیتے نہین / دودھ پینے کے لئے دیتے نہین

کس تردد مین یہان رہتی ہے تو / انکو انجام کیا کہتی ہے تو

جب سنا اوس طفل کا سب ماجرا / اپنے شوہر سے کیا تب مشورا

بولا وہ جا سے تامل سے دریغ / حفظ رب ہوگا سپر کیا خوف تیغ

گو ہے بحر سعادت کو لے آ / آبرو ہو رحمت رب سے سوا

دیر ہوئے مین نہین اچھے ہین طور / پرورش کو لے سادا کوئی اور

ساتھ ہی سے ایک خواہر زادہ تھا / آگے وہ مانع ہوا کہنے لگا

تو نہین بھی ہین قوم سعد کی / طفل اہل مال لیکر ہین غنی

آکے وہ فقد ہین انکا سو سمجھ لیجیو عظیم / دوسرے لیتے ہی معصوم یتیم

فائدہ کیا ہے اذیت کے سوا
اور کیا ہوگا مشقت کے سوا

سنتے ہی اس بات صدمہ ہوا
فرط ہیبت سے بدن تھرا گیا

بولی مین پاس ادب ہے آپکا
گرچہ وہ فرزند ہے بن باپ کا

گو بظاہر کچھ نہین اسباب عیش
طفل کا دادا ہے سردار قریش

سب کو وان پہچانتی ہون خوب مین
قدر اوسکی جانتی ہون خوب مین

الغرض تقدیر تھی میری بھلی
ساتھ عبد المطلب کے مین چلی

داخل بیت الشرف جس دم ہوئے
کیا کہون کیا کیا خوش و خرم ہوئے

دیکھا مہد ناز و نعمت مین اونہین
پایا خواب استراحت مین اونہین

جوش مین جب رحمت باری کی ہوا
شیر پستان سے مرے جاری ہوا

جب جگایا دیکھا آنکھین کھولکر
کی محبت پیار سے مجھپر نظر

دل ہوا روشن وہ طلعت دیکھکر
مسکرائے میری صورت دیکھکر

اوس تبسم مین ملاحت تھی عجب
دلنشین رخ کی صباحت تھی عجب

پایا اوس معصوم کو جب ہوش مین
آمنہ نے دیدیا آغوش مین

گوہر درج کرامت کو لیا
اختر برج شرافت کو لیا

گود مین لیکر اونہین رخصت ہوئی
مجھکو مادر سے سوا الفت ہوئی

جس جگہ پہلے سے تھے اوترے ہوئے
راحت و آرام سے شب بھر رہے

صبح کو سمت وطن راہی ہوئے
لیکے گل سوئے چمن راہی ہوئے

حکایت

اسطرح سے ہے حلیمہ کا بیان
جب ہوئی مکے سے مین گھر کو روان

راہ مین دیکھے غرائب واقعے
پیش آئے تھے عجائب معجزے

کس بشر مین اسکی ہے تاب و توان
تا تمامت کرسکے سب کو بیان

اقتدار شاہ طلعت دیکھیے
ایک چاہ کی کرامت دیکھیے

راہ چلنے سے جو عاجز تھا حمار
پا نہ سکتا تھا کوئی اوس کا غبار

مہ صفت کبک خرامان بنگیا
بادپا تخت سلیمان بنگیا

گرم ہوکر آگ پر بارہ ہوا
جو کہ ثابت تھا وہ سیّارہ ہوا

تھے چلن چلنے مین پریونسے نئی
دفعۃً اوڑنے لگا پر لگ گئی

اوسکی پامالی سے کیا ہو خوف و بیم
ثانی گلگون تھا سبزے پہ نسیم

حد سے مکّے کی نکل آیا وہ جب
سمت کعبہ رُخ کیا خوش ہوکے تب

کرچکا جدم وہ سجدے تین بار
قدرت رب سے ہوا گویا حمار

ہاتھ آئے ہے تجھے شان عظیم
رب یکتا کا ہے احسان عظیم

کچھ خبر ہے اے زنان سعدیہ
اوسکا مرکب ہون جو ہے ذیمرتبہ

یعنے محبوب خدا نور خدا
نائب خالق محمدؐ مصطفٰےؐ

خلق جو عالم کئی ہژدہ ہزار
منتخب اون سب سے ہے وہ ذیوقار

ہوتا تھا جس جس جگہہ اوسکا گذر
آتی تھی آوازہ ان با کروفر

اے حلیمہ تو نکو اوقات ہے
حفظ رب مین ہر جگہہ وہ ذات ہے

سب عزیزون مین ہوئی تو سرفراز
اقربا مین پایا تونے امتیاز

امن مین ہر اک تباہی سے ہوئی
تو غنی فضل الٰہی سے ہوئی

تھے کوہ مین مژدہ رسان الطاف سے
ہر جوانب اور ہر اطراف سے

جاکے جس منزل مین کرتے تھے مقام
ہوتے تھے سرسبز فوراً لاکلام

کیا مہکت تھی طرفہ آب وتاب تھی
مثل گلشن وہ زمین شاداب تھی

الغرض جب اپنے گھر مین وہ گئی
اوسکی بستی مین سوا بستی ہوئی

مرتبے کیا کیا میان دہ ہوسے
چارپائے اوسکے سب فربہ ہوسے

فضل رب سے کچھ نہ تکلیفین سہین
کھیتیان اوس کی تر و تازہ رہین

مالدار و صاحب زر ہو گئی
سب عزیزون مین تونگر ہوگئی

سب پہ ہے لطف فراوان نبیؐ
ہے جہان ممنون احسان نبیؐ

حلیمہ خاتون سے روایت ہے

ہے حلیمہ کی زبانی یہ بیان ۔ کیون نہ کہئے عادل کون و مکان
تھا خجل خورشید قلب صاف سے ۔ کام رکھا معدلت انصاف سے
کیا ابھی سن پر عدالت ختم ہے ۔ ظرف ہمت سے [illegible] ہے
جب سے پایا تھا وہ ماہ کمال ۔ بس یہی تھا روز اول [illegible] خیال
بھائی کو پاس برادر جا بیٹھے ۔ دودھ کا حصہ [illegible] پیا ہے
داہنے پستان کو کیا تھا انتخاب ۔ اور تھا پستان جب سے اجتناب
ایک چھاتی سے پیا کرتے تھے شیر ۔ دوسری تھی حصہ [illegible] صغیر
تھا مری نور نظر کا بھی یہ حال ۔ اونکے حصے کا [illegible] بحال
دودھ کرتے تھے جب نوش جان ۔ [illegible]
خود بخود شان خدا [illegible] ان ۔ پاک ہوتے تھے [illegible] زبان
قول دل ہے کیا قدرت کا مقام ۔ لونڈیان حورین تھیں اور رضوان غلام
تھا جو کوثر پانی لانے کے لئے ۔ تھے فرشتے منتظر [illegible] کے لئے
سب وضو کیا نام خوشبو سے لیجئے ۔ سات پانی سے یہ منہ دھو لیجئے
تھے بلاشک نائب رب ودود ۔ تھے صبح و مسا [illegible] درود

حکایت زبانی حلیمہ

راویان معتبر کا ہے بیان ۔ قدرت رب علی سے [illegible] نشان
شور غل جیسے نفس کے ہو گئے ۔ ایکدن مین اک برس کے ہو گئے
فضل رب سے طور جینے کے ہوئے ۔ کہتے ہین جب دو مہینے کے ہوئے
بات کرنے کا یہ چارہ کرتے تھے ۔ سب سے ایما و اشارہ کرتے تھے
جب مہینے تین گذرے خیر سے ۔ تھی دل اقدس [illegible]

[illegible] سے بڑے ہونے لگے
پاؤن سے اپنے کھڑے ہونے لگے

[illegible] البشر کو پیارا چاند
ہر طرح سے تب ہونے لگا خورشید مانند

[illegible] تب چلنے لگا
تھا پکڑ دیوار کو جب چلنے لگا

جب [illegible] کو پہنچا پانچوان
ہو گئی طاقت وہ بہر ناتوان

[illegible] کے جو سامان ہو گئے
باغ مین سرو خرامان ہو گئے

[illegible] شمشاد مراد
مثل قمری دل ہوا ہر اک کا شاد

[illegible] طاقت بڑھ گئی
تیز رفتاری کو قوت بڑھ گئی

[illegible] ساتوان اون کو ہوا
دو ڈنگی تب ہوئی قوت عطا

[illegible] آٹھوان
تب سخن کرنے لگے شیرین زبان

[illegible] تب ہوسے اسے نیک نام
تب فصاحت سے ہوسے محو کلام

[illegible] جب مستقلے
اوج تب اقبال سے کیا کیا ہوا

[illegible] کیا اقبال سے تھے
تیر اندازی مین وقت اطفال سے تھے

سال [illegible] مین رکھا جس دم قدم
کم نیا پایہ رتبہ عالی بہم

شان و شوکت مین ہوسے یون انتخاب
نوجوان سمجھے کہ ہے عین شتاب

دو برس کے جب ہوسے خیر الانام
آسے مکے مین حلیمہ شاد کام

ساتھ [illegible] ماہ سپہر ہاشمی
نور رب پاک مہر ہاشمی

آمنہ [illegible] کی اسے با خدا
ناموافق یان کی ہے آب و ہوا

[illegible] فرقت گوارا کیجیے
انکو میرے پاس رہنے دیجیے

[illegible] ہو گئین اس بات پر
چین سے اور جا رہے نور نظر

ساتھ [illegible] حلیمہ لیگئی
سعدیہ مین شاد کے سے گئی

[illegible] الفت مین رہی
رات دن مصروف خدمت مین رہی

حکایت

یون بیان کرتے ہین سب شیرین کلام
دمبدم تھے یاد رب ذوالکرام

جب ہوا گویا وہ شاہ دو جہان
کلمۂ توحید تھا ورد زبان

بعد از ان اللہ اکبر جب کہا
حمد رب العالمین لائے بجا

جب کہا اونسے کہ تو حاضر یہ ہے
پہلے بسم اللہ کہا تب سے وہ شئے

بول و غائط سے ہر اک دم صبح و شام
مثل اطفال دگر رکھا نہ کام

تھا برا سنے ماہ پیکر ایک وقت
تھا معین اور مقرر ایک وقت

بو سے بد اوسمین بجز نکہت نہ تھی
دہونیکی بستر کے کچھ حاجت نہ تھی

دایہ اوسکو پاک و طاہر پاتی تھی
غیب سے بس شست و شو ہوجاتی تھی

کوئی بھی ننگا نپاتا تھا کبھی
ستر عورت کھل نہ جاتا تھا کبھی

گر بدن ہوتا برہنہ آپ کا
خود فرشتے آکے تب دیتے چھپا

نیک باتون سے تھا مطلب صبح و شام
مطلقاً لھو و لعب سے تھا نہ کام

طفل گر وہان کہیل کو آجاتے تھے
خود زبان پاک سے فرماتے تھے

اور کسیکے جز خدا شیدا ہوے
کہیلنے کو ہم نہین پیدا ہوے

پاس اونکے آتا تھا لے شیخ و شاب
نور اک ہر روز مثل آفتاب

دیکھکر سب مضطرب ہوجاتے تھے
پھر اوسے ناگاہ غائب پاتے تھے

کب بسر غفلت مین راتین کرتے تھے
چاند سے اک شب کو باتین کرتے تھے

جسطرف اونکا اشارہ پاتا تھا
ماہ تابان اوسطرف پہر جاتا تھا

حکایت بطریق تمثیل

ایک دن عباس عم مصطفےٰ
یون لگے کہنے کہ اے خیر الوریٰ

آپ جب گہر مین حلیمہ کے گئے
رحمت رب سے ہوے سامان نئے

تھی عنایات خدائے ذوالکرام
ہوتے تھے ماہ فلک سے ہمکلام

آپ نے فرمایا اے عم شفیق
اون دنون یہ رسم تھا اور یہ طریق

لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ رب العلمین ۵

سب عزیز و اقربا اطفال کے — باندہتے تھے دست و پا اطفال کے

رسم وہ جاری کیا تہا میرے ساتھ — کسکے باندہا تھا مرا مضبوط ہاتھ

تھا نہ چارہ مان کی شفقت سے مجھے — رونا آتا تھا اذیت سے مجھے

ناگہان بولا یہ ماہ آسمان — ہو نہ اس رخسار پر آنسو روان

اے حبیب ذو المنن اے مقتدا — گر گریگا کوئی قطرہ اشک کا

تا قیامت اے شفیع المذنبین — خشک ہوگا سبزہ روے زمین

کب زراعت ہوگی دنیا مین کہین — بوئینگے جو کچھ وہ اُگنے کا نہین

آیا امت کی محبت کا خیال — ضبط فرمایا ہر اک رنج و ملال

مجھکو بہلاتا تھا ماہ آسمان — تا نہو کوئی مرا آنسو روان

تب کہا عباس نے لے خوش خصال — بچپنے کا یاد ہے کیون کر یہ حال

گو تھا اس سر پر سلامت باپ سے — اون دنون چالیس دن کے آپ تھے

آپ نے فرمایا اوسدم اے چچا — شان رب ہے اور احسان خدا

لوح پر ہوتا تھا جاری جب قلم — اوس صفیر خامہ کو سنتے تھے ہم

جب کا یہ مذکور ہے اے نیک نام — جنین تھا رحم مادر مین مقام

عرش کے نزدیک جب دم مہر و ماہ — سجدہ کرتے تھے پئے رب الاہ

اون دنون بھی گو تھے ما بین شکم — اونکے سجدہ کی صدا سنتے تھے ہم

تذکرہ شق الصدر آنحضرت

ہے روایت جب وہ سہ سالہ ہوے — ماہ رخ کے سب لبشر ہالہ ہوے

ایکدن پوچھا حلیمہ سے یہ حال — ہین کہان بھائی مرے اے خوش خصال

کیا سبب گھر مین اونہین پاتا نہین — چین بے اونکے مجھے آتا نہین

بولے وہ اے بادشاہ با تمیز — آپ پر سو جان سے ہو صدقے کنیز

بکریان دن کو چرانے جاتے ہین — رات جب ہوتی ہے گھر مین آتے ہین

آپ نے فرمایا ہو کر چشم نم
[illegible] سے ہے اونسے تو کیا کہتے ہین
[illegible] کرین ہمسے کام [illegible]
[illegible] اونے کیا کیا آپ سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طالب [illegible]
[illegible] مرے ساتھ
[illegible] کو بلایا اپنے پاس
[illegible] اشرف [illegible]
جب [illegible] اچھی طرح بٹھا دیئے
الغرض پھر روز جایا کرتے تھے
دو [illegible] اس طرح سے جب ہوئے
ایک دن اوس دایہ کا [illegible]
اس طرح بادیدۂ گریان کہا
[illegible] احمد عالی مقام
[illegible] غم مین بجا [illegible]
وہ [illegible] نہین [illegible] ہم

سبب [illegible] کی جگہ اسے [illegible] حشم
ہے تجھ اس کام کو لیتی [illegible]
کب گوارا ہے تمہین تکلیف دو دن
پھر فرمایا پڑیرا آپ نے
ساتھ اونکے بھیج کو [illegible]
[illegible] رخصت سے [illegible] تنگ [illegible]
جس گھڑی جانے لگے عالیجناب
نرگسی پھر چشم مین سرمہ دیا
لیں بلائین زیب تن پوشاک کی
چشم بد کیواسطے پہنا دیا
اوسکو گردن سے اوتارا اور کہا
مجھکو اس تعویذ کی حاجت نہین
ہے سدا میرا نگہبان [illegible]
اور بعد تاکید کی [illegible]
رکھیو صحرا مین حفاظت سے انہین
ساتھ اون دونو کے پھر رخصت کیا
گوسفندون کو چرایا کرتے تھے
طرفہ تر سامان بفضل رب ہوئے
والدہ کے پاس آیا نوحہ گر
چل بسے صحرا پڑا صدمہ بڑا
کوئی دم مین کام ہوتا ہے تمام
آسمان سے اوترے ہین دو سبز پوش
کیا ہین تجھسے جو دیکھے ہین ستم

بولی گھبرا کر کہو تو کیا ہوا — خیر تو ہے ہوں محمد پر فدا
بولا تب حمزہ گریبان کر کے چاک — کیا مفصل میں کہوں ہو کے ہلاک
آئے جب دونوں محمد کے قریب — ہاتھوں میں چھریاں تھیں اور شکلیں مہیب
تھا نہ ڈر بے باک سے خوف و خطر — لٹکیں اونکو اوٹھا کر کوہ پر
کیا منسد تھا جس کا یہ چارہ کیا — سینہ پر نور محمد پارہ کیا
یہ خبر سنتے ہی وہ مضطر سے چلے — [illegible] سر کو بچشم سے چلے
ساتھ تھا شوہر بھی اور کچھ عورتیں — سب کے سب غم کے بنے تھے صورتیں
جس جگہ پہنچے یہ دونوں [illegible] — دونوں کے پاس میں خیر الوریٰ
[illegible] تھے کوہ پہ بیٹھا تھا [illegible] — تھے نظر سوئے فلک با صد نیاز
دیکھ کر حال نبی رونے لگی — [illegible] پھر گریہ و زاری ہونے لگی
شہ نے فرمایا کہ اے نیکو خصال — کس لئے ہے خوفناک و پر ملال
دو ملک چرخ بریں سے آئے تھے — ہدیہ تسلیم خالق لائے تھے
اک سب لئے تھا آفتابہ نقرئی — دوسرے کے پاس تھی سیلابچی
طور کو اک داغ [illegible] — [illegible] کو [illegible] گئے
چاک سینے کو کیا [illegible] — آب رحمت سے پھر پاک و صاف
اک نے دھوئیں انتڑیں آب سرد [illegible] — پھر رکھیں وہاں جو مقام اون سب کی تھے
دوسرے نے دل کو دو ٹکڑے کیا — اور نہ وہ نقش سیہ رہنے دیا
رحمت رب کا ہوا بازار گرم — ایک شے اوس میں رکھی خوشبو و نرم
نور کو کیا ہو کتا را نور سے — بھر دیا سینہ ہمارا نور سے
ہاتھ کو پھیرا بحکم ذوالکرام — تا شکم [illegible] پائے التیام
کیوں نہ [illegible] کیوں نہ [illegible] — کچھ نشان زخم تک باقی نہیں
جیسے حلیمہ نے یہ حضرت سے سنا — [illegible] گھر میں اونہیں وہ یاد تھا

موافق روایت دیگر

ہو گئے استہور جب سب مین یہ بات
دیکھکر حضرت کو اوچھلا اوس گھڑی
حال سنکر فرق آیا ہوش مین
نالہ و افغان کیا صدمہ سہا
کہ لئے مابین غفلت ہین عرب
جلد اسکے قتل کی تدبیر ہو
ورنہ اک دن عاشق رب غفور
جا بجا کے ہونگے بتخانے خراب
جمع کرکے لوگ لائے گا بہت
ہونیوالا ہے یہ لڑکا ذیشرف
جسمین خدا کو تم نہین ہو جانتے
جب سخن اوس کا حلیمہ نے سُنا
خوف دشمن سے نہ تھا دل کو قرار
گھر مین جب لائے کیا شکر خدا
گو جدائی ناگوارا تھی اوسے
حاسدون کے ہاتھ سے پر خون ہون
اور سب نے بھی کہا بہتر یہ ہے
مختصر دل کو تھی ہردم بے کلی
رفتہ رفتہ نزد مکہ جب گئی
جان و دل سے تھے سوا خیر الانام
وہ تو وہان پر رفع حاجت کو گئی
آیا اوس جانب کو اک ابر سفید
دفعتاً آواز اک پیدا ہوئے

لے گئے نزدیک کاہن خوش صفات
مطمئن دل تھا نہ اصلا اوس گھڑی
اور حضرت کو لیا آغوش مین
حاضرین سے ملتفت ہو کر کہا
ہو گئے ہین اونکے لیئے صدمے عجب
چین تب ہو جب تہ شمشیر ہو
ہوشمندون کو کہے گا بے شعور
بادشاہِ بت شکن ہوگا خطاب
بت پرستون کو ستائے گا بہت
ایک دعوت کرے گا اوسطرف
غیرت اصلا نہین ہو مانتے
چھینا حضرت کو اوسے کہکر برا
کرکے پوشیدہ کیا و ان سے فرار
قوم مین اپنی حفاظت سے رکھا
ایک دن دل سے کئی یون مشورے
پاس عبدالمطلب کے بھیجدون
در پے جان سب شقی ہین ڈر یہ ہے
پاس اون کی والدہ کے لیچلی
حاجت رفع ضرورت تب ہوئی
اک جگہہ بٹھلا با حفظ تمام +
رحمت رب کی ہوئی صورت نئی
تا سوا سرسبز ہو نخل امید
سنتے ہی نیکو سیر گھبرا گئے

اوس حلیمہ آئے دوڑ کر
دیکھا اوس جا پر نہین رشک قمر

بولی گھبرا کر کہ حضرت کیا ہوے
وائے قسمت گم مرے آقا ہوے

گم سمجھے یعقوب سے صدمہ نہین
یوسف ثانی مرا ملتا نہین

گر کنواں ملتا سے کوئی راہ مین
جان دون مین گر کے اونکی چاہ مین

اوس حلیمہ کے زلیخا تھی کنیز
رشک یوسف سے نہ جان تک تھی عزیز

دل تھا صدپارہ کلیجہ پاش پاش
روئے وہ چارون طرف کرکے تلاش

سنکے افغان جمع سب ہونے لگے
لوگ اوسکے رونے پر رونے لگے

تھمنے تہ ... بہرین نالے علم
کرتے تھے افسوس سنکر حال غم

جب حلیمہ نے یہ رنج و غم سہا
ایک مرد پیر نے آکر کہا

اے حزینہ سوختہ بیتحاشہ تو چل
نالہ و فریاد کر پیش ھُبل

جب بصد غم مانگنے کو جائے گی
اپنے لڑکے کو تو اوس سے پائیگی

تب حلیمہ نے کہا اوس شیخ سے
کیا نہین ہے اس سے آگاہی تجھے

جب ہوا پیدا وہ طفل خوش صفات
سب ہین بے عزت ہوے عُزّا و لات

تب ہو کر خفا پیر ضعیف
بے ادب ایسے نہو ہوگے خفیف

... کہا تو لائے دیتا ہون وہ طفل
مین تجھے دلوائے دیتا ہون وہ طفل

... یہ دوڑا گیا نزد ھُبل
اور کہا میرے مدد کا ہی محل

ہے حلیمہ رنج و غم مین مبتلا
ابن عبد اللہ محمد گم ہوا

گر ملادے مہربانی سے اوسے
سرخروئی ہو حلیمہ سے مجھے

اوسنے جب فریاد کی پیش ھُبل
گر پڑے بیساختہ تب منھ کے بھل

شان رب قدرت کو دکھلانے لگے
بیت سے بُت کے صدا آنے لگے

ہے قوی جس کا محمد نام ہے
نور خالق سے مجھے کیا کام ہے

میرے بربادی کا باعث ہے وہی
آبرو عزت بتون کی مٹ گئی

کیا خطر ہے گرچہ اوسکا کم ہے سن
ہے حفاظت مین خدا کے رات دن

گو بظاہر گم ہوا ہے آئیگا
تابع قرآن سب ہے اوسکا جو بشر
جب ہوا مایوس وہ مرد ضعیف
اور کہا طرفہ ہوئی ہے واردات
جو نہین سننے مین آئے آجتک
اگرچہ دل کو خار غم سے ہے خراش
ہو گئی مضطر زیادہ دلچلی
پہنچی عبد المطلب کے پاس جب
اون قریشیون کو بلایا آپ نے
جستجو کوہ صفا کے گرد کی
شکوے گردون سے تھی قسمت سے گلے
شیبۂ مغموم جب گھبرا گئی
کرچکی جب سات باری وان طواف
آئی یون آواز ہاتف ناگہان
گو بظاہر ہوگیا تم سے جدا
سنکے آواز سروش خوش بیان
بولا ہاتف اوسکو ہی اسے ذی شرف
آس کا وان سے ہے ترو تازہ درخت
سب یہ نقشے پھر آگاہی ہوئی
اک رفیق تازہ آیا ہاتھ تھا
شاد و خوش وان سے اوٹھا لائی اونہین
جود و بخشش کے بڑے سامان کئے
سب تھے وہان پر جتنے مسکین و فقیر

خاص رب [illegible]
عمر ہو گئی اوس کی راحت سے بسر
آیا نزد دایہ [illegible]
سے ہے سنی [illegible]
ذکر نہین ایسی [illegible]
کرتو اپنے طفل کو جا کر تلاش
ہو کے ناچار اوس جگہ سے پھر چلی
سب حقیقت کی بیان با صد تعجب
ہر طرف راہی ہوئے سب ڈھونڈھنے
اور دعا سے حفظ سب نے ورد کی
گو بہت ڈھونڈا نہ پر حضرت ملے
جانب کعبہ تن تنہا گئی
شہر سے ابن ہاشم عبد المناف
کیا محمد کے لیے ہے خوف جان
اپنے بندے کا [illegible] ہے خدا
پوچھا شیبہ نے محمد ہے کہان
جا و نمیدان تھا [illegible]
اوسکے سایہ مین ہے زیب تاج و تخت
ابن ہاشم اوس طرف راہی ہوئی
سے لیتے ورقہ ابن نوفل ساتھ تھا
باعث فضل خدا لائے [illegible] اونہین
اونٹ شکرانے مین شیبہ نے دئے
دیکے مال و زر کیا اون کو امیر

دائیہ حضرت کو جب رخصت کیا
دیتے ہین انعام اور خلعت دیا

درہم و دینار با سے بیشمار
سب عزیزون مین ہوئی وہ مالدار

روایت

عقد حضرت جب خدیجہ سے ہوا
آئے اوسدم دائیہ شیما اورا

شاہ دین سے فنا عمر اوسکے کم نکی
مال و زر دے کر کیا اُس کو غنی

شاد کیا کیا وہ نکو خصلت ہوئے اور
لیکے اوس انعام کو رخصت ہوئے

کہتے ہین جب ہوئی جنگ حنین
آئے وہ تب بھی نزد شاہ مشرقین

فضل رب سے پائے کیا کیا مرتبہ
مصطفٰے نے تعظیم کو اوسکے اوٹھے

دوش پر جو چادر پُر نور تھی
واسطے اوسکے بچھائی اوس گھری

اوس کا شوہر اور وہ دونون پسر
فیض صحبت سے ہوئے تھے بہرہ ور

باقی اوسکی جسقدر اولاد تھے
شفقت شاہ زمن سے شاد تھے

قسمت رب سے رحمت کامل ہوئی
دولت دنیا و دین حاصل ہوئی

لیکن نہ اون کی وہ ہم معہ احباب مین
سب کے سب شامل ہوئے اصحاب مین

احوال برائے گریہ کردن و بخشودن امت رسول در روز قیامت جناب باری

حکم حق سے ہوگا جب محشر بپا
قبرون سے اوٹھینگی سب خلق خدا

انبیا آئینگے تھراتے ہوئے
اوصیا آئینگے تھراتے ہوئے

سب کو اپنے نفس کا ہوگا خیال
مضطرب وہ ہونگے بارنج و ملال

لیکن آئینگے جو جاہ و حشم
مصطفٰے خیر الورا شاہ امم

آپ کو امت ہی کی ہووے گی فکر
بخشش امت کا فرمائینگے ذکر

اسطرح فرمائینگے پھر مصطفٰے
ہے کہان دختر مری خیر النسا

یعنی امت کی شفاعت کے لئے
خوف محشر سے رہائی دے اوسے

فاطمہؑ سنکر یہ احمدؐ کا کلام
عرض خالق سے کرینگی اوسگھڑی
قلب پر صدمہ ہے لے مولا مرے
تین دن پیاسا لب دریا رہا
خون بھری پوشاک اوسکی لائی ہون
فوج تھوڑی سی جو اوسکے ساتھ تھی
دونون زینب کے پسر معصوم تھے
رحم بچپن پر نہ آیا حیف ہے
شام کو ہے سہ دولہن کیا اپنی
قاسم نوشہ کو مارا بیخطا
کسقدر صدمے ہین پیاس کے
چھد گئی مشک سکینہ تیر سے
چھد گیا برچھی سے اکبر کا جگر
تیر سے اصغر کو مارا اشقیا نے
بعد اصغر کی ہوا یہ شور دشمنین
صدمے بعد قتل بھی کیا کیا دئے
قید پھر اوسکے حرم کو کر لیا
مجمع اعدا مین بیچادر رہین
میرے دلبر نے جو تھا وعدہ کیا
اب تو لے مالک مرے اے کبریا
عرش سے ناگاہ آئیگی صدا
قاتلون سے ہم عوض لیتے ہین آج
فاطمہؑ تیری اسی سے ہے گر خوشی

انگلی [illegible] دی ہوئی جو اوس مقام
بخشو مسے امت کو بابا جان کی
بیخطا شبیر کو مارا مرے
صدمۂ رنج و قلق کیسا کیا سہا
دادا نبی تجھسے لینے آئی ہون
پیاسی دریا کے کنارے قتل کی
بیکس و تشنہ دہن مظلوم تھے
خون اون کا بھی بہایا حیف ہے
اور سحر ہوتے ہی وہ بیوا بنی
جسم پامال سم اسپان ہوا
شانے دریا پہ کٹے عباس کے
بس چلا ہرگز نہ کچھ تقدیر سے
ہو گیا سب جسم نازک خون سے تر
کربلا تھا شادہستی تھی سپاہ
تشنہ لب مارا گیا میرا حسین
کاٹی اونگلی اک انگوٹھی کے لئے
سنگدل تھے کسقدر وہ اشقیا
زینب و کلثوم ننگے سر رہین
اپنا سر دیکر کیا اوس کو وفا
اپنا وعدہ آج تو بھی کر وفا
کسلئے مضطر ہے تو اے فاطمہؑ
خون بہا شبیر کا دیتے ہین آج
بخشا دے امت کو تیرے باپ کی

دو شفیعوں کو سلیقے تو پہچان کر	سو سے جنت لیکے جا بے خطر
امت احمد کو لیکے فاطمہ	خلد مین جائینگی با صدق و صفا
اے تشفی ہین نہ رہ مضطر مدام	ساقئ کوثر کا ہے تو بھی غلام
تجھکو بھی بخشائیگی زہرا ضرور	عفو فرماوے گا خالق بھی قصور

قصیدہ

کم نہین ہے احترام مصطفیٰ	انبیا تک ہین غلام مصطفیٰ
تا فلک ہے انتظام مصطفیٰ	عرش اعلےٰ ہے مقام مصطفیٰ
شاہون سے کونین مین اعلا ہوے	ہین جو ہیان ادنے غلام مصطفیٰ
رحمۃ للعالمین حق نے کہا	دیکھ کر رحم دوام مصطفیٰ
کشور اسلام سب آباد ہے	جب سے یان ہے انتظام مصطفیٰ
ہوتے ہین محظوظ بیحد مومنین	سنکے وصف نا تمام مصطفیٰ
کیون نہو تاج شفاعت زیب سر	تھا نہ بیجا اعتصام مصطفیٰ
کہتے ہین روز ولادت سے رہا	بہر بخشش اہتمام مصطفیٰ
اوٹھتے ہین تعظیم سے خاطر ملک	دیکھ کر شب کو قیام مصطفیٰ
بارہا ہر چاند مین روزے رکھے	سال تھا ماہ صیام مصطفیٰ
غل ہوا سب مین بڑھے اقبال و اوج	جب ہوا روز فطام مصطفیٰ
رشک سے لالیکے سینے مین ہے داغ	ہے وہ روے سرخ فام مصطفیٰ
مجمرے سے صبح رخ کے ہے قریب	گیسوے ہمرنگ شام مصطفیٰ
بھیجتے ہین جو محمد پر درود	ہین سزاوار سلام مصطفیٰ
سب وہ انصار و مہاجر کو دیا	تھا جو مال اغتنام مصطفیٰ
ثانی خورشید ہے شمسہ ہر ایک	آسمان ہین گر خیام مصطفیٰ
ہون نہ قرآن کے موافق ہو حدیث	ہے کلام حق کلام مصطفیٰ
ہے جہان مین تا قیامت جوش تن	بحر جود و بخشش اقتسام مصطفیٰ

پھر شیطان سے کے ہے تخفیف غذا ۔ ہے یہ فیض عام ۔ مصطفیٰ
شرم سے ہے باغ مین شمشاد خم ۔ رشک طوبے ہے قوام ۔ مصطفیٰ
وجہ یثرب کے پھیرے سے ہوئے ۔ ہے لقب دار السلام ۔ مصطفیٰ
ہے پسینے سے معطر ہر مشام ۔ عطردان ہے کیا مسام ۔ مصطفیٰ
پھر گئے رخ کافرون کے خود بخود ۔ ہے یہ خوف اختصام ۔ مصطفیٰ
ساتھ ہے فوج ملک پھر کیون لگ ۔ ہے نہایت احتشام ۔ مصطفیٰ
جیتے جی چھوڑو نہ راہ مستقیم ۔ سالکون کو ہے پیام ۔ مصطفیٰ
کہتے ہین خالی نیا یا کوئی دم ۔ بادۂ عرفان سے جام ۔ مصطفیٰ
بیگان سرعت مین ہے فخر براق ۔ ہے جو رفرف خوش خرام ۔ مصطفیٰ
کہتی ہین پریان سلیمان کا ہے تخت ۔ یا ہے اسپ تیز گام ۔ مصطفیٰ
کیا عجب گر غنچۂ دل کھل گئے ۔ یاد آیا ابتسام ۔ مصطفیٰ
ہین فرشتے اون کی خدمت کے لئے ۔ کرتے ہین دل سے جو کام ۔ مصطفیٰ
عقل کل نے دی قرب خدا کی نوید ۔ دیکھا جدم اہتمام ۔ مصطفیٰ
کیون نہ ہو اون سے شفاعت کی امید ۔ مژدہ وہ ہے التزام ۔ مصطفیٰ
گرتے گرتے کیون سنبھل جائین نہ ہم ۔ دستگیری کو ہے نام ۔ مصطفیٰ
طاق کسریٰ کس طرح وان سے بنے ۔ دجلہ ہے نہر السلام ۔ مصطفیٰ
حکم رب سے بارہا آیا کئے ۔ خلد سے خوان طعام ۔ مصطفیٰ
بعد حضرت اس قدر صدمہ ہوا ۔ مر گیا آخر غمام ۔ مصطفیٰ
پائین گے محشر کو سب دشمن سزا ۔ ہے وہ روز انتقام ۔ مصطفیٰ
کرتے ہین جلنے مین حاصل تلی ۔ دشمنان عقل خام ۔ مصطفیٰ
ہے ید اللہ بازوے شاہ رسل ۔ پاے ورثے مین حسام ۔ مصطفیٰ
شبر و شبیر کو سمجھو جو ایک ۔ ہو عیان تشبیہ تام ۔ مصطفیٰ
کیون نہ بعد اون کے جہان قائم رہے ۔ زندہ ہے قائم مقام ۔ مصطفیٰ

اے شفیع آپ کوثر چاہیے   سب وضو کیا لون ہین نام مصطفیٰ

مناجات

کر دعا اس دم دعا کا وقت ہے   رحمت و فضل خدا کا وقت ہے
وہ تکیے رحمت کا ہر دسنے دار ہے   رات دن باب اجابت باز ہے
ہین دہان اونا و اعلا بار یاب   ہوتے ہین سب کی دعائین مستجاب
کیا عجب جو خار ہی ہو جاوے پھول   ہوتی ہی ہر ایک کی تو یہ قبول
دل مین شرمندہ جو بیچارہ ہوا   جرم کا اوس کے وہ کفارہ ہوا
بعد خاموشی لبون پر کیون رہے   ہین دعا مانگون ہر اک آمین کہے
یا الٰہی بحر نور ذوالجلال   نجم قسمت ہو سر اوج کمال
محفر سے کوئی نہ نا امید ہو   ذرہ تک اس بزم کا خورشید ہو
بانی مجلس خوش و خرم رہے   بجز غم حضرت نہ کوئی غم رہے
طبع اقدس کو نہو کوئی ملال   ہو فراغت سے مع اہل و عیال
حاضرین بزم راحت سے رہین   عمر بھر محفوظ آفت سے رہین
مطمئن دل ہو مرادین پائین سب   مطلب دنیا و دین بر آئین سب
سب بنھایت اشتیاق شاہ دین   ہون زیارت سے مشرف مومنین
لپٹین قبر صاحب لولاک سے   مس کرین آنکھین ضریح پاک سے
تفرقے جا شانہ بیش و کم رہین   مومنین سب متفق باہم رہین
پائین راحت غائبین و حاضرین   خوش رہین سب سامعین و ذاکرین
حسب حاجت بھر حاجتمند دے   طالب فرزند کو فرزند دے
صاحب دین ہین جو مائین سفر   پھر کے باصحت وہان سے آئین گھر
راہ مین اصلا نہ حالت غیر ہو   حاجیون اور زائرون کی خیر ہو
سنگ حفاظت مین گلون کو خار سے   دوریون کو تو بچا تا تار سے

جو کہین بیمار صحت ہو او تمکین — دفع ہو آزار راحت ہو او تقدیر
ہے توہی روزی رسان کائنات — دافع آفات بہر مہمات
بھاری نیکی خیر کا پلہ رہے — اور سدا ارزانی غلہ رہے
یا خدا احسان پر احسان کر — عقدہ لاحل مرا آسان کر
اپنے مجرم کی خطائین بخشدے — رحمۃ للعالمین کے واسطے
رکھ نہ حیران بہر نا محتاج تو — کر نہ مجھکو غیر کا محتاج تو
ہے تنفر دشمنون کے ساتھ سے — دامن حیدر نہ چھوٹے ہاتھ سے
یا الٰہی بہر آل فاطمہ رض — کیجیو بالخیر میرا خاتمہ
بعد مردن رحم سے مغفور ہون — ساتھ اہلبیت کے محشور ہون
سہل اور آسان فشار قبر کر — ہو بعہد افضال بہر نزع سے مجھ
شر اعدا سے سدا محفوظ ہون — خوان نعمت سے ترے محظوظ ہون
یا الٰہی بہر شاہ انس و جان — پائین سب راحت میان دو جہان
دولت دنیا و عقبیٰ ہاتھ آئے — کوئی بھی محروم یان سے پھر نہ جائے
ہو نہ صدمہ کوئی دل کو شاد رکھ — مومنون سے لکھنؤ آباد رکھ
کشتہ یان سے کچھ سوغات بھیج — بہر حضرت ہدیہ صلوات بھیج

قطعہ تاریخ طبع زاد بلبل شاخسار سخنوری طوطی گلزار مدح حیدری ممدوح عالی خاندان رفیع المکان جناب نواب باقر علیخان المتخلص بہ تشفی دام اقبالہ

پھر تاریخ از سر برکت — پھر ولا ہے بہار باغ
گر نہو نام مثنوی معلوم — یاد رکھ ہدیہ چراغ

قطعہ تاریخ طبع نتیجہ فکر خواجہ عبد الرؤف صاحب عشرت

سب چھپا مولد شریف نیا	طالبوں کو ہوئی کمال خوشی
ہاتف غیب نے کہا بحشرت	لکھدو روشن چراغ دین نبی

قطعہ تاریخ طبع نتیجہ فکر نواب امین الدین حیدر خان صاحب تجلی خلف نواب باقر علی خان صاحب تشفی مصنف نسخہ ہذا

دائرہ



درین دائرہ از یک شعر [illegible]